

قسم، نذر، غلاموں کی آزادی، اسلامی سزاؤں اور کلماتِ کفر کے بیان کا مجموعہ



بہارِ شریعت

تخریج شدہ

حصہ نہم (9)

علیہ رحمۃ
اللہ القوی

مُصَنَّفُ
حَضْرَتِ عَلَامَہٗ مَوْلَانَا مُفْتِی
مَحْمَدِ ابْنِ اَبِی عَیُّوبٍ
صَدْرُ الشَّرِیْعَہِ بَدْرُ لَطْرِیْقَہِ

16 قسم کی قسمیں

19 کن الفاظ سے قسم ہو جاتی ہے؟

23 قسم کا کفارہ کیا ہے؟

87 اسلامی سزا کی حکمت

110 شراب پینے کی شرعی سزا

131 چوری کی شرعی تعریف

152 غنیمت کسے کہتے ہیں؟



مکتبۃ المدینہ

SC1286



قسم، نذر، غلاموں کی آزادی، اسلامی سزاؤں اور کلمات کفر کا بیان

پہاڑ شریعت

حصہ نہم (9)
(..... تشہیل و تخریج شدہ.....)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

پیشکش

مجلس: المدینة العلمية (دعوت اسلامی)

شعبہ تخریج

ناشر

مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلاة والسلام على من لا نبي بعده ﷺ يا معلمي ﷺ يا صاحبنا ﷺ يا حميد ﷺ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	:	بہارِ شریعت حصہ نہم (9)
مصنف	:	صدر الشریعہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی
ترتیب، تہیہ و تخریج	:	مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی) (شعبہ تخریج)
سن طباعت	:	۲ محرم الحرام ۱۴۳۰ھ، بمطابق 10 جنوری 2009ء
ناشر	:	مکتبۃ المدینۃ فیضانِ مدینۃ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینۃ، کراچی
قیمت	:	

مکتبۃ المدینۃ کی شاخیں

- مکتبۃ المدینۃ شہید مسجد کھارادر، کراچی
- مکتبۃ المدینۃ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ مرکز الاولیاء لاہور
- مکتبۃ المدینۃ اصغر مال روڈ نزد عید گاہ، راولپنڈی
- مکتبۃ المدینۃ امین پور بازار، سردار آباد (فیصل آباد)
- مکتبۃ المدینۃ نزد پتیل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ مدینۃ الاولیاء ملتان
- مکتبۃ المدینۃ چھوٹی گھٹی، حیدرآباد
- مکتبۃ المدینۃ چوک شہیدال میر پور کشمیر

E-mail: ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net

مدنی التجاء: کسی اور کو یہ (تخریج شدہ) کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں

یادداشت

(دوران مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمائیے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل علم میں ترقی ہوگی)

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

- ۱ اجمالی فہرست
۲ بہارِ شریعت کو پڑھنے کی سترہ نیتیں
۳ تعارفِ المدینۃ العلمیۃ
۴ پہلے اسے پڑھ لیجئے (پیش لفظ)
۵ اصطلاحات و اعلام
۶ حل لغات
۷ تفصیلی فہرست
۸ مآخذ و مراجع
- ۳
۴
۵
۶
۱۰
۱۸
۲۶
۱۸۵

اجمالی فہرست

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
129	چوری کی حد کا بیان	1	آزاد کرنے کا بیان
138	ہاتھ کاٹنے کا بیان	13	قسم کا بیان
140	راہزنی کا بیان	22	قسم کے کفارہ کا بیان
142	کتاب السیر	29	منت کا بیان
149	غنیمت کا بیان	51	کھانے پینے کی قسم کا بیان
159	استیلائے کفار کا بیان	59	کلام کے متعلق قسم کا بیان
161	مستامن کا بیان	74	لباس کے متعلق قسم کا بیان
164	عشر و خراج کا بیان	80	حدود کا بیان
165	جزیہ کا بیان	102	شراب پینے کی حد کا بیان
171	مرتد کا بیان	111	حد قذف کا بیان
		120	تعزیر کا بیان

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”عالم بنانے والی کتاب“ کے 17 حروف کی نسبت سے ”بہار شریعت“ کو پڑھنے کی 17 نیتیں

از: شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ
فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهِ. ترجمہ: ”مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔“

(المعجم الكبير للطبراني، الحديث: ۵۹۴۲، ج ۶، ص ۱۸۵)

دومنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔ (۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

۱۔ اخلاص کے ساتھ مسائل سیکھ کر رضائے الہی عَزَّوَجَلَّ کا حقدار بنوں گا۔

۲۔ حتی الوسع اس کا باؤ ضو اور

۳۔ قبلہ رُو مطالعہ کروں گا۔

۴۔ اس کے مطالعے کے ذریعے فرض علوم سیکھوں گا۔

۵۔ شرعی مسائل سیکھوں گا۔

۶۔ جو مسئلہ سمجھ میں نہیں آئے گا اس کے لیے آیت کریمہ فَسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ O (النحل: ۴۳)

ترجمہ کنز الایمان: ”تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں“ پر عمل کرتے ہوئے علماء سے رجوع کروں گا۔

۷۔ (اپنے ذاتی نئے پر) عندا الضرورت خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا۔

۸۔ (ذاتی نئے کے) یادداشت والے صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا۔

۹۔ جس مسئلے میں دشواری ہوگی اُس کو بار بار پڑھوں گا۔

۱۰۔ زندگی بھر عمل کرتا رہوں گا۔

۱۱۔ جو نہیں جانتے انھیں سکھاؤں گا۔

۱۲۔ جو علم میں برابر ہوگا اس سے مسائل میں تکرار کروں گا۔

۱۳۔ یہ پڑھ کر علمائے حقہ سے نہیں اُلجھوں گا۔

۱۴۔ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔

۱۵۔ (کم از کم ۱۲ عدد یا حسب توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفہ دوں گا۔

۱۶۔ اس کتاب کے مطالعہ کا ثواب ساری امت کو ایصال کروں گا۔

۱۷۔ کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو مطلع کروں گا۔

طالب غم مدینہ
بتبع و مغفرت و
بے حساب
جنت الفردوس
میں آقا کا پڑوس

۶ ربیع الغوث ۱۴۲۷ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

المدینۃ العلمیۃ

از: شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ
الحمد لله على احسنائه وفضل رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم تبليغ قرآن وسنته كى عالم غير سياسى
تحريك ”دعوتِ اسلامى“ نيكي كى دعوت، احيائے سنت اور اشاعتِ علم شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مصمم رکھتی ہے،
ان تمام امور کو بحسن خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس
”المدینۃ العلمیۃ“ بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے علماء و مفتیان کرام کثرہم اللہ تعالیٰ پر مشتمل ہے،
جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبہ کتبِ علیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۲) شعبہ تراجم کتب (۳) شعبہ درسی کتب

(۴) شعبہ اصلاحی کتب (۵) شعبہ تفتیش کتب (۶) شعبہ تخریج

”المدینۃ العلمیۃ“ کی اولین ترجیح سرکارِ علیحضرت امام اہلسنت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع
رسالت، مجددِ دین وملت، حامی سنت، مائی بدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحاج
القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی گراں مایہ تصانیف کو عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتیٰ الوسع سنبھل
اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں
اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کتب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ”دعوتِ اسلامى“ کی تمام مجالس بشمول ”المدینۃ العلمیۃ“ کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی
عطا فرمائے اور ہمارے ہر عمل خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا
شہادت، جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پہلے اسے پڑھئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اسلام ایک نظام کائنات ہے اور اس کے نظم و نسق کو برقرار رکھنے کے لیے اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ قوانین مقرر فرمائے ہیں جو ان قوانین کی خلاف ورزی کرے گا ان کے لئے شریعت اسلامیہ نے کچھ سزائیں مقرر کی ہیں جن کو شریعت کی اصطلاح میں حدود کے نام سے جانا جاتا ہے اور شرعاً حدود میں کسی بھی قسم کی کمی بیشی نہیں ہو سکتی چنانچہ جیسا جرم ہوگا اس کی ویسی ہی سزا ہوگی، مثلاً زنا کے بارے میں ارشاد فرمایا ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزَّوْجَ الَّذِي فِي آيَاتِهِ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا ۝﴾ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۳۲) ترجمہ کنز الایمان: ”اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بے شک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بُری راہ۔“ لہذا اگر شادی شدہ اس فعل شنیع کا ارتکاب کرے گا تو سنگسار کیا جائے گا، اگر غیر شادی شدہ ہو تو اسے سو کوڑے مارے جائیں گے۔

اسی طرح چوری شریعت اسلامیہ میں ایک بدترین جرم ہے، چوری کرنے والے کے بارے میں اللہ عزوجل کا فرمان ہے: ﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جِزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِنَ اللَّهِ ۗ﴾ (پ ۶، المائدہ: ۳۸) ترجمہ کنز الایمان: ”اور جو مرد یا عورت چور ہو تو ان کا ہاتھ کاٹو ان کے کئے کا بدلہ، اللہ کی طرف سے سزا۔“ لہذا شرانٹ پائے جانے پر چوری کرنے والا مرد اور عورت اسی سزا کے مستحق ہونگے جو دوسروں کے لئے بھی باعث عبرت ہو۔“

اسی طرح شراب نوشی کرنے والوں کے لئے بھی شریعت اسلامیہ نے سزا مقرر فرمائی ہے جیسا کہ حدیث پاک میں تفصیل کے ساتھ موجود ہے: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خمر (شراب نوشی) پر درخت کی شاخ اور جوتوں سے مارا، پھر حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چالیس کوڑے مارے، پھر حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور خلافت ہوا اور لوگ سبزہ زاروں اور دیہاتوں کے قریب رہنے لگے تو انہوں نے کہا کہ شراب نوشی کی حد (سزا) کے بارے میں تمہارا کیا مشورہ ہے تو حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ آپ اس کی سب سے کم حد مقرر کر دیں حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ پھر حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی (۸۰) کوڑے مارے۔

(صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب حد الخمر، الحدیث ۱۷۰۶، ص ۹۳۸)

لہذا جو کوئی جان بوجھ کر شراب پی لیتا ہے اس کو ۸۰ کوڑے کی سزا دی جائے گی تاکہ کوئی اس اُمّ الخبائث (تمام برائیوں کی

جز یعنی شراب) کے قریب بھی نہ جائے؛ کیونکہ اس شراب نوشی کی وجہ سے لوگ طرح طرح کے جرائم کے عادی بن جاتے ہیں۔ ان حدود میں سے ایک حد، حدّ قذف بھی ہیں جو ایسے شخص پر لگائی جاتی ہے جو کسی پاکدامن مرد و عورت پر زنا کی تہمت لگائے، اللہ عزوجل قرآن مجید میں اس سزا کو تفصیلی طور پر بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَبْرَارٍ شَهَادَةٌ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمْنِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا﴾ (پ ۱۸، النور: ۴)

ترجمہ کنز الایمان: ”اور جو پارسا عورتوں کو عیب لگائیں پھر چار گواہ معائنہ کے نہ لائیں تو انہیں اسی کوڑے لگاؤ اور ان کی کوئی گواہی کبھی نہ مانو۔“

ہم پر لازم ہے کہ اسلامی قوانین کی پاس داری کریں اور غیر مسلموں کے رسم و رواج کو ترک کر کے مکمل طور پر اس ضابطہ حیات پر عمل پیرا ہو جائیں تاکہ معاشرہ کا ہر فرد امن و سکون سے زندگی بسر کر سکے۔

پیارے اسلامی بھائیو!

اس دور میں مسلمانوں کی حالت مسائل شرعیہ کے اعتبار سے بہت ہی ناگفتہ بہ ہے روزمرہ کے ضروری مسائل سے بھی بہت حد تک دوری ہو چکی ہے۔ لہذا بہار شریعت کی افادیت و اہمیت کے پیش نظر تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوت اسلامی“ کی مجلس ”المدینة العلمیة“ نے اسے تخریج کے ساتھ پوری آن بان سے مرحلہ وار شائع کرنے کا جو عزم کیا تھا، اس میں کامیابیوں کا سفر جاری ہے۔ اس سلسلے میں ”بہار شریعت“ پہلی جلد (حصہ 1 تا 6)، ساتواں (7)، آٹھواں (8) اور سولہواں (16) ”مکتبہ المدینہ“ سے شائع ہو کر علماء کرام و عوام سے داد و تحسین پا چکے ہیں۔ الحمد للہ علی ذلک۔ اب اس کا نواں حصہ پیش خدمت ہے یہ حصہ حد و تعزیر، منّت و قسم اور کتاب السیر جیسے اہم مسائل پر مشتمل ہے اس میں تقریباً 47 آیات قرآنیہ، 127 احادیث اور 666 مسائل کا ذکر ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو عوام و خواص کے لیے نفع بخش بنائے! اور ہمیں اس کے بقیہ تمام حصوں کو بھی مزید بہتر انداز میں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

اس حصے پر بھی مجلس ”المدینة العلمیة“ کے ”شعبہ تخریج“ کے مدنی علماء نے انتھک کوششیں کی ہیں، جس کا اندازہ ذیل میں دی گئی کام کی تفصیل سے لگایا جاسکتا ہے:

- ① احادیث اور مسائل فقہیہ کے حوالہ جات کی اصل عربی کتب سے مقدر و بھر تخریج کی گئی ہے۔
- ② آیات قرآنیہ کو منقش بریکٹ ﴿﴾، کتابوں کے نام اور دیگر اہم عبارات کو Inverted Commas ” ” سے

واضح کیا گیا ہے۔

3 قدیم رسم الخط کو حتی الامکان برقرار رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔

4 جہاں جہاں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ ”صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم“ اور اللہ عزوجل کے نام کے ساتھ ”عزوجل“ لکھا ہوا نہیں تھا وہاں بریکٹ میں اس انداز میں (عزوجل)، (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

5 ہر حدیث و مسئلہ نئی سطر سے شروع کرنے کا التزام کیا گیا ہے اور عوام و خواص کی سہولت کے لئے ہر مسئلے پر نمبر لگانے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

6 پڑھنے والوں کی آسانی کے لئے اس حصہ کے شروع میں حروف تہجی کے اعتبار سے حلی لغت کی ایک فہرست کا اہتمام کیا گیا ہے جسے تیار کرنے کے لئے لغت کی مختلف کتب کا سہارا لیا گیا ہے اور اس بات کو پیش نظر رکھا گیا ہے کہ اگر لفظ کا تعلق براہ راست قرآن پاک سے تھا تو اس کو مختلف تفاسیر کی روشنی میں حل کرنے کی کوشش کی گئی، براہ راست حدیث پاک کے ساتھ تعلق ہونے کی صورت میں حتی الامکان احادیث کی شروحات کو مد نظر رکھا گیا اور فقہ کے ساتھ تعلق کی بنا پر حتی المقدور فقہ کی کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔ چند مقامات پر عبارت کی تسہیل (یعنی آسانی) کے لئے مشکل الفاظ کے معانی حاشیے میں لکھ دیئے گئے ہیں تاکہ صحیح مسئلہ ذہن نشین ہو جائے اور کسی قسم کی الجھن باقی نہ رہے۔ پھر بھی اگر کوئی بات سمجھ نہ آئے تو علماء کرام دامت فیوضہم سے رابطہ کیجئے۔

7 اس حصہ میں جہاں جہاں فقہی اصطلاحات استعمال ہوئی ہیں، ان کو ایک جگہ اکٹھا بیان کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں حتی المقدور کوشش کی گئی ہے کہ اگر اس اصطلاح کی وضاحت مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خود اسی جگہ یا بہار شریعت کے کسی دوسرے مقام پر کی ہو تو اسی کو حتی المقدور آسان الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے اور اگر کسی اصطلاح کی تعریف بہار شریعت میں نہیں ملی تو دوسری معتبر کتابوں سے عام فہم اور باحوالہ اصطلاحات ذکر کر دی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں اس حصہ میں جو مشکل اعلام (مختلف چیزوں کے نام) مذکور ہیں لغت کی مختلف کتب سے تلاش کر کے ان کو بھی آسان انداز میں اصطلاحات کے آخر میں ذکر کر دیا گیا ہے۔

8 علمائے کرام سے مشورے کے بعد صفحہ نمبر 58, 67, 101, 105, 116, 130, 134 پر مسائل کی تصحیح، ترجیح، توضیح اور تطبیق کی غرض سے حاشیہ بھی دیا گیا ہے اور اس کے آخر میں علمیہ لکھ دیا گیا ہے۔

9 مصنف کے حواشی وغیرہ کو اسی صفحہ پر نقل کر دیا اور حسب سابق ۱۲ منہ بھی لکھ دیا ہے۔

10..... مکرر پروف ریڈنگ کی گئی ہے، مکتبہ رضویہ آرام باغ، باب المدینہ کراچی کے مطبوعہ نسخہ کو معیار بنا کر مذکورہ خدمات سرانجام دی گئی ہیں، جو درحقیقت ہندوستان سے طبع شدہ قدیم نسخہ کا عکس ہے لیکن صرف اسی پر انحصار نہیں کیا گیا بلکہ دیگر شائع کردہ نسخوں سے بھی مدد لی گئی ہے۔

11..... آخر میں مآخذ و مراجع کی فہرست، مصنفین و مؤلفین کے ناموں، ان کی سنِ وفات اور مطابع کے ساتھ ذکر کر دی گئی ہے۔

اس کام میں آپ کو جو خوبیاں دکھائی دیں وہ اللہ عزوجل کی عطا، اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر کرم، علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ بالخصوص شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے فیض سے ہیں اور جو خامیاں نظر آئیں ان میں یقیناً ہماری کوتاہی کو دخل ہے۔ قارئین خصوصاً علماء کرام دامت فیوضہم سے گزارش ہے کہ اس کتاب کے معیار کو مزید بہتر بنانے کے بارے میں ہمیں اپنی قیمتی آراء اور تجاویز سے تحریری طور پر مطلع فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اپنی اصلاح کے لئے شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے عطا کردہ مدنی انعامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے 3 دن، 12 دن، 30 دن اور 12 ماہ کے لئے عاشقانِ رسول کے سفر کرنے والے مدنی قافلوں کا مسافر بننے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوت اسلامی کی تمام مجالس بشمول مجلس ”المدينة العلمية“ کو دن چھبیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم!

شعبہ تخریج (مجلس المدينة العلمية)

☆.....☆.....☆

حصہ نہم (9) کی اصطلاحات

1	دارالاسلام	وہ ملک ہے کہ فی الحال اس میں اسلامی سلطنت ہو یا اب نہیں تو پہلے تھی اور غیر مسلم بادشاہ نے اس میں شعائر اسلام مثل جمعہ وعیدین و اذان و اقامت و جماعت باقی رکھے ہوں تو وہ دارالاسلام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۱۷، ص ۳۶۷)
2	دارالحرب	وہ دار (ملک) جہاں کبھی سلطنت اسلامی نہ ہوئی یا ہوئی اور پھر ایسی غیر قوم کا تسلط (قبضہ) ہو گیا جس نے شعائر اسلام مثل جمعہ وعیدین و اذان و اقامت و جماعت یک لخت (فوراً) اٹھادیئے اور شعائر کفر جاری کر دیئے، اور کوئی شخص امان اول پر باقی نہ رہے اور وہ جگہ چاروں طرف سے دارالاسلام میں گھری ہوئی نہیں تو وہ دارالحرب ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج ۱۶، ص ۳۱۶، ج ۱۷، ص ۳۶۷)
3	ظہار	اپنی زوجہ یا اس کے کسی جزو شائع (مثلاً سر، پیٹھ وغیرہ) یا ایسے جزو کو جو گل سے تعبیر کیا جاتا ہو ایسی عورت سے تشبیہ دینا جو اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو یا اس کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جس کی طرف دیکھنا حرام ہو۔ مثلاً کہا تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے یا تیرا سر یا تیری گردن یا تیرا نصف میری ماں کی پیٹھ کی مثل ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۹۷)
4	غلام مازون	وہ غلام جس کو آقا (مالک) نے تجارت وغیرہ کی عام اجازت دے دی ہو۔ (بہار شریعت، حصہ ۹، ص ۷)
5	مکاتب	آقا اپنے غلام سے مال کی ایک مقدار مقرر کر کے یہ کہہ دے کہ اتنا مال ادا کر دے تو تو آزاد ہے اور غلام اس کو قبول بھی کر لے تو ایسے غلام کو مکاتب کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۹، ص ۱۰، ۱۱)
4	عقد کتابت	آقا یعنی مالک اپنے غلام سے مال کی ایک مقدار مقرر کر کے یہ کہہ دے کہ اتنا مال ادا کر دے تو تو آزاد ہے اور غلام اسے قبول بھی کر لے تو اس قول قرار کو عقد کتابت کہتے ہیں (بہار شریعت، حصہ ۹، ص ۱۰، ۱۱)
5	مکاتبہ	ایسی لونڈی جسے مالک نے مال کی ایک مقدار مقرر کر کے کہا ہو کہ اتنا مال ادا کر دے تو تو آزاد ہے اور لونڈی نے اسے قبول بھی کر لیا ہو تو ایسی لونڈی کو مکاتبہ کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۹، ص ۱۱)
6	سعایت	اس کا معنی ہے کہ غلام کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا ہو اور بقیہ کی آزادی کے لئے محنت مزدوری کر کے مالک کو قیمت ادا کر رہا ہو غلام کے اس فعل کو سعایت کہتے ہیں۔

7	مدّر	وہ غلام جس کی نسبت مالک نے کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۹، ص ۹)
8	اُم ولد	وہ لونڈی جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور مولیٰ نے اقرار کیا کہ یہ میرا بچہ ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۹، ص ۱۲)
9	رہن	شرع میں کسی حق کی وجہ سے کسی شے کو روک رکھنا جس کے ذریعے اس حق کو حاصل کرنا ممکن ہو۔ اسے رہن کہتے ہیں۔ کبھی اس چیز کو بھی رہن کہتے ہیں جو رکھی گئی ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۷، ص ۳۱)
10	مرتبہن	جس کے پاس چیز رہن رکھی گئی ہے اُس کو مرتبہن کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۷، ص ۳۱)
11	نکاحِ فاسد	ایسا نکاح جس میں نکاح صحیح کی شرطوں میں سے کوئی ایک شرط نہ پائی جائے تو نکاحِ فاسد ہے۔ جیسے گواہوں کے بغیر نکاح کرنا۔ (رد المحتار، ج ۵، ص ۴۳)
12	عقر	زنا کی جن صورتوں میں زنا کی حد جاری نہیں ہوتی ان میں عورت کا مہر مرد پر واجب ہوتا ہے اس مہر کو عقر کہتے ہیں۔ (ماخوذ از رد المحتار، ج ۲، ص ۱۲۹)
13	بیمین	قسم، اصطلاح میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے پر پختہ ارادہ کرنے کو بیمین کہتے ہیں۔ (در مختار، ج ۵، ص ۴۸۸)
14	بیمینِ غموس	کسی گذشتہ کام کے متعلق جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا مثلاً قسم کھائی کہ فلاں شخص آ گیا ہے حالانکہ وہ ابھی تک نہیں آیا۔ (ماخوذ از مختصر القدوری، کتاب الایمان، ص ۳۵۳)
15	بیمینِ لغو	آدمی گزشتہ زمانے میں کسی کام کے ہونے کی قسم کھائے اور اس کا گمان یہ ہو کہ اسی طرح ہوگا جس طرح اس نے کہا ہے جبکہ امر اس کے خلاف ہو، یعنی اپنے گمان میں سچی قسم کھائے مگر حقیقت میں جھوٹی ہو۔ (ماخوذ از مختصر القدوری، کتاب الایمان، ص ۳۵۳)
16	بیمینِ منعقدہ	آنے والے زمانے میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھانا مثلاً قسم کھائی کہ میں یہ کام کروں گا۔ (ماخوذ از مختصر القدوری، کتاب الایمان، ص ۳۵۳)
17	بیمینِ نور	کسی خاص وجہ سے یا کسی بات کے جواب میں قسم کھائی جس سے اُس کام کا فوراً کرنا یا نہ کرنا سمجھا جاتا ہے اُس کو بیمینِ نور کہتے ہیں مثلاً عورت گھر سے نکلنے کا ارادہ کر رہی تھی شوہر نے کہا اگر تو نکلی تو تجھے طلاق، اسی وقت اگر وہ نکلی تو طلاق ہوگی، اگر کچھ دیر بعد نکلی تو نہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۹، ص ۱۷)

18	یَمینِ موقت	وہ قسم جس کے لئے کوئی وقت ایک دن یا کم و بیش مقرر کر دیا ہو مثلاً قسم کھائی کہ یہ روٹی آج کھاؤں گا اور آج نہ کھائی تو قسم ٹوٹ گئی۔ (ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۹، ص ۱۷)
19	یَمینِ مرسل	قسم میں کوئی وقت مقرر نہ کیا ہو اور قرینہ سے فوراً کرنا یا نہ کرنا سمجھا جاتا ہو تو اسے یَمینِ مرسل کہتے ہیں مثلاً قسم کھائی کہ زید کے گھر جاؤں گا اب زندگی میں جب بھی گیا تو قسم پوری ہوگی اور اگر نہ گیا یہاں تک کہ مر گیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (بہار شریعت حصہ ۹، ص ۱۷)
20	محالِ عادی	وہ شے جس کا پایا جانا عادت کے طور پر ناممکن ہو اسے محالِ عادی کہتے ہیں، مثلاً کسی ایسے شخص کا ہوا میں اڑنا جس کو عادی اڑتے نہ دیکھا گیا ہو۔ (دیکھئے تفصیل المعتمد المنتقد، ص ۲۸-۳۲)
21	فقیر	وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کے لیے اس کا محتاج ہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔ (بہار شریعت، ج ۱، ص ۹۲۴)
22	مسکین	وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ ہو مگر نہ اتنا کہ نصاب کو پہنچ جائے یا نصاب کی مقدار ہو تو اس کی حاجت اصلیہ میں استعمال ہو رہا ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۱، ص ۹۲۴)
23	کنایہ	ایسے الفاظ جن سے معانی واضح نہ ہوں بلکہ ان معانی کی طرف اشارہ ہو۔
24	نذر	نذر اصطلاح شرع میں وہ عبادت مقصودہ ہے جو جنس واجب سے ہو اور وہ خود بندہ پر واجب نہ ہو، مگر بندہ نے اپنے قول سے اسے اپنے ذمہ واجب کر لیا ہو مثلاً قسم کھائی میرا یہ کام ہو جائے تو دس رکعت نفل ادا کروں گا۔ (ماخوذ از فتاویٰ امجدیہ، حصہ ۲، ص ۳۰۹-۳۱۲)
25	نذر شرعی	اللہ عزوجل کے لیے جو نذر مانی جائے اُسے نذر شرعی کہتے ہیں اس کا پورا کرنا واجب ہے۔ مثلاً مجھے ملازمت مل جائے تو میں فی سبیل اللہ ہزار روپے صدقہ کروں گا۔ (ماخوذ از فتاویٰ امجدیہ، حصہ ۲، ص ۳۰۹-۳۱۲)
26	نذر عرفی	اولیاء اللہ کے نام کی جو نذر مانی جاتی ہے اسے نذرِ (عرفی اور) لغوی بھی کہتے ہیں اس کا معنی نذرانہ ہے جیسے کوئی اپنے استاد سے کہے کہ یہ آپ کی نذر ہے یہ بالکل جائز ہے یہ بندوں کی ہو سکتی ہے مگر اس کا پورا کرنا شرعاً واجب نہیں مثلاً گیارہویں شریف کی نذر اور فاتحہ بزرگان دین وغیرہ۔ (ماخوذ از جاء الحق، ص ۳۱۴)

27	تعزیر	حضرت امام حسین اور اہل بیت کی تڑبتوں (قبروں) کی نقل جو محرم کے دنوں میں کاغذ اور بانس وغیرہ سے بناتے ہیں۔
28	وصیت	وصیت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بطور احسان کسی کو اپنے مرنے کے بعد اپنے مال یا منفعت کا مالک بنا دینا۔ (بہار شریعت حصہ ۱۹، ص ۸)
29	عاریت	دوسرے شخص کو اپنی کسی چیز کی منفعت کا بغیر عوض مالک کر دینا عاریت ہے مثلاً لکھنے کے لئے قلم دینا۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۲، ص ۵۱)
30	اجارہ	کسی شے کے نفع کا عوض کے مقابل کسی شخص کو مالک کر دینا اجارہ ہے مثلاً کرائے پر مکان دینا۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۲، ص ۹۹)
31	ثمن	خریدار اور بیچنے والا آپس میں شے کی جو قیمت مقرر کریں اُسے ثمن کہتے ہیں۔ (ردالمحتار، ج ۷، ص ۱۱۷، و ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۱۸۴)
32	بیع فاسد	اگر رکن بیع (یعنی ایجاب و قبول یا چیز کے لینے دینے میں) یا محل بیع (یعنی وہ چیز جسے بیچ رہے ہیں اس) میں خرابی نہ ہو بلکہ اس کے علاوہ کوئی اور خرابی ہو تو وہ بیع فاسد ہے مثلاً بیع (یعنی جو چیز بیچی اُس) کو خریدنے والے کے حوالے کرنے پر قدرت نہ ہو وغیرہ۔ (ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۱۱، ص ۸۰)
33	بیع باطل	جس صورت میں بیع کا کوئی رکن نہ پایا جائے یا وہ چیز خرید و فروخت کے قابل ہی نہ ہو وہ بیع باطل ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۱۱، ص ۸۰)
34	بیع سلم	وہ بیع جس کا ثمن (قیمت) فوراً ادا کرنا ضروری ہو اور بیع کو بعد میں خریدار کے حوالہ کرنا بائع (بیچنے والے) پر لازم ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۱۱، ص ۱۷۲)
35	حد	ایک قسم کی سزا ہے جس کی مقدار شریعت کی جانب سے مقرر ہے اس میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی اس سے مقصود لوگوں کو ایسے کام سے باز رکھنا ہے جس کی یہ سزا ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۹، ص ۸۱)
36	تعزیر	کسی گناہ پر بغرض تادیب جو سزا دی جاتی ہے اُس کو تعزیر کہتے ہیں۔ (بہار شریعت حصہ ۹، ص ۱۱۳)
37	احسان	آزاد عاقل بالغ کا نکاح صحیح کے ساتھ وطی کرنا احسان کہلاتا ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۹، ص ۸۳)
38	مُحصَن	وہ شخص جو آزاد عاقل، بالغ ہو اور نکاح صحیح کے ساتھ وطی کی ہو۔ (بہار شریعت حصہ ۹، ص ۸۳)

39	غیر مَحْصَن	آزاد عاقل، بالغ شخص جس نے نکاح صحیح کے ساتھ وطی نہ کی ہو یعنی غیر شادی شدہ ہو۔ (بہار شریعت حصہ ۹ ص ۸۳)
40	مُحْصَن	وہ عورت جو عاقلہ، بالغہ، آزاد ہو اور نکاح صحیح کے ساتھ اس سے وطی بھی کی گئی ہو۔ (بہار شریعت حصہ ۹ ص ۸۳)
41	رجم	شادی شدہ زانی (مرد) اور زانیہ (عورت) کو جبکہ شرائط پائی جائیں تو میدان میں لے جا کر اس قدر پتھر مارنا کہ مرجائیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۹ ص ۹۲)
42	قصاص	جان کے بدلے جان اور خون کے بدلے خون لینے یعنی جتنی تکلیف کسی کو پہنچائی جائے اس کے بدلے میں اتنی ہی تکلیف ظالم کو پہنچائی جائے قصاص کہلاتا ہے۔
43	دیت	دیت اس مال کو کہتے ہیں جو نفس کے بدلے میں لازم ہوتا ہے یعنی وہ مال جو قاتل، مقتول کے ورثاء کو دیتا ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۱۸ ص ۵۵)
44	نفاس	وہ خون جو عورت کے رحم سے بچہ پیدا ہونے کے بعد نکلتا ہے نفاس کہلاتا ہے۔ (نور الایضاح ص ۴۸)
45	مرد	وہ شخص ہے کہ اسلام (لانے) کے بعد کسی ایسے امر کا انکار کرے جو ضروریات دین سے ہو یعنی زبان سے کلمہ کفر بکے جس میں تاویل صحیح کی گنجائش نہ ہو۔ (بہار شریعت، حصہ ۹ ص ۱۷۳)
46	اکراہ شرعی	اکراہ شرعی یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کو صحیح دھمکی دے کہ اگر تو فلاں کام نہ کرے گا تو میں تجھے مار ڈالوں گا یا ہاتھ پاؤں توڑ دوں گا یا ناک، کان وغیرہ کوئی عضو کاٹ ڈالوں گا یا سخت ماروں گا اور وہ یہ سمجھتا ہو کہ یہ کہنے والا جو کچھ کہتا ہے کر گزرے گا، تو یہ اکراہ شرعی ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۵ ص ۴)
47	شبہہ فعل یا شبہہ اشتباہ	یعنی فعل حرام ہو لیکن وہ اس کو حلال گمان کر کے اس کا ارتکاب کر بیٹھے مثلاً اپنی عورت کو تین طلاقیں دینے کے بعد اس کے ساتھ عدت میں وطی کر لے یہ سمجھ کر کہ عدت کے اندر وطی حلال ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۹ ص ۹۰)
48	تزکیہ	قاضی کا گواہوں کے متعلق یہ تحقیق کرنا کہ وہ عادل اور معتبر ہیں یا نہیں؟ تزکیہ کہلاتا ہے۔

49	شہادۃ علی الشہادۃ	اس سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص قاضی کے پاس حاضر نہ ہو سکے اور وہ دوسرے سے کہہ دے کہ میں فلاں معاملے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں، تم قاضی کے پاس میری اس گواہی کی گواہی دے دینا اسی کوفقہ کی اصطلاح میں شہادۃ علی الشہادۃ کہتے ہیں۔ (ماخوذ از ہدایہ، باب شہادۃ علی الشہادۃ، ج ۲، ص ۱۲۹)
50	مُجَوَّب	کسی وارث کا حصہ کسی دوسرے وارث کی موجودگی کی وجہ سے کم ہو جائے یا بالکل ختم ہو جائے تو ایسے فرد کو مُجَوَّب کہتے ہیں۔ (بہار شریعت حصہ ۲۰، ص ۲۶)
51	محرور	اس سے مراد وہ وارث ہے جو میراث سے کسی سبب کی وجہ سے شرعاً محروم ہو جاتا ہے مثلاً غلام ہونے کی وجہ سے یا مورث کا قاتل ہونے کی وجہ سے۔ (بہار شریعت حصہ ۲۰، ص ۱۲)
52	متون	متن کی جمع ہے اس سے مراد وہ کتابیں ہیں جن کے مسائل ظاہر الروایہ سے منقول ہوں جیسے مختصر القدوری، المختار، النقایہ، الوقایہ، کنز الدقائق اور ملتقی الابرار وغیرہ۔ (ماخوذ شرح عقود رسم المفتی، ص ۲۹، ۳۰، فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۲۰۸)
53	ذمی	اس کا فرق کہتے ہیں جس کے جان و مال کی حفاظت کا بادشاہ اسلام نے جزیہ کے بدلے ذمہ لیا ہو۔ (فتاویٰ فیض الرسول، ج ۱، ص ۵۰۱)
54	جزیہ	وہ شرعی محصول جو اسلامی حکومت کفار سے ان کی جان و مال کے تحفظ کے بدلے میں وصول کرے۔ (ماخوذ از تفسیر نعیمی، ج ۱۰، ص ۲۵۴)
55	دینِ میعاد	وہ قرض جس کی ادائیگی کا وقت مقرر ہو۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۲۴۷)
56	بیت المال	اسلامی حکومت کا خزانہ جس میں مسلمانوں کا ہر فرد یکساں حقدار ہے۔
57	غنیمت	لڑائی میں کافروں پر فتح پانے سے مسلمانوں کو جو مال حاصل ہوتا ہے غنیمت کہلاتا ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۹، ص ۱۵۲)
58	مالِ فے	کافروں سے بغیر لڑائی کے مسلمانوں کو جو مال حاصل ہو جائے مالِ فے کہلاتا ہے۔
59	عشر	زرعی زمین کی پیداوار سے جو زکوٰۃ (یعنی دسواں حصہ) ادا کی جاتی ہے اسے عشر کہتے ہیں۔ (ماخوذ از فتاویٰ عالمگیری، ج ۱، ص ۱۸۵)

60	وصی	وصی اس شخص کو کہتے ہیں جس کو وصیت کرنے والا (موصی) اپنی وصیت پوری کرنے کے لئے مقرر کرے (بہار شریعت حصہ ۱۹ ص ۵۵)
61	مکروہ تحریمی	جس کی ممانعت دلیل ظنی سے لزوماً ثابت ہو، یہ واجب کا مقابل ہے۔ (رکن دین، ص ۴، بہار شریعت ج ۱ ص ۲۸۳)
62	مستامن	وہ شخص ہے جو دوسرے ملک میں امان لیکر گیا یعنی حربی دارالاسلام میں یا مسلمان دارالکفر میں امان لیکر گیا تو مستامن ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۹ ص ۱۶۱)
63	تحریف	اصل الفاظ یا معانی میں تبدیلی کرنا، اگر الفاظ میں تبدیلی کی ہو تو تحریف لفظی اور اگر معنی میں تبدیلی کی ہو تو تحریف معنوی کہتے ہیں۔ (ماخوذ از تفسیر نعیمی ج ۵ ص ۱۱۰)
64	نبید	وہ مشروب جس میں کھجوریں ڈالی جائیں جس سے پانی میٹھا ہو جائے بشرطیکہ سست کرنے والا اور نشہ آور نہ ہو اگر نشہ آور ہو تو اس کا پینا حرام ہے۔ (فتاویٰ قاضیان، ج ۱ ص ۹)

اعلام

1	شیرمال	میدے کی خمیری روغنی روٹی۔
2	کلچے	ایک قسم کی میدے کی چھوٹی خمیری (پیڑانما) روٹی جو تونور میں پکائی جاتی ہے۔
3	گلگلے	ایک قسم کا میٹھا پکوان (تلی ہوئی چیز)۔
4	امرتی	ایک مٹھائی جو ماش کے آٹے کی بنائی جاتی ہے اور شکل میں جلیبی کی طرح ہوتی ہے۔
5	بالوشاہی	میدے کی بنی ہوئی ایک قسم کی خستہ مٹھائی۔
6	فلاقند	کھوئے کی مٹھائی جو قند (سفید شکر، چینی) ملا کر تیار کی جاتی ہے۔
7	اروی	کچالو کی ایک قسم کی ترکاری۔
8	تُری	تُوری، ایک ترکاری کا نام۔

9	انگرکھا	ایک قسم کا لمبا مردانہ لباس جس کے دو حصے ہوتے ہیں چولی اور دامن۔
10	ساکھو	ایک درخت کا نام جس کی لکڑی مضبوط اور پائیدار ہوتی ہے۔
11	آبنوس	جنوب مشرقی ایشیا میں پائے جانے والے ایک درخت کا نام جس کی لکڑی سخت، وزنی اور سیاہ ہوتی ہے
12	سنکھ	بڑے گھونگے (ایک قسم کے دریائی کیڑے کا خول جو ہڈی کی مانند ہوتا ہے) سے بنایا جانے والا سیپ کی شکل کا خول یا باجا جو قدیم زمانے سے مندروں میں پوجا پاٹ کے وقت یا اس کے اعلان کے لئے بجایا جاتا ہے۔
13	ناقوس	سنکھ جو ہندو پوجا پاٹ کے وقت بجاتے ہیں۔
14	وید	ہندوؤں کی مقدس کتاب کا نام۔
15	پھاگن	یکرمی (ہندوستانی رجبہ پکر ماجیت سے منسوب) سال کا گیارھواں مہینہ یعنی 15 فروری سے 15 مارچ تک ہوتا ہے۔
16	بھادوں	یکرمی سال کا پانچواں مہینہ جو 15 اگست سے 15 ستمبر تک ہوتا ہے۔
17	کاتیک	ہندی سال کا آٹھواں مہینہ جو 15 نومبر سے 15 دسمبر تک ہوتا ہے۔
18	اسوج	یکرمی سال کا چھٹا مہینہ جو 15 ستمبر سے 15 اکتوبر تک ہوتا ہے۔
19	چیت	ہندی سال کا بارھواں مہینہ جو 15 مارچ سے 15 اپریل تک ہوتا ہے۔
20	پاکھ	قمری مہینے کا نصف حصہ۔

حل لغات باعتبار حروف تہجی

۱

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
استہزا	ہنسی مذاق	احتیاج	حاجت مند ہونا
اصطبل	گھوڑے باندھنے کی جگہ	ایچ پیچ	مکر و فریب
اروی	کچالو کی ایک قسم کی ترکاری	امراء	امیر لوگ، دولت مند
اندیشہ ناک	خطر ناک	ادراک	سمجھنا
ام الخبائث	تمام برائیوں کی جڑ	اعراض	روگردانی کرنا
اتہام	تہمت لگانا	انہب	زیادہ مناسب
انسداد	روک تھام	ادنیٰ درجہ	کم درجہ، کم سے کم، ہلکی
اطوار	عادیں	املاک و اموال	مال و جائداد
اچک کر	جھپٹ کر	اجتناب کرنا	دور رہنا، کنارہ کشی کرنا
اپاہج	چلنے پھرنے سے معذور	اکتفاء	کافی سمجھنا
اکارت	ضائع		

آ

آمدورفت	آنا جانا	آتشکدہ	مجوہیوں کا عبادت خانہ
آریا	ایک قدیم قوم جس کی نسل کے لوگ پاک و ہند، ایران اور یورپ میں آباد ہوتے ہیں		

ب

بیل گاڑی	بہلی	ایک جگہ کا نام	بوانہ
خوشخبری	بشارت	میدے کی بنی ہوئی ایک قسم کی خستہ مٹھائی	بالوشاہی
ایک پھل کا نام جو ناشپاتی سے مشابہ ہوتا ہے	بھی	قیمت لگائی	بھاؤ کیا
لگام	باگ	بغیر کسی ڈر کے	بلا خوف و خطر
بغیر کسی بدلہ کے	بلا معاوضہ	بے حیا، بے خوف، بے ادب	بیباک
اسلامی ممالک	بلاد اسلامیہ	وہ رجسٹر جس میں حساب وغیرہ لکھتے ہیں، روزنامچہ	بہیاں
ذمہ سے بری	بری الذمہ	خوش دلی سے، دلی رغبت سے	بطیب خاطر
بہت سے	بہترے	گھوڑے کا زچہ	پچھیرا
چہرہ	بشرہ	جس کے ہاتھ پاؤں نہ ہوں	بیدست و پا

پ

لعنت	پھٹکار	کنارہ کشی	پہلو تہی
پیٹ کے بل، اوندھا	پٹ	پہلے	پیشتر
چوڑی کر کے	پٹ	کھال کا کوٹ، چڑے کا چغہ وغیرہ	پوستین
ایک قسم کی مٹھائی	پیڑا	ڈولی	پالکی
عبادت	پرستش	عدالتی قانون، جرگہ وغیرہ	پنجاسی قانون
اڑا رہا	پچکی	مندروغیرہ کا مجاور، پنڈت	پوجاری

ت

تملیک	مالک بنانا	تاشے	ایک قسم کا ڈھول جسے گلے میں ڈال کر بجاتے ہیں۔
تابع	ماحت	تلن	تیل میں چیزوں کا تلنا، تلی ہوئی چیزیں
تلف	ضائع	ترئی	توری، ایک ترکاری کا نام
تحفظ	حفاظت	تصرف	قبضہ، ملک
تسلط	غلبہ	ترش روئی	بدمزاجی، غضبناک ہونا
تعرض	مزاحمت کرنا، بے جا مداخلت کرنا	تصدق	صدقہ کرنا
تدارک	تلافی	تحقیر	بے حرمتی، بے ادبی، توہین
تمسخر، ٹھٹھا	ہنسی مذاق		
ترزکیہ	قاضی کا گواہوں کے متعلق یہ تحقیق کرنا کہ وہ عادل اور معتبر ہیں یا نہیں؟ جانچ پڑتال		

ث

ثمن	ایسی قیمت جو بائع اور مشتری آپس میں طے کرتے ہیں۔
-----	--

ج

جبراً	زبردستی، مجبور کر کے	جاندا غیر منقولہ	وہ جاندا جو منتقل نہ کی جاسکتی ہو جیسے زمین، مکان
جھاڑ فانوس	ایک قسم کا فانوس جو گھروں میں روشنی اور خوبصورتی (Decoration) کیلئے لگاتے ہیں۔		

چ

چت	پیٹھ کے بل لیٹنا	چار جامہ	کپڑے کا زین جس میں لکڑی نہیں ہوتی
----	------------------	----------	-----------------------------------

چکی (چکتی)	دُنبے کی گول چٹھی دُم اور اس کی چربی
------------	--------------------------------------

ح

رکاوٹ	حائل	آزاد عورت یعنی جو لونڈی نہ ہو	حُرہ
		شراب پینے کی شرعی سزا	حدِ خمر

خ

اختیار	خيار	چھپ کر، پوشیدہ	خفیۃً
لوہے کی گول ٹوپی جو عموماً فوجی اور پولیس والے پہنتے ہیں	خود	شراب کے مٹکے	خُم
		وہ جگہ جہاں غلے کو جمع کر کے بھوسا لگ کیا جاتا ہے	خُرمَن

د

عدالت، قاضی کی کچھری	دارالقضا	قرض	دین
دنیا اور جو کچھ اس میں ہے	دنیا و ما فیہا	بے خوف	دلیر
دینی جوش و جذبہ، دینی غیرت	دینی حمیت	وہ دین جس کی ادنیٰ گئی کا وقت معین ہو	دینِ میعاد

ر

کچالو	رتالو	گروی رکھنا	رہن
عیسائی عابد، پادری	راہب	ڈکیتی	راہزنی
		محفوظ کی ہوئی آوازیات	رکاڈ (ریکارڈ)

ز

مار پیٹ	زدوکوب	سیڑھی	زینہ
---------	--------	-------	------

س

سب و شتم کرنا	لعن طعن کرنا، بُرا بھلا کہنا	سَتَو	بُھننے ہوئے گندم یا جو وغیرہ کا آٹا
سکونت	رہائش	سِکَنَجِبِین	سرکہ یا لیمو کا بنایا ہوا شربت
سفلہ	کمینہ، نا اہل	سِرْقَہ	چوری

ش

شکر م	ایک قسم کی چار پہیوں والی گاڑی	شِیوہ	طریقہ
شُتر	اونٹ	شَل ہو گیا	بے کار ہو گیا جو کوئی کام نہ کر سکتا ہو

ض

ضعیف الخلق	پیدائشی کمزور	ضَرر	نقصان
------------	---------------	------	-------

ط

طشت	بڑا برتن، بڑا تھاں	طَبَل	لڑائی کے وقت بجنے والا انفارہ، بڑا ڈھول
-----	--------------------	-------	---

ظ

ظاہر میں نگاہیں	ظاہری حالت دیکھنے والی آنکھیں		
-----------------	-------------------------------	--	--

ع

عَرَق	رَس	عداوت	دشمنی
عَفِيفَہ	پاکدامن عورت	عمائد و ہابیہ	وہابیہ کے پیشوایان
عَشَّار	لوگوں کو ڈرا دھمکا کر خلاف شرع محصول (ٹیکس) لینے والا	عَتَق	آزادی

ف

ذلیل و خوار، رسوائی	فضیحت	بڑی سختی، بڑی گھبراہٹ مراد قیامت کی سختی	فزع اکبر
برے فعل، برے کام	فعلِ فتنج	عاشق	فریفتہ

ق

قرض دینے والا یعنی اپنا دیا ہوا قرض وصول کرنے والا	قرض خواہ	ارادہ یا ارادہ کے بغیر	قصد و بے قصد
زنا کی تہمت لگانے والا	قاذف	عاجز	قاصر
قیاس کے زیادہ قریب	قرین قیاس	تالا	قفل
کسی بات سے متاثر ہونے کی صلاحیت	قوت منفعلہ	یقینی طور پر	قطعاً
دوران گفتگو بار بار قسم کھانے کی عادت بنا رکھنا	قسم کو تکیہ کلام بنانا	کسی بات میں اثر ڈالنے کی قوت	قوت فاعلہ

ک

کچا آم	کیری	نازیبا کلمات	کلمات دشنام
نذرون یا زکا ایک طریقہ جس میں مٹھائی وغیرہ تقسیم کی جاتی ہے	کوٹڈا	عظمت، بزرگی، بڑائی	کبریائی
قیمے کے گول کباب جو شوربے میں ڈالتے ہیں	کوفتہ	پہلو	کروٹ
		کمینہ، نیچ	کمین

گ

جواہرات یا سونے چاندی کی بنی ہوئی چیز جو زیبائش کیلئے پہنا جائے	گہنے	تاک، موقع، داؤں	گھات
ملامت کرنا، جھڑکنا، کان مروڑنا	گوشمالی کرنا	وہ چیز جو رہن رکھی گئی ہو	گروی
عیسائیوں کا عبادت خانہ، چرچ	گرجا	ایک قسم کی لال مٹی	گیرو

گھٹ	کم ہو کر	گا بھے	کچا اناج جو ابھی پیڑ سے نہ اُتارا گیا ہو
-----	----------	--------	--

ل

لغو	فصول	لُجھا	ہاتھ پاؤں سے معذور
لباس فاخرہ	عمدہ لباس، قیمتی کپڑے		

م

مسخرہ پن	مذاق وغیرہ کرنا	ملک	ملکیت، قبضہ، مالک
مورث	میراث چھوڑ کر مرنے والا شخص	معیوب	عیب والی بات
متوسط لوگ	آمدنی کے لحاظ سے درمیانی درجے کے لوگ	مدیون	مقروض
قرضدار	مقروض (قرض لینے والا)	مدعی علیہ	جس پر دعویٰ کیا گیا ہو
مبغوض	قابل نفرت، ناپسندیدہ	موکل	جو کسی کو وکیل کرے
مرتبہن	جس کے پاس رہن رکھی گئی ہے اُس کو مرتبہن کہتے ہیں	مدار	انحصار
مرجوم	جس کو رجم (سنگسار) کیا گیا	مجوسیہ	دو عورت جو آگ کو پوتتی ہے
محبوس کرنا	قید کرنا	مضر	نقصان دہ
متنبہ	خبردار	مربی	پرورش کرنے والا
مقدوف	جس پر زنا کی تہمت لگائی گئی ہو	محاصرہ کرنا	چاروں طرف سے گھیرا ڈالنا
متعدد	کئی، بہت زیادہ	مکلف	عاقل بالغ
مولی	آقا، مالک	مصائب	تکالیف
مامون	امن میں، محفوظ	مال و متاع	دولت و اسباب وغیرہ
ماہ بمہا	ہر مہینے	مصالح	فلاح و بہبود

مزامیر	گانے بجانے کا ہر ساز باجا، بانسری وغیرہ	مخفی	پوشیدہ
--------	---	------	--------

ن

نگ	نگینہ، انگٹھی پر لگا ہوا پتھر	ناطق	بولنے والا
نشست و برخاست	بیٹھنا اٹھنا	نیک بخت	پرہیزگار، متقی
نزکل	سرکنڈا	نرد	شطرنج کا پیادہ (گوٹ) یا مہرہ
نیک چلن	بااخلاق اور اچھے کردار والا	نفقہ	لباس اور کھانے پینے وغیرہ کے اخراجات
نبیذ	کھجور یا تاڑ (کھجور کی قسم کا ایک لمبا درخت جس سے ایک نشہ آور مشروب نکالتے ہیں اس کا) تازہ رس		

و

وید	ہندوؤں کی مقدس کتاب کا نام	وہم	احتمال، شک
ولد الزنا	وہ بچہ جو زنا سے پیدا ہوا ہو	وقتِ معین	مقررہ وقت
وصی	وہ شخص جس کو مرنے والے نے وصیت کی ہو		

ہ

ہنوز	ابھی تک	ہذیان	نشہ کی وجہ سے ہودہ (ناشائستہ) باتیں کرنے والا
ہتکِ حرمت	ذلت و رسوائی، بے عزتی		

ی

یکہ	گھوڑا گاڑی	یکساں	برابر
یبین	قسم		

تفصیلی فہرست

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
29	منت کا بیان	1	آزاد کرنے کا بیان
32	منت کے اقسام و احکام	1	غلام آزاد کرنے کے فضائل
34	منت میں دن اور فقیر کی تخصیص بیکار ہے	3	آزاد کرنے کے اقسام
35	مسجد میں چراغ جلانے طاق بھرنے کی منت	3	آزاد کرنے کے شرائط
36	بعض ناجائز منتیں	4	اس کے الفاظ صریحہ و کنایہ
36	منت یا قسم کے ساتھ ان شاء اللہ کہنا	4	معتق البعض کے احکام
37	مکان میں جانے یا رہنے وغیرہ کی قسم	6	غلام مشترک کے اعتاق کے احکام
41	بغیر اجازت گھر سے نکلی تو طلاق	8	مدبر و مکاتب و ام ولد کا بیان
42	فلاں محلہ یا فلاں شہر میں نہ جاؤنگا	8	مدبر کی تعریف و اقسام و احکام
43	فلاں کے مکان میں نہ جاؤنگا	11	مکاتب کے احکام
46	فلاں مکان یا فلاں محلہ میں نہ رہونگا	12	ام ولد کے احکام
49	سوار ہونے نہ ہونے کی قسم	13	قسم کا بیان
51	کھانے پینے کی قسم کا بیان	16	قسم کے اقسام و احکام
51	کھانے اور پینے اور چکھنے کے معنی	17	کس قسم کا پورا کرنا ضروری ہے اور کس کا نہیں
52	اس درخت یا اس جانور سے نہیں کھائیگا	17	بیمین منعقدہ کے اقسام
53	گوشت نہ کھانے کی قسم	18	قسم کے شرائط
54	تل یا گیہوں کھانے کی قسم	19	قسم کے الفاظ
55	فلاں کا کھانا یا فلاں کا پکا یا ہوا کھانا	22	قسم کے کفارہ کا بیان
56	سری۔ انڈا۔ میوہ۔ مٹھائی کی قسم	23	کفارہ میں غلام آزاد کرنا یا کھانا یا کپڑا دینا
57	نمک۔ مریچ۔ پیاز کھانے کی قسم	26	کفارہ میں روزے رکھنا

88	حد زنا کے شرائط اور اس کا ثبوت	58	معین کھانے کی قسم
89	گواہوں کا تزکیہ	59	قسم کب صحیح ہوگی
90	زنا کا اقرار	59	کلام کے متعلق قسم کا بیان
92	رحم کی صورت	60	خط بھیجتے کہلا بھیجتے اشارہ کرنے کا حکم
93	دُرے مارنا	61	فلاں کو خط نہ بھیجوں گا یا فلاں کا خط نہ پڑھوں گا
95	کہاں پر حد واجب ہے اور کہاں پر نہیں	62	ایک سال یا ایک مہینہ یا ایک دن کلام نہ کرونگا
97	شہبہ محل اور شہبہ فعل	65	طلاق یا آزاد کرنے کی بیعت
99	زنا کی گواہی دیکر رجوع کرنا	67	خرید و فروخت و نکاح وغیرہ کی قسم
100	گواہوں کے بیان میں اختلاف	67	کہاں خود کرنے سے قسم ٹوٹے گی اور کہاں وکیل کے کرنے سے۔
102	شراب پینے کی حد کا بیان	67	
103	شراب پینے پر وعیدیں	72	نملاز روزہ و حج کے متعلق قسم کا بیان
107	اکراہ یا اضطراب میں حد نہیں ہے	74	لباس کے متعلق قسم کا بیان
108	نشہ کی حالت میں تمام احکام جاری ہونگے صرف چند باتوں میں فرق ہے	75	زمین یا پچھونے یا تخت پر نہ بیٹھے گا
111	حد قذف کا بیان	76	مارنے کے متعلق قسم کا بیان
113	حد قذف کے شرائط	76	قسم میں زندہ و مردہ کا فرق
114	کس صورت میں حد قذف ہے اور کس میں نہیں	77	ادائے دین وغیرہ کے متعلق قسم کا بیان
116	حد قذف کا مطالبہ	80	حدود کا بیان
117	چند حدیں جمع ہوں تو کس کو مقدم کریں	81	حد قائم کرنے کی فضیلت اور اس میں سفارش کی ممانعت
118	دو شخصوں میں ہر ایک نے دوسرے کو تہمت لگائی	84	احادیث سے زنا کی قباحت و مذمت
119	محدود فی القذف کی گواہی مقبول نہیں	85	بوڑھے کا زنا کرنا اور پروسی کی عورت سے زنا کرنا
120	تعزیر کا بیان	86	زنا سے بچنے کی فضیلت
121	تعزیر کا حق کس کو ہے	86	اغلام کرنے پر لعنت اور اس کی سزا
	مسلمانوں پر لازم ہے کہ جرائم کے انسداد کے	87	حد کی تعریف اور حد کون قائم کرے

161	مسلمان دارالہرب میں جائے تو کیا کرے	121	لیے سزائیں مقرر کریں
163	دارالاسلام ہونے کی شرائط	122	گناہ و مجرم کے اعتبار سے تعزیر کی مختلف صورتیں
164	عشر و خراج کا بیان	124	قتل کی سزا بادشاہ کا کام ہے
165	جزیہ کا بیان	125	مسلمان کو ایذا دینے والا مستحق تعزیر ہے
166	جزیہ کی قسمیں اور اس کی مقدار	128	شوہر عورت کو کہاں کہاں سزا دے سکتا ہے
167	کس سے جزیہ نہ لیا جائے	129	چوری کی حد کا بیان
168	جزیہ و خراج کے مصارف	131	چوری میں ہاتھ کاٹنے کے شرائط
168	مسلمانوں کو کس وضع میں ہونا چاہیے	135	کس چیز میں ہاتھ کاٹنا جائیگا اور کس میں نہیں
170	کفار کے جلسوں میں لیکچروں میں عوام کو شریک ہونا حرام ہے۔	138	ہاتھ کاٹنے کا بیان
171	مرتد کا بیان	140	راہزنی کا بیان
173	کسی کلام میں چند وجوہ ہوں بعض اسلام کی طرف جاتے ہوں تو تکفیر نہ ہوگی۔	142	کتاب السیر
174	ارتداد کے شرائط	142	اسلام کی طرف دعوت و ہدایت کا ثواب
175	اس زمانہ میں مرتد کے ساتھ کیا کرنا چاہیے	144	سردھ پر اقامت کا ثواب
175	مرتد کے اسلام قبول کرینا کا طریقہ	145	جہاد کس پر فرض ہے اور کب فرض ہے
176	مرتدین کے احکام	149	غنیمت کا بیان
179	کلمات کفر	149	دارالہرب کے لوگ خود بخود مسلمان ہو جائیں یا
179	اللہ تعالیٰ کی شان میں بے ادبی سے کافر ہو جاتا ہے	153	ذمہ قبول کریں تو ان سے کیا لیا جائے اور غلبہ
181	انبیاء علیہم السلام کی شان میں توہین کفر ہے	153	کے بعد مسلمان ہو تو کیا کیا جائے
182	ملائکہ کی توہین قرآن کو عیب لگانا کفر ہے	155	دارالہرب میں قبل تقسیم غنیمت اپنی ضرورت میں
182	عبادات کی توہین کفر ہے	158	صرف کر سکتے ہیں وہاں سے آنے کے بعد نہیں
183	شریعت کی تحقیر کفر ہے	158	غنیمت کی تقسیم
184	ہندو کے تہواروں میں شریک ہونے کا کیا حکم ہے	158	کس صورت میں محس ہے اور کس میں نہیں
		158	نفل (انعام) کی صورتیں
		159	استیلائے کفار کا بیان
		161	مستامن کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۵ ط
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ ۶ ط

آزاد کرنے کا بیان

عتق (یعنی غلام آزاد کرنے) کے مسائل کی ہندوستان میں ضرورت نہیں پڑتی کہ یہاں نہ لوئڈی، غلام ہیں نہ ان کے آزاد کرنے کا موقع۔ یوہیں فقہ کے اور بھی بعض ایسے ابواب ہیں جن کی زمانہ حال میں یہاں کے مسلمانوں کو حاجت نہیں اس وجہ سے خیال ہوتا تھا کہ ایسے مسائل اس کتاب میں ذکر نہ کیے جائیں مگر ان چیزوں کو بالکل چھوڑ دینا بھی ٹھیک نہیں کہ کتاب ناقص رہ جائے گی۔ نیز ہماری اس کتاب کے اکثر بیانات میں باندی، غلام کے امتیازی مسائل کا تھوڑا تھوڑا ذکر ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اس جگہ بالکل پہلو تہی کی جائے (۱) لہذا مختصراً چند باتیں گزارش کروں گا کہ اس کے اقسام و احکام پر قدرے اطلاع ہو جائے۔ غلام آزاد کرنے کی فضیلت قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿فَلِكُلِّ رَاقِبَةٍ ۱۳ أَوْ اطْعَمَ فِي يَوْمٍ مِّنْ مَّسْجِدَةٍ ۱۴﴾ (۲)

احادیث اس بارے میں بکثرت ہیں بعض احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

احادیث

حدیث ۱: صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص مسلمان غلام کو آزاد کریگا اسکے ہر عضو کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد فرمائے گا۔“ سعید بن مرجانہ کہتے ہیں میں نے یہ حدیث علی بن حسین (امام زین العابدین) رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سنائی انہوں نے اپنا ایک ایسا غلام آزاد کیا جس کی قیمت عبداللہ بن جعفر دس (۱۰) ہزار دیتے تھے۔ (۳)

حدیث ۲: صحیحین میں ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں، میں نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے عرض کی،

①..... یعنی غلام آزاد کرنے کا بیان ذکر نہ کیا جائے۔

②..... پ ۳، البلد: ۱۳، ۱۴۔

③..... ”صحیح البخاری“، کتاب العتق، باب فی العتق وفضله، الحدیث: ۲۵۱۷، ج ۲، ص ۱۵۰۔

کس گردن (1) کو آزاد کرنا زیادہ بہتر ہے؟ فرمایا: ”جس کی قیمت زیادہ ہو اور زیادہ نفیس ہو۔“ میں نے کہا، اگر یہ نہ کر سکوں؟ فرمایا: ”کام کرنے والے کی مدد کرو یا جو کام کرنا نہ جانتا ہو، اس کا کام کر دو۔“ میں نے کہا، اگر یہ نہ کروں؟ فرمایا: ”لوگوں کو ضرر پہنچانے سے بچو کہ اس سے بھی تم کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔“ (2)

حدیث ۳: بیہقی شعب الایمان میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، ایک اعرابی (3) نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، مجھے ایسا عمل تعلیم فرمائیے جو مجھے جنت میں داخل کرے۔ ارشاد فرمایا: ”اگرچہ تمہارے الفاظ کم ہیں، مگر جس بات کا سوال کیا ہے وہ بہت بڑی ہے (وہ عمل یہ ہے) کہ جان کو آزاد کرو اور گردن کو چھوڑ دو۔“ عرض کی، یہ دونوں ایک ہی ہیں؟ فرمایا: ”ایک نہیں۔ جان کو آزاد کرنا یہ ہے کہ تو اسے تنہا آزاد کر دے اور گردن چھوڑا نا یہ کہ اس کی قیمت میں مدد کرے۔“ (4)

حدیث ۴: ابوداؤد نسائی واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہتے ہیں ہم حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں ایک شخص کے متعلق دریافت کرنے حاضر ہوئے، جس نے قتل کی وجہ سے اپنے اوپر جہنم واجب کر لیا تھا۔ ارشاد فرمایا: ”اس کی طرف سے آزاد کرو، اس کے ہر عضو کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کرے گا۔“ (5)

حدیث ۵: بیہقی شعب الایمان میں سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”فضل صدقہ یہ ہے کہ گردن چھوڑانے (6) میں سفارش کی جائے۔“ (7)

مسائل فقہیہ

غلام کے آزاد ہونے کی چند صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ اس کے مالک نے کہہ دیا کہ تو آزاد ہے یا اس کے مثل اور کوئی لفظ

①..... یعنی غلام لوٹدی۔

②..... ”صحیح البخاری“، کتاب العتق، باب أئى الرقاب أفضل، الحدیث: ۲۵۱۸، ج ۲، ص ۱۵۰۔

③..... عرب کا دیہاتی۔

④..... ”شعب الایمان“، باب فى العتق ووجه التقرب إلى الله عزوجل، الحدیث: ۴۳۳۵، ج ۴، ص ۶۵، ۶۶۔

⑤..... ”سنن أبی داؤد“، کتاب العتق، باب فى ثواب العتق، الحدیث: ۳۹۶۴، ج ۴، ص ۴۰۔

⑥..... یعنی غلام، لوٹدی آزاد کرانے میں مدد کی جائے۔

⑦..... ”شعب الایمان“، باب فى التعاون على البر والتقوى، الحدیث: ۷۶۸۳، ج ۶، ص ۱۲۴۔

جس سے آزادی ثابت ہوتی ہے۔ دوسری یہ کہ ذی رحم محرم اوس کا مالک ہو جائے تو ملک میں آتے ہی آزاد ہو جائے گا۔ سوم یہ کہ حربی کافر مسلمان غلام کو دارالاسلام سے خرید کر دارالحرب میں لے گیا تو وہاں پہنچتے ہی آزاد ہو گیا۔^(۱) (درمختار)

مسئلہ ۱: آزاد کرنے کی چار قسمیں ہیں: واجب، مندوب، مباح، کفر۔

قتل و ظہار و قسم اور روزہ توڑنے کے کفارے میں آزاد کرنا واجب ہے، مگر قسم میں اختیار ہے کہ غلام آزاد کرے یا دس (۱۰) مساکین کو کھانا کھلائے یا کپڑے پہنائے، یہ نہ کر سکے تو تین روزے رکھے۔ باقی تین میں اگر غلام آزاد کرنے پر قدرت ہو تو یہی متعین ہے۔

مندوب وہ ہے کہ اللہ (عزوجل) کے لیے آزاد کرے اوس وقت کہ جانب شرع^(۲) سے اوس پر یہ ضروری نہ ہو۔ مباح یہ کہ بغیر نیت آزاد کیا۔

کفر وہ کہ بتوں یا شیطان کے نام پر آزاد کیا کہ غلام اب بھی آزاد ہو جائے گا، مگر اوس کا یہ فعل کفر ہوا کہ ان کے نام پر آزاد کرنا دلیل تعظیم ہے اور ان کی تعظیم کفر۔^(۳) (عالمگیری، جوہرہ)

مسئلہ ۲: آزاد کرنے کے لیے مالک کا حر،^(۴) عاقل، بالغ ہونا شرط ہے یعنی غلام اگرچہ ماذون یا مکاتب ہو، آزاد نہیں کر سکتا اور مجنون یا بچہ نے اپنے غلام کو آزاد کیا تو آزاد نہ ہوا، بلکہ جوانی میں بھی اگر کہے کہ میں نے بچپن میں اسے آزاد کر دیا تھا یا ہوش میں کہے کہ جنون کی حالت میں، میں نے آزاد کر دیا تھا اور اوس کا مجنون ہونا معلوم ہو تو آزاد نہ ہوا، بلکہ اگر بچہ یہ کہے کہ جب میں بالغ ہو جاؤں تو تو آزاد ہے تو اس کہنے سے بھی بالغ ہونے پر آزاد نہ ہوگا۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۳: اگر نشہ میں یا مسخرہ پن^(۶) سے آزاد کیا یا غلطی سے زبان سے نکل گیا کہ تو آزاد ہے تو آزاد ہو گیا یا یہ نہیں

①....."الدرالمختار"، کتاب العتق، ج ۵، ص ۳۸۸، ۳۹۳، ۴۰۳.

②..... شریعت کی طرف سے۔

③....."الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب العتاق، الباب الاول فی تفسیرہ شرعا... إلخ، ج ۲، ص ۲.

و"الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب العتاق، الجزء الثانی، ص ۱۳۲.

④..... آزاد یعنی جو غلام نہ ہو۔

⑤....."الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب العتاق، الباب الاول فی تفسیرہ شرعا... إلخ، ج ۲، ص ۲.

⑥..... ہنسی مذاق۔

جانتا تھا کہ یہ میرا غلام ہے اور آزاد کر دیا جب بھی آزاد ہو گیا۔⁽¹⁾ (درمختار)

مسئلہ ۴: آزاد کرنے کو اگر ملک⁽²⁾ یا سبب ملک⁽³⁾ پر معلق کیا مثلاً جو غلام کہ فی الحال اس کی ملک میں نہیں اوس سے کہا کہ اگر میں تیرا مالک ہو جاؤں یا تجھے خریدوں تو تو آزاد ہے اس صورت میں جب اوس کی ملک میں آئیگا آزاد ہو جائے گا۔ اور اگر مورث⁽⁴⁾ کی موت کی طرف اضافت کی یعنی جو غلام مورثکی ملک میں ہے اوس سے کہا کہ اگر میرا مورث مر جائے تو تو آزاد ہے تو آزاد نہ ہوگا کہ موت مورث سبب ملک نہیں۔⁽⁵⁾ (درمختار)

مسئلہ ۵: زبان سے کہنا شرط نہیں بلکہ لکھنے سے اور گونگا ہو تو اشارہ کرنے سے بھی آزاد ہو جائیگا۔⁽⁶⁾ (درمختار)

مسئلہ ۶: طلاق کی طرح اس میں بھی بعض الفاظ صریح ہیں بعض کنایہ۔ صریح میں نیت کی ضرورت نہیں بلکہ اگر کسی اور نیت سے کہے جب بھی آزاد ہو جائیگا۔ صریح کے بعض الفاظ یہ ہیں:

تُو آزاد ہے۔ حُر ہے۔ اے آزاد۔ اے حُر۔ میں نے تجھ کو آزاد کیا، ہاں اگر اوس کا نام ہی آزاد ہے اور اے آزاد کہا یا نام حُر ہے اور اے حُر کہہ کر پکارا تو آزاد نہ ہوا اور اگر نام آزاد ہے اور اے حُر کہہ کر پکارا یا نام حُر ہے اور اے آزاد کہہ کر پکارا تو آزاد ہو جائے گا۔ یہ الفاظ بھی صریح کے حکم میں ہیں۔ نیت کی ضرورت نہیں، میں نے تجھے تجھ پر صدقہ کیا یا تجھے تیرے نفس کو بہہ کیا، میں نے تجھے تیرے ہاتھ بیچا ان میں اس کی بھی ضرورت نہیں کہ غلام قبول کرے۔ اور اگر یوں کہا کہ میں نے تجھے تیرے ہاتھ اتنے کو بیچا تو اب قبول کی ضرورت ہوگی اگر قبول کریگا تو آزاد ہوگا اور اتنے دینے پڑینگے۔ آزادی کو کسی ایسے جز کی طرف منسوب کیا جو پورے سے تعبیر ہے مثلاً تیرا سر۔ تیری گردن۔ تیری زبان آزاد ہے تو آزاد ہو گیا اور اگر ہاتھ یا پاؤں کو آزاد کہا تو آزاد نہ ہوا اور اگر تہائی، چوتھائی، نصف وغیرہ کو آزاد کیا تو اتنا آزاد ہو گیا اگر غلام کو کہا یہ میرا بیٹا ہے یا لونڈی کو کہا یہ میری بیٹی ہے اگر چہ عمر میں زیادہ ہوں یا غلام کو کہا یہ میرا باپ یا دادا ہے یا لونڈی کو کہا کہ یہ میری ماں ہے اگر چہ ان کی عمر اتنی نہ ہو کہ باپ یا دادا یا ماں ہونے کے قابل ہوں تو ان سب صورتوں میں آزاد ہیں اگر چہ اس نیت سے نہ کہا ہو۔ اور اگر کہا

①....."الدر المختار"، کتاب العتق، ج ۵، ص ۳۹۰، ۴۰۶.

②..... مالک ہونا۔

③..... مالک ہونے کا سبب۔

④..... وہ شخص جس سے ورثہ (میراث) ملے۔

⑤....."الدر المختار"، کتاب العتق، ج ۵، ص ۳۹۱.

⑥....."ردالمحتار"، کتاب العتق، ج ۵، ص ۳۹۰.

اے میرے بیٹے، اے میرے بھائی، اے میری بہن، اے میرے باپ تو بغیر نیت آزاد نہیں۔

کنایہ کے بعض الفاظ یہ ہیں۔ تو میری ملک نہیں۔ تجھ پر مجھے راہ نہیں۔ تو میری ملک سے نکل گیا ان میں بغیر نیت آزاد نہ ہوگا۔ اگر کہا تو آزاد کی مثل ہے تو اس میں بھی نیت کی ضرورت ہے۔⁽¹⁾ (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۷: الفاظ طلاق سے آزاد نہ ہوگا اگرچہ نیت ہو یعنی یہ آزادی کے لیے کنایہ بھی نہیں۔⁽²⁾ (درمختار)

مسئلہ ۸: ذی رحم محرم یعنی ایسا قریب کا رشتہ والا کہ اگر ان میں سے ایک مرد ہو اور ایک عورت ہو تو نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہو جیسے باپ، ماں، بیٹا، بیٹی، بھائی، بہن، چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ، بھانجہ، بھانجی ان میں کسی کا مالک ہو تو فوراً ہی آزاد ہو جائیگا اور اگر ان کے کسی حصہ کا مالک ہو تو اوٹنا آزاد ہو گیا۔ اس میں مالک کے عاقل بالغ ہونے کی بھی شرط نہیں بلکہ بچہ یا جنون بھی ذی رحم محرم کا مالک ہو تو آزاد ہو جائیگا۔⁽³⁾ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۹: اگر آزادی کو کسی شرط پر معلق کیا⁽⁴⁾ مثلاً اگر تو فلاں کام کرے تو آزاد ہے اور وہ شرط پائی گئی تو غلام آزاد ہے جبکہ شرط پائی جانے کے وقت اسکی ملک میں ہو اور اگر ایسی شرط پر معلق کیا جو فی الحال موجود ہے مثلاً اگر میں تیرا مالک ہو جاؤں تو آزاد ہے تو فوراً آزاد ہو جائے گا۔⁽⁵⁾ (درمختار)

مسئلہ ۱۰: لونڈی حاملہ تھی اسے آزاد کیا تو اس کے شکم⁽⁶⁾ میں جو بچہ ہے وہ بھی آزاد ہے اور اگر صرف پیٹ کے بچہ کو آزاد کیا تو وہی آزاد ہوگا لونڈی آزاد نہ ہوگی، مگر جب تک بچہ پیدا نہ ہو لے لونڈی کو بیچ نہیں سکتا۔⁽⁷⁾ (درمختار)

مسئلہ ۱۱: لونڈی کی اولاد جو شوہر سے ہوگی وہ اس لونڈی کے مالک کی مالک ہوگی اور جو اولاد مولیٰ⁽⁸⁾ سے ہوگی وہ آزاد ہوگی۔⁽⁹⁾ (عامہ کتب)

①....."الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب العتاق، الباب الاول فی تفسیرہ شرعاً... إلخ، ج ۲، ص ۳.

و"الدرالمختار"، کتاب العتق، ج ۵، ص ۳۹۲-۴۰۱، وغیرہما.

②....."الدرالمختار"، کتاب العتق، ج ۵، ص ۴۰۱.

③....."الدرالمختار"، کتاب العتق، ج ۵، ص ۴۰۳، وغیرہ.

④.....یعنی مشروط کیا۔

⑤....."الدرالمختار"، کتاب العتق، ج ۵، ص ۴۰۶.

⑥.....پیٹ۔

⑦....."الدرالمختار"، کتاب العتق، ج ۵، ص ۴۰۷.

⑧.....مالک۔

⑨....."الدرالمختار"، کتاب العتق، ج ۵، ص ۴۱۴.

مسئلہ ۱۲: یہ اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ اگر کسی حصہ کو آزاد کیا تو اوتنا ہی آزاد ہوگا یہ اوس صورت میں ہے کہ جب وہ حصہ معین ہو مثلاً آدھا۔ تہائی۔ چوتھائی۔ اور اگر غیر معین ہو مثلاً تیرا ایک حصہ آزاد ہے تو اس صورت میں بھی آزاد ہوگا مگر چونکہ حصہ غیر معین ہے، لہذا مالک سے تعین کرائی جائے گی کہ تری مراد کیا ہے جو وہ بتائے اوتنا آزاد قرار پائے گا اور دونوں صورتوں میں یعنی بعض معین یا غیر معین میں جتنا باقی ہے اوس میں سعایت کرائیں گے یعنی اوس غلام کی اوس روز جو قیمت بازار کے نرخ سے ہو اوس قیمت کا جتنا حصہ غیر آزاد شدہ کے مقابل ہو اوتنا مزدوری وغیرہ کرا کر وصول کریں جب قیمت کا وہ حصہ وصول ہو جائے اوس وقت پورا آزاد ہو جائیگا۔^(۱) (عامہ کتب)

مسئلہ ۱۳: یہ غلام جس کا کوئی حصہ آزاد ہو چکا ہے اس کے احکام یہ ہیں کہ اس ① کو نہ بیچ سکتے ہیں۔ ② نہ یہ دوسرے کا وارث ہوگا۔ ③ نہ اس کا کوئی وارث ہو۔ ④ نہ دو سے زیادہ نکاح کر سکے۔ ⑤ نہ مولیٰ کی بغیر اجازت نکاح کر سکے۔ ⑥ نہ ان معاملات میں گواہی دے سکے جن میں غلام کی گواہی نہیں لی جاتی۔ ⑦ نہ ہبہ کر سکے۔ ⑧ نہ صدقہ دے سکے مگر تھوڑی مقدار کی اجازت ہے۔ ⑨ اور نہ کسی کو قرض دے سکے۔ ⑩ نہ کسی کی کفالت کر سکے۔ ⑪ اور نہ مولیٰ اس سے خدمت لے سکتا ہے۔ ⑫ نہ اس کو اپنے قبضہ میں رکھ سکتا ہے۔^(۲) (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: جو غلام دو شخصوں کی شرکت میں ہے اون میں سے ایک نے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو دوسرے کو اختیار ہے کہ اگر آزاد کرنے والا مالدار ہے (یعنی مکان و خادم و سامان خانہ داری اور بدن کے کپڑوں کے علاوہ اوس کے پاس اتنا مال ہو کہ اپنے شریک کے حصہ کی قیمت ادا کر سکے) تو اوس سے اپنے حصہ کا تاوان لے یا یہ بھی اپنے حصہ کو آزاد کر دے یا یہ اپنے حصہ کی قدر سعایت کرائے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کو مدبر کر دے مگر اس صورت میں بھی فی الحال سعایت کرائی جائے اور مولیٰ کے مرنے کے پہلے اگر سعایت سے قیمت ادا کر چکا تو ادا کرتے ہی آزاد ہو گیا ورنہ اوس کے مرنے کے بعد اگر تہائی مال کے اندر ہو تو آزاد ہے۔^(۳) (درمختار وغیرہ)

①....."الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب العتق، باب عتق البعض، ج ۵، ص ۴۱۶.

②....."ردالمحتار"، کتاب العتق، باب عتق البعض، ج ۵، ص ۴۱۶.

و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب العتاق، الباب الثانی فی العبد الذی یعتق بعضہ، ج ۲، ص ۹.

③....."الدرالمختار"، کتاب العتق، باب عتق البعض، ج ۵، ص ۴۱۸، وغیرہ.

مسئلہ ۱۵: جب ایک شریک^(۱) نے آزاد کر دیا تو دوسرے کو اس کے بیچنے یا ہبہ کرنے یا مہر میں دینے کا حق نہیں۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: شریک کے آزاد کرنے کے بعد اس نے سعایت شروع کرادی تو اب تاوان نہیں لے سکتا ہاں اگر غلام اثنائے سعایت میں مر گیا تو بقیہ کا اب تاوان لے سکتا ہے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: تاوان لینے کا حق اس وقت ہے کہ اس نے بغیر اجازت شریک آزاد کر دیا اور اجازت کے بعد آزاد کیا تو نہیں۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: کسی نے اپنے دو غلاموں کو مخاطب کر کے کہا تم میں کا ایک آزاد ہے تو اسے بیان کرنا ہوگا جس کو بتائے کہ میں نے اُسے مراد لیا وہ آزاد ہو جائے گا۔ اور بیان سے قبل ایک کو بیع کیا^(۵) یا رہن رکھا^(۶) یا مکاتب یا مدبر کیا تو دوسرا آزاد ہونے کے لیے معین ہو گیا۔ اور اگر نہ بیان کیا نہ اس قسم کا کوئی تصرف کیا اور ایک مر گیا تو جو باقی ہے وہ آزاد ہو گیا اور اگر مولیٰ خود مر گیا تو وارث کو بیان کرنے کا حق نہیں بلکہ ہر ایک میں سے آدھا آدھا آزاد اور آدھے باقی میں دونوں سعایت کریں۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: غلام سے کہا تو اتنے مال پر آزاد ہے اور اُس نے اوسی مجلس میں یا جس مجلس میں اس کا علم ہوا قبول کر لیا تو اوسی وقت آزاد ہو گیا۔ یہ نہیں کہ جب ادا کریگا اوس وقت آزاد ہوگا اور اگر یوں کہا کہ تو اتنا ادا کر دے تو آزاد ہے تو یہ غلام ماذون ہو گیا یعنی اسے تجارت کی اجازت ہو گئی اور اس صورت میں قبول کرنے کی حاجت نہیں بلکہ اگر انکار کر دے جب بھی ماذون رہے گا اور جب تک اتنے ادا نہ کر دے مولیٰ اسے بیچ سکتا ہے۔^(۸) (در مختار)

① ایک غلام کے دو مالک یا زیادہ آپس میں شریک کہلاتے ہیں۔

② ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب العتاق، الباب الثانی فی العبد الذی یعتق بعضہ، ج ۲، ص ۹۔

③ المرجع السابق، ص ۱۰۔

④ المرجع السابق، ص ۱۲۔

⑤ بیچ دیا۔ ⑥ یعنی گروی رکھا۔

⑦ ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب العتاق، الباب الثالث فی عتق احد العبدین، ج ۲، ص ۱۸-۲۰۔

⑧ ”الدر المختار“، کتاب العتق، باب العتق علی جعل... إلخ، ج ۵، ص ۴۴۴-۴۴۶۔

مدبر و مکاتب وام ولد کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا ۗ وَآتُوهُمْ مِّنْ مَّالِ اللَّهِ الَّذِي بَيَّعَ بِكُمْ ۗ﴾⁽¹⁾

جن لوگوں کے تم مالک ہو (تمہارے لونڈی غلام) وہ کتابت چاہیں تو انہیں مکاتب کر دو، اگر ان میں بھلائی دیکھو اور اس مال میں سے جو خدا نے تمہیں دیا ہے، کچھ انہیں دیدو۔

حدیث ۱: ابو داؤد بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”مکاتب پر جب تک ایک درہم بھی باقی ہے، غلام ہی ہے۔“⁽²⁾

حدیث ۲: ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ارشاد فرماتے ہیں: ”جب تم میں کسی کے مکاتب کے پاس پورا بدل کتابت جمع ہو جائے تو اس سے پردہ کرے۔“⁽³⁾

حدیث ۳: ابن ماجہ و حاکم ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں: جس کنیز کے بچہ اس کے مولیٰ⁽⁴⁾ سے پیدا ہو، وہ مولیٰ کے مرنے کے بعد آزاد ہے۔⁽⁵⁾

حدیث ۴: دارقطنی و بیہقی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ”مدبر نہ بیچا جائے، نہ ہبہ کیا جائے، وہ تہائی مال سے آزاد ہے۔“⁽⁶⁾

مسائل فقہیہ

مدبر اس کو کہتے ہیں جس کی نسبت مولیٰ نے کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے یا یوں کہا کہ اگر میں مر جاؤں یا جب میں مروں تو تو آزاد ہے غرض اسی قسم کے وہ الفاظ جن سے مرنے کے بعد اس کا آزاد ہونا ثابت ہوتا ہے۔⁽⁷⁾

① پ ۱۸، النور: ۳۳۔

② ”سنن أبي داود“، كتاب العتق، باب في المكاتب يؤدى... إلخ، الحديث: ۳۹۲۶، ج ۴، ص ۲۸۔

③ ”سنن أبي داود“، كتاب العتق، باب في المكاتب يؤدى... إلخ، الحديث: ۳۹۲۸، ج ۴، ص ۲۸۔

④ مالک۔

⑤ ”سنن ابن ماجه“، أبواب العتق، باب امهات الاولاد... إلخ، الحديث: ۲۵۱۵، ج ۴، ص ۲۰۲۔

⑥ ”السنن الكبرى“، للبيهقي، كتاب المدبر، باب من قال لا يباع المدبر الحديث: ۲۱۵۷۲، ج ۱۰، ص ۵۲۹۔

⑦ ”الجوهرة النيرة“، كتاب العتاق، باب التدبير، الجزء الثاني، ص ۱۳۶۔

مسئلہ ۱: مدبر کی دو قسمیں ہیں: مدبر مطلق۔ مدبر مقید۔ مدبر مطلق وہ جس میں کسی ایسے امر کا اضافہ نہ کیا ہو جس کا ہونا ضروری نہ ہو یعنی مطلقاً موت پر آزاد ہونا قرار دیا مثلاً اگر میں مروں تو تو آزاد ہے اور اگر کسی وقت معین پر یا وصف کے ساتھ موت پر آزاد ہونا کہا تو مقید ہے مثلاً اس سال مروں یا اس مرض میں مروں کہ اُس سال یا اس مرض سے مرنا ضرور نہیں اور اگر کوئی ایسا وقت مقرر کیا کہ غالب گمان اس سے پہلے مرجانا ہے مثلاً بوڑھا شخص کہے کہ آج سے سو (۱۰۰) برس پر مروں تو تو آزاد ہے تو یہ مدبر مطلق ہی ہے کہ یہ وقت کی قید بیکار ہے کیونکہ غالب گمان یہی ہے کہ اب سے سو (۱۰۰) برس تک زندہ نہ رہے گا۔^(۱) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲: اگر یہ کہا کہ جس دن مروں تو آزاد ہے تو اگر چہ رات میں مرے وہ آزاد ہوگا کہ دن سے مراد یہاں مطلق وقت ہے ہاں اگر وہ کہے کہ دن سے میری مراد صبح سے غروب آفتاب تک کا وقت ہے یعنی رات کے علاوہ تو یہ نیت اس کی مانی جائیگی مگر اب یہ مدبر مقید ہوگا۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۳: مدبر کرنے کے بعد اب اپنے اس قول کو واپس نہیں لے سکتا۔ مدبر مطلق کو نہ بیچ سکتے ہیں۔ نہ ہبہ کر سکتے نہ رہن رکھ سکتے نہ صدقہ کر سکتے ہیں۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۴: مدبر غلام ہی ہے یعنی اپنے مولیٰ کی ملک ہے اس کو آزاد کر سکتا ہے مکاتب بنا سکتا ہے اوس سے خدمت لے سکتا ہے مزدوری پر دے سکتا ہے، اپنی ولایت سے اوس کا نکاح کر سکتا ہے اور اگر لونڈی مدبرہ ہے تو اوس سے وطی کر سکتا ہے۔ اوس کا دوسرے سے نکاح کر سکتا ہے اور مدبرہ سے اگر مولیٰ کی اولاد ہوئی تو وہ ام ولد ہوگی۔^(۴) (درمختار)

مسئلہ ۵: جب مولیٰ مرے گا تو اوس کے تہائی مال سے مدبر آزاد ہو جائے گا یعنی اگر یہ تہائی مال ہے یا اس سے کم تو بالکل آزاد ہو گیا اور اگر تہائی سے زائد قیمت کا ہے تو تہائی کی قدر آزاد ہو گیا باقی کے لیے سعایت کرے^(۵) اور اگر اس کے علاوہ مولے کے پاس اور کچھ نہ ہو تو اس کی تہائی آزاد، باقی دو تہائیوں میں سعایت کرے۔ یہ اوس وقت ہے کہ وراثہ^(۶) اجازت نہ

①..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب العتاق، الباب السادس فی التذبیہ، ج ۲، ص ۳۷، وغیرہ.

②..... "الدرالمختار"، کتاب العتق، باب التذبیہ، ج ۵، ص ۴۵۶.

③..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب العتاق، الباب السادس فی التذبیہ، ج ۲، ص ۳۷.

④..... "الدرالمختار"، کتاب العتق، باب التذبیہ، ج ۵، ص ۴۶۰، ۴۶۳.

⑤..... یعنی محنت مزدوری کر کے باقی قیمت ادا کرے۔

⑥..... میت کے مال میں سے حصہ پانے والے۔

دیں اور اگر اجازت دیدیں یا اس کا کوئی وارث ہی نہیں تو گل آزاد ہے۔ اور اگر مولیٰ⁽¹⁾ پردین ہے کہ یہ غلام اوس دین میں مُسْتَعْرَق⁽²⁾ ہے تو گل قیمت میں سعایت کر کے قرض خواہوں کو ادا کرے۔⁽³⁾ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۶: مدبر مقید کا مولیٰ مراد اوسی وصف پر موت واقع ہوئی مثلاً جس مرض یا وقت میں مرنے پر اس کا آزاد ہونا کہا تھا وہی ہوا تو تہائی مال سے آزاد ہو جائیگا ورنہ نہیں۔ اور ایسے مدبر کو بیع وہبہ و صدقہ وغیرہا کر سکتے ہیں۔⁽⁴⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۷: مولیٰ نے کہا تو میرے مرنے سے ایک مہینہ پہلے آزاد ہے اور اس کہنے کے بعد ایک مہینہ کے اندر مولیٰ مر گیا تو آزاد نہ ہوا اور اگر ایک مہینہ یا زائد پر مرنا تو غلام پورا آزاد ہو گیا اگرچہ مولیٰ کے پاس اس کے علاوہ کچھ مال نہ ہو۔⁽⁵⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۸: مولیٰ نے کہا تو میرے مرنے کے ایک دن بعد آزاد ہے تو مدبر نہ ہوا، لہذا آزاد بھی نہ ہوگا۔⁽⁶⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۹: مدبرہ کے بچہ پیدا ہوا تو یہ بھی مدبر ہے، جبکہ وہ مدبرہ مطلقہ ہو اور اگر مقیدہ ہو تو نہیں۔⁽⁷⁾ (درمختار)

مسئلہ ۱۰: مدبرہ لونڈی کے بچہ پیدا ہوا اور وہ بچہ مولیٰ کا ہو تو وہ اب مدبرہ نہ رہی بلکہ ام ولد ہو گئی کہ مولیٰ کے مرنے کے بعد بالکل آزاد ہو جائے گی اگرچہ اوس کے پاس اس کے سوا کچھ مال نہ ہو۔⁽⁸⁾ (درمختار)

مسئلہ ۱۱: غلام اگر نیک چلن ہو⁽⁹⁾ اور بظاہر معلوم ہوتا ہو کہ آزاد ہو نیکی بعد مسلمانوں کو ضرر نہ پہنچائیگا تو ایسا غلام اگر مولیٰ سے عقد کتابت کی درخواست کرے تو اوس کی درخواست قبول کر لینا بہتر ہے۔ عقد کتابت کے یہ معنی ہیں کہ آقا اپنے غلام

①..... مالک۔

②..... گھرا ہوا۔

③..... "الدرالمختار"، کتاب العتق، باب التذبیح، ج ۵، ص ۴۶۱، وغیرہ۔

④..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب العتاق، الباب السادس فی التذبیح، ج ۲، ص ۳۷۔

⑤..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب العتاق، الباب السادس فی التذبیح، ج ۲، ص ۳۸۔

⑥..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب العتاق، الباب السادس فی التذبیح، ج ۲، ص ۳۸۔

⑦..... "الدرالمختار"، کتاب العتق، باب التذبیح، ج ۵، ص ۴۶۳۔

⑧..... المرجع السابق۔

⑨..... یعنی باخلاق اور اچھے کردار والا ہو۔

سے مال کی ایک مقدار مقرر کر کے یہ کہدے کہ اتنا ادا کر دے تو آزاد ہے اور غلام اسے قبول بھی کر لے اب یہ مکاتب ہو گیا جب کل ادا کر دیا آزاد ہو جائیگا اور جب تک اوس میں سے کچھ بھی باقی ہے غلام ہی ہے۔⁽¹⁾ (جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ ۱۲: مکاتب نے جو کچھ کمایا اوس میں تصرف کر سکتا ہے⁽²⁾ جہاں چاہے تجارت کے لیے جاسکتا ہے مولے اوسے پردیس جانے سے نہیں روک سکتا اگرچہ عقد کتابت میں یہ شرط لگا دی ہو کہ پردیس نہیں جائیگا کہ یہ شرط باطل ہے۔⁽³⁾ (مبسوط)

مسئلہ ۱۳: عقد کتابت میں مولیٰ کو اختیار ہے کہ معاوضہ فی الحال ادا کرنا شرط کر دے یا اوس کی قسمیں مقرر کر دے اور پہلی صورت میں اگر اسی وقت ادا نہ کیا اور دوسری صورت میں پہلی قسط ادا نہ کی تو مکاتب نہ رہا۔⁽⁴⁾ (مبسوط)

مسئلہ ۱۴: نابالغ غلام اگر اتنا چھوٹا ہے کہ خریدنا بیچنا نہیں جانتا تو اوس سے عقد کتابت نہیں ہو سکتا اور اگر اتنی تمیز ہے کہ خرید و فروخت کر سکے تو ہو سکتا ہے۔⁽⁵⁾ (جوہرہ)

مسئلہ ۱۵: مکاتب کو خریدنے بیچنے سفر کرنے کا اختیار ہے اور مولیٰ کی بغیر اجازت اپنا یا اپنے غلام کا نکاح نہیں کر سکتا اور مکاتبہ لونڈی بھی بغیر مولیٰ کی اجازت کے اپنا نکاح نہیں کر سکتی اور ان کو ہبہ اور صدقہ کرنے کا بھی اختیار نہیں، ہاں تھوڑی سی چیز تصدق⁽⁶⁾ کر سکتے ہیں جیسے ایک روٹی یا تھوڑا سا نمک اور کفالت⁽⁷⁾ اور قرض کا بھی اختیار نہیں۔⁽⁸⁾ (جوہرہ)

مسئلہ ۱۶: مولیٰ نے اپنے غلام کا نکاح اپنی لونڈی سے کر دیا پھر دونوں سے عقد کتابت کیا اب اون کے بچہ پیدا ہوا تو یہ بچہ بھی مکاتب ہے اور یہ بچہ جو کچھ کمائے گا اس کی ماں کو ملے گا اور بچہ کا نفقہ⁽⁹⁾ اس کی ماں پر ہے اور اس کی ماں کا نفقہ اس کے باپ پر۔⁽¹⁰⁾ (جوہرہ)

①..... "الجوهرة النيرة"، كتاب المكاتب الجزء الثاني، ص ۱۴۲-۱۴۳، وغیرہ.

②..... یعنی اپنی مرضی سے خرچ کر سکتا ہے۔

③..... "كتاب المبسوط"، كتاب المكاتب، ج ۴، الجزء الثامن، ص ۳.

④..... "كتاب المبسوط"، كتاب المكاتب، ج ۴، الجزء الثامن، ص ۴، ۵.

⑤..... "الجوهرة النيرة"، كتاب المكاتب، الجزء الثاني، ص ۱۴۳.

⑥..... صدقہ، خیرات۔

⑦..... یعنی کسی کی پرورش کرنا یا پرورش کا ذمہ لینا۔

⑧..... "الجوهرة النيرة"، كتاب المكاتب، الجزء الثاني، ص ۴۳-۱۴۴.

⑨..... رہائش اور کھانے پینے وغیرہ کے اخراجات۔

⑩..... "الجوهرة النيرة"، المرجع السابق، ص ۱۴۴، ۱۴۵.

مسئلہ ۱۷: مکاتبہ لونڈی سے مولیٰ وطی نہیں کر سکتا اگر وطی کریگا تو عقر^(۱) لازم آئیگا اور اگر لونڈی کے مولیٰ سے بچہ پیدا ہو تو اسے اختیار ہے کہ عقد کتابت باقی رکھے اور مولیٰ سے عقر لے یا عقد کتابت سے انکار کر کے ام ولد ہو جائے۔^(۲) (جوہرہ)

مسئلہ ۱۸: مولیٰ نے مکاتبہ کا مال ضائع کر دیا تو تاوان لازم ہوگا۔^(۳) (جوہرہ)

مسئلہ ۱۹: ام ولد کو بھی مکاتبہ کر سکتا ہے اور مکاتبہ کو آزاد کر دیا تو بدل کتابت ساقط^(۴) ہو گیا۔^(۵) (جوہرہ)

مسئلہ ۲۰: ام ولد اس لونڈی کو کہتے ہیں جس کے بچہ پیدا ہوا اور مولیٰ نے اقرار کیا کہ یہ میرا بچہ ہے خواہ بچہ پیدا ہونے کے بعد اس نے اقرار کیا یا زمانہ حمل میں اقرار کیا ہو کہ یہ حمل مجھ سے ہے اور اس صورت میں ضروری ہے کہ اقرار کے وقت سے چھ مہینے کے اندر بچہ پیدا ہو۔^(۶) (درمختار، جوہرہ)

مسئلہ ۲۱: بچہ زندہ پیدا ہوا یا مردہ بلکہ کچا بچہ پیدا ہوا جس کے کچھ اعضا بن چکے ہیں سب کا ایک حکم ہے یعنی اگر مولیٰ اقرار کر لے تو لونڈی ام ولد ہے۔^(۷) (جوہرہ)

مسئلہ ۲۲: ام ولد کے جب دوسرا بچہ پیدا ہو تو یہ مولیٰ ہی کا قرار دیا جائیگا جبکہ اُس کے تصرف میں ہو اب اس کے لیے اقرار کی حاجت نہ ہوگی البتہ اگر مولیٰ انکار کر دے اور کہہ دے کہ یہ میرا نہیں تو اب اس کا نسب مولیٰ سے نہ ہوگا اور اس کا بیٹا نہیں کہلائے گا۔^(۸) (درمختار)

مسئلہ ۲۳: ام ولد سے صحبت^(۹) کر سکتا ہے خدمت لے سکتا ہے اس کو اجارہ پر دے سکتا ہے یعنی اوروں کے کام کاج مزدوری پر کرے اور جو مزدوری ملے اپنے مالک کو لا کر دے ام ولد کسی شخص کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے مگر اس کے لیے استبہار^(۱۰) ضرور ہے اور ام ولد کو نہ بیچ سکتا ہے نہ ہبہ کر سکتا ہے نہ گروی رکھ سکتا ہے نہ اسے خیرات کر سکتا ہے بلکہ کسی طرح

۱..... یعنی مہر۔

۲..... ”الجوهرة النيرة“، كتاب المكاتب، الجزء الثاني، ص ۱۴۵، ۱۴۸، ۱۴۹۔

۳..... المرجع السابق، ص ۱۴۵۔

۴..... یعنی جو مال دینا مقرر کیا تھا اب وہ مال غلام یا لونڈی ادا نہیں کریں گے۔

۵..... ”الجوهرة النيرة“، المرجع السابق، ص ۱۴۸۔

۶..... ”الدر المختار“، كتاب العتق، باب الاستيلاء، ج ۵، ص ۲۴۸، ۴۶۷۔

۷..... ”الجوهرة النيرة“، كتاب العتق، باب الاستيلاء، الجزء الثاني، ص ۱۳۹۔

۸..... ”الجوهرة النيرة“، كتاب العتق، باب الاستيلاء، الجزء الثاني، ص ۱۳۸، ۱۳۹۔

۹..... ”الدر المختار“، كتاب العتق، باب الاستيلاء، ج ۵، ص ۴۷۳۔

۱۰..... ہمبستری۔

۱۱..... رحم کا نطفہ سے خالی ہونا یعنی حیض آجائے تاکہ پتہ چل سکے کہ حاملہ نہیں۔

دوسرے کی ملک میں نہیں دے سکتا۔⁽¹⁾ (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: مولیٰ کی موت کے بعد اُم ولد بالکل آزاد ہو جائے گی اوس کے پاس اور مال ہو یا نہ ہو۔⁽²⁾ (عامہ کتب)

قسم کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِآيْمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصَلِّحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ سَبِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۱۳۳﴾⁽³⁾
اللہ (عزوجل) کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بنا لو کہ نیکی اور پرہیزگاری اور لوگوں میں صلح کرانے کی کھالو (یعنی ان امور کے نہ کرنے کی قسم نہ کھالو) اور اللہ (عزوجل) سننے والا، جاننے والا ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا

يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ ۗ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ۝۱۳۴﴾⁽⁴⁾

جو لوگ اللہ (عزوجل) کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں اور ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور اللہ (عزوجل) نہ ان سے بات کرے، نہ ان کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن اور نہ انھیں پاک کرے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْآيَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ۗ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ۝۱۳۵﴾⁽⁵⁾

①..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب العتاق، الباب السابع فی الإستیلاء، ج ۲، ص ۴۵.

و"الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب العتاق، باب الإستیلاء، الجزء الثانی، ص ۱۳۸.

②..... "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب العتاق، باب الإستیلاء، الجزء الثانی، ص ۱۳۹.

③..... پ ۲، البقرۃ: ۲۲۴.

④..... پ ۳، آل عمران: ۷۷.

⑤..... پ ۱۴، النحل: ۹۱.

اللہ (عزوجل) کا عہد پورا کرو جب آپس میں معاہدہ کرو اور قسموں کو مضبوط کرنے کے بعد نہ توڑو حالانکہ تم اللہ (عزوجل) کو اپنے اوپر ضامن کر چکے ہو، جو کچھ تم کرتے ہو اللہ (عزوجل) جانتا ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَحَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا ﴾ (1)

اپنی قسمیں آپس میں بے اصل بہانہ نہ بناؤ کہ کہیں جنمے کے بعد پاؤں پھسل نہ جائے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَلَا يَأْتِلْ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۗ وَيَبْغُضُوا لِيَصْغُوهَا ۗ لَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ عَفُوفٌ الرَّحِيمُ ۗ ﴾ (2)

تم میں سے فضیلت والے اور وسعت والے اس بات کی قسم نہ کھائیں کہ قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ (عزوجل) کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو نہ دیں گے، کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ (عزوجل) تمہاری مغفرت کرے اور اللہ (عزوجل) بخشنے والا مہربان ہے۔

احادیث

حدیث ۱: صحیحین میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”اللہ تعالیٰ تم کو باپ کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے، جو شخص قسم کھائے تو اللہ (عزوجل) کی قسم کھائے یا چپ رہے۔“ (3)

حدیث ۲: صحیح مسلم شریف میں عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ ”بتوں کی اور اپنے باپ دادا کی قسم نہ کھاؤ۔“ (4)

حدیث ۳: صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جو شخص

① پ ۱۴، النحل: ۹۴.

② پ ۱۸، النور: ۲۲.

③ ”صحیح البخاری“، کتاب الأیمان والنذور، باب لا تحلفوا بآبائکم، الحدیث: ۶۶۴۶، ج ۴، ص ۲۸۶.

④ ”صحیح مسلم“، کتاب الأیمان، باب من حلف باللات والعزی... إلخ، الحدیث: ۶- (۱۶۴۸) ص ۸۹۵.

لات وعزى کی قسم کھائے (یعنی جاہلیت کی عادت کی وجہ سے یہ لفظ اوسکی زبان پر جاری ہو جائے) وہ لا الہ الا اللہ کہہ لے اور جو اپنے ساتھی سے کہے آؤ جو اٹھیلیں، وہ صدقہ کرے۔“ (1)

حدیث ۴: صحیحین میں ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص غیر ملتِ اسلام پر جھوٹی قسم کھائے (یعنی یہ کہے کہ اگر یہ کام کرے تو یہودی یا نصرانی ہو جائے یا یوں کہے کہ اگر یہ کام کیا ہو تو یہودی یا نصرانی ہے) تو وہ ویسا ہی ہے جیسا اوس نے کہا (یعنی کافر ہے) اور ابن آدم پر اوس چیز کی نذر نہیں جس کا وہ مالک نہیں اور جو شخص اپنے کوجس چیز سے قتل کریگا، اوس کے ساتھ قیامت کے دن عذاب دیا جائیگا اور مسلمان پر لعنت کرنا ویسا ہے جیسا اوسے قتل کر دینا اور جو شخص جھوٹا دعویٰ اس لیے کرتا ہے کہ اپنے مال کو زیادہ کرے، اللہ تعالیٰ اوس کے لیے قلت میں اضافہ (2) کرے گا۔“ (3)

حدیث ۵: ابوداؤد نسائی وابن ماجہ بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ”جو شخص یہ کہے (کہ اگر میں نے یہ کام کیا ہے یا کروں) تو اسلام سے بری ہوں، وہ اگر جھوٹا ہے تو جیسا کہا ویسا ہی ہے اور اگر سچا ہے جب بھی اسلام کی طرف سلامت نہ لوٹے گا۔“ (4)

حدیث ۶: ابن جریر ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جھوٹی قسم سے سودا فروخت ہو جاتا ہے اور برکت مٹ جاتی ہے۔“ (5)

حدیث ۷: دیلمی انھیں سے راوی، کہ فرمایا: ”بیمین غنوں مال کو زائل کر دیتی ہے اور آبادی کو ویرانہ کر دیتی ہے۔“ (6)

حدیث ۸: ترمذی و ابوداؤد نسائی وابن ماجہ و دارمی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص قسم کھائے اور اس کے ساتھ انشاء اللہ کہہ لے تو حائث نہ ہوگا۔“ (7)

①..... ”صحیح البخاری“، کتاب الأیمان والنذور، باب لا یحلف باللات... إلخ، الحدیث: ۶۶۵۰، ج ۴، ص ۲۸۸.

②..... یعنی مال میں بہت کمی کر دے گا۔

③..... ”صحیح مسلم“، کتاب الإیمان، باب بیان غلط تحریم قتل الانسان نفسه... إلخ، الحدیث: ۱۷۶- (۱۱۰)، ص ۶۹.

④..... ”سنن النسائی“، کتاب الأیمان والنذور، باب الحلف بالبراءة من الاسلام، الحدیث: ۳۷۷۷، ص ۶۱۶.

⑤..... ”کنز العمال“، کتاب الیمین والنذر، الحدیث: ۴۶۳۷۶، ج ۱۶، ص ۲۹۷.

⑥..... ”کنز العمال“، کتاب الیمین والنذر، الحدیث: ۴۶۳۷۸، ج ۱۶، ص ۲۹۷.

⑦..... ”جامع الترمذی“، ابواب النذور والأیمان، باب ما جاء فی الإستثناء فی الیمین، الحدیث: ۱۵۳۶، ج ۳، ص ۱۸۳.

حدیث ۹: بخاری و مسلم و ابو داؤد و ابن ماجہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”خدا کی قسم! انشاء اللہ تعالیٰ میں کوئی قسم کھاؤں اور اس کے غیر میں بھلائی دیکھوں تو وہ کام کرونگا جو بہتر ہے اور قسم کا کفارہ دیدونگا۔“ (1)

حدیث ۱۰: امام مسلم و امام احمد و ترمذی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جو شخص قسم کھائے اور دوسری چیز اس سے بہتر پائے تو قسم کا کفارہ دیدے اور وہ کام کرے۔“ (2)

حدیث ۱۱: صحیحین میں انھیں سے مروی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ”خدا کی قسم! جو شخص اپنے اہل کے بارے میں قسم کھائے اور اس پر قائم رہے تو اللہ (عزوجل) کے نزدیک زیادہ گنہگار ہے، بہ نسبت اس کے کہ قسم توڑ کر کفارہ دیدے۔“ (3)

حدیث ۱۲: قسم اس پر محمول (4) ہوگی، جو قسم کھلانے والے کی نیت میں ہو۔ (5)

مسائل فقہیہ

قسم کھانا جائز ہے مگر جہاں تک ہو سکتی ہے بہتر ہے اور بات بات پر قسم کھانی نہ چاہیے اور بعض لوگوں نے قسم کو تکیہ کلام بنا رکھا ہے (6) کہ قصد و بے قصد (7) زبان سے جاری ہوتی ہے اور اس کا بھی خیال نہیں رکھتے کہ بات سچی ہے یا جھوٹی یہ سخت معیوب (8) ہے اور غیر خدا کی قسم مکروہ ہے اور یہ شرعاً قسم بھی نہیں یعنی اس کے توڑنے سے کفارہ لازم نہیں۔ (9) (تبین وغیرہ)

مسئلہ ۱: قسم کی تین قسم ہے: ① غموس۔ ② لغو۔ ③ منعقدہ۔ اگر کسی ایسی چیز کے متعلق قسم کھائی جو ہو چکی ہے یا اب ہے یا نہیں ہوئی ہے یا اب نہیں ہے مگر وہ قسم جھوٹی ہے مثلاً قسم کھائی فلاں شخص آیا اور وہ اب تک نہیں آیا ہے یا قسم کھائی کہ نہیں آیا اور وہ آ گیا ہے یا قسم کھائی کہ فلاں شخص یہ کام کر رہا ہے اور حقیقتاً وہ اس وقت نہیں کر رہا ہے یا قسم کھائی کہ یہ پتھر ہے اور واقع

①..... ”صحیح مسلم“، کتاب الأیمان، باب ندب من حلف یمیناً... إلخ، الحدیث: ۷۔ (۱۶۴۹)، ص ۸۹۵۔

②..... ”صحیح مسلم“، کتاب الأیمان، باب ندب من حلف یمیناً... إلخ، الحدیث: ۱۱۔ (۱۶۵۰)، ص ۸۹۷۔

③..... ”صحیح البخاری“، کتاب الأیمان، باب قول اللہ تعالیٰ، الحدیث ۶۶۲۵، ج ۴ ص ۲۸۱۔

④..... یعنی قسم کا دار و مدار، قسم کا حکم۔

⑤..... ”سنن ابن ماجہ“، کتاب الکفارات، باب من ورى فی یمینہ، الحدیث ۲۱۲۰، ج ۲، ص ۵۵۱۔

⑥..... یعنی دوران گفتگو بار بار قسم کھانے کی عادت بنا رکھی ہے۔ ⑦..... ارادہ اور بغیر ارادہ۔ ⑧..... باعث عیب۔

⑨..... ”تبین الحقائق“، کتاب الأیمان، ج ۳، ص ۴۱۸، ۴۱۹، وغیرہ۔

میں وہ پتھر نہیں، غرض یہ کہ اس طرح جھوٹی قسم کی دو صورتیں ہیں جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائی یعنی مثلاً جس کے آنے کی نسبت جھوٹی قسم کھائی تھی یہ خود بھی جانتا ہے کہ نہیں آیا ہے تو ایسی قسم کو غموس کہتے ہیں۔ اور اگر اپنے خیال سے تو اس نے سچی قسم کھائی تھی مگر حقیقت میں وہ جھوٹی ہے مثلاً جانتا تھا کہ نہیں آیا اور قسم کھائی کہ نہیں آیا اور حقیقت میں وہ آ گیا ہے تو ایسی قسم کو لغو کہتے ہیں۔ اور اگر آئندہ کے لیے قسم کھائی مثلاً خدا کی قسم میں یہ کام کروں گا یا نہ کروں گا تو اس کو منعقدہ کہتے ہیں۔⁽¹⁾ جب ہر ایک کو خوب جان لیا تو ہر ایک کے اب احکام سنئے:

مسئلہ ۲: غموس میں سخت گنہگار ہوا استغفار و توبہ فرض ہے مگر کفارہ لازم نہیں اور لغو میں گناہ بھی نہیں اور منعقدہ میں اگر قسم توڑے گا کفارہ دینا پڑے گا اور بعض صورتوں میں گنہگار بھی ہوگا۔⁽²⁾ (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ ۳: بعض قسمیں ایسی ہیں کہ اون کا پورا کرنا ضروری ہے مثلاً کسی ایسے کام کے کرنے کی قسم کھائی جس کا بغیر قسم کرنا ضروری تھا یا گناہ سے بچنے کی قسم کھائی تو اس صورت میں قسم سچی کرنا ضرور ہے۔ مثلاً خدا کی قسم ظہر پڑھوں گا یا چوری یا زنا نہ کروں گا۔ دوسری وہ کہ اس کا توڑنا ضروری ہے مثلاً گناہ کرنے یا فرائض و واجبات نہ کرنے کی قسم کھائی جیسے قسم کھائی کہ نماز نہ پڑھوں گا یا چوری کروں گا یا ماں باپ سے کلام نہ کروں گا تو قسم توڑ دے۔ تیسری وہ کہ اس کا توڑنا مستحب ہے مثلاً ایسے امر⁽³⁾ کی قسم کھائی کہ اس کے غیر میں بہتری ہے تو ایسی قسم کو توڑ کر وہ کرے جو بہتر ہے۔ چوتھی وہ کہ مباح کی قسم کھائی یعنی کرنا اور نہ کرنا دونوں یکساں ہیں اس میں قسم کا باقی رکھنا افضل ہے۔⁽⁴⁾ (مبسوط)

مسئلہ ۴: منعقدہ جب توڑے گا کفارہ لازم آئے گا اگرچہ اس کا توڑنا شرع⁽⁵⁾ نے ضروری قرار دیا ہو۔⁽⁶⁾

مسئلہ ۵: منعقدہ تین قسم ہے: ① بیین فور۔ ② مرسل۔ ③ موقت۔ اگر کسی خاص وجہ سے یا کسی بات کے جواب میں قسم کھائی جس سے اس کام کا فوراً کرنا یا نہ کرنا سمجھا جاتا ہے اس کو بیین فور کہتے ہیں۔ ایسی قسم میں اگر فوراً وہ بات ہوگئی تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر کچھ دیر کے بعد ہو تو اس کا کچھ اثر نہیں مثلاً عورت گھر سے باہر جانے کا تہیہ کر رہی ہے اس نے کہا اگر تو گھر

①..... "الدر المختار"، کتاب الأیمان، ج ۵، ص ۴۹۲-۴۹۶.

و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الأیمان، الباب الاول فی تفسرہا شرعاً... إلخ، ج ۲، ص ۵۲.

②..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الأیمان، الباب الاول فی تفسرہا شرعاً... إلخ، ج ۲، ص ۵۲.

و "الدر المختار"، کتاب الأیمان، ج ۵، ص ۴۹۲-۴۹۷ وغیرہما.

③..... معاملہ، کام۔

④..... "کتاب المبسوط"، کتاب الأیمان، ج ۴، الجزء الثامن، ص ۱۳۳، ۱۳۴.

⑤..... یعنی اسلامی قانون۔

⑥..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الأیمان، الباب الاول فی تفسرہا شرعاً... إلخ، ج ۲، ص ۵۲.

سے باہر نکلی تو تجھے طلاق ہے اوس وقت عورت ٹھہر گئی پھر دوسرے وقت گئی تو طلاق نہیں ہوئی یا ایک شخص کسی کو مارنا چاہتا تھا اوس نے کہا اگر تو نے اسے مارا تو میری عورت کو طلاق ہے اوس وقت اوس نے نہیں مارا تو طلاق نہیں ہوئی اگرچہ کسی اور وقت میں مارے یا کسی نے اس کو ناشتہ کے لیے کہا کہ میرے ساتھ ناشتہ کر لو اوس نے کہا خدا کی قسم ناشتہ نہیں کروں گا اور اوس کے ساتھ ناشتہ نہ کیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ گھر جا کر اوس روز ناشتہ کیا ہو۔

اور موقت وہ ہے جس کے لیے کوئی وقت ایک دن دو دن یا کم و بیش مقرر کر دیا سمیں اگر وقت معین (1) کے اندر قسم کے خلاف کیا تو ٹوٹ گئی ورنہ نہیں مثلاً قسم کھائی کہ اس گھڑے میں جو پانی ہے اوسے آج پیوں گا اور آج نہ پیا تو قسم ٹوٹ گئی اور کفارہ دینا ہوگا اور پی لیا تو قسم پوری ہوگئی اور اگر اوس وقت کے پورا ہونے سے پہلے وہ شخص مر گیا یا اوس کا پانی گرا دیا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اور اگر قسم کھانے کے وقت اوس گھڑے میں پانی تھا ہی مگر قسم کھانے والے کو یہ معلوم نہ تھا کہ اس میں پانی نہیں ہے جب بھی قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اسے معلوم تھا کہ پانی اس میں نہیں ہے اور قسم کھائی تو قسم ٹوٹ گئی۔

اور اگر قسم میں کوئی وقت مقرر نہ کیا اور قرینہ (2) سے فوراً کرنا یا نہ کرنا نہ سمجھا جاتا ہو تو اوسے مسل کہتے ہیں۔ کسی کام کے کرنے کی قسم کھائی اور نہ کیا مثلاً قسم کھائی کہ فلاں کو ماروں گا اور نہ مارا یہاں تک کہ دونوں میں سے ایک مر گیا تو قسم ٹوٹ گئی اور جب تک دونوں زندہ ہوں تو اگرچہ نہ مارا قسم نہیں ٹوٹی اور نہ کرنے کی قسم کھائی تو جب تک کرے گا نہیں قسم نہیں ٹوٹے گی مثلاً قسم کھائی کہ میں فلاں کو نہ ماروں گا اور مارا تو ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔ (3) (جو ہرہ نہرہ)

مسئلہ ۶: غلطی سے قسم کھا بیٹھا مثلاً کہنا چاہتا تھا کہ پانی لاؤ یا پانی پیوں گا اور زبان سے نکل گیا کہ خدا کی قسم پانی نہیں پیوں گا یا یہ قسم کھانا نہ چاہتا تھا دوسرے نے قسم کھانے پر مجبور کیا تو وہی حکم ہے جو قصداً (4) اور بلا مجبور کیے قسم کھانے کا ہے یعنی توڑے گا تو کفارہ دینا ہوگا قسم توڑنا اختیار سے ہو یا دوسرے کے مجبور کرنے سے قصداً ہو یا بھول چوک سے ہر صورت میں کفارہ ہے بلکہ اگر بیہوشی یا جنون میں قسم توڑنا ہو واجب بھی کفارہ واجب ہے جب کہ ہوش میں قسم کھائی ہو اور اگر بے ہوشی یا جنون میں قسم کھائی تو قسم نہیں کہ عاقل ہونا شرط ہے اور یہ عاقل نہیں۔ (5) (تبیین)

مسئلہ ۷: قسم کے لیے چند شرطیں ہیں، کہ اگر وہ نہ ہوں تو کفارہ نہیں۔ قسم کھانے والا ① مسلمان، ② عاقل، ③ بالغ ہو۔ کافر کی قسم، قسم نہیں یعنی اگر زمانہ کفر میں قسم کھائی پھر مسلمان ہوا تو اوس قسم کے توڑنے پر کفارہ واجب نہ ہوگا۔ اور معاذ اللہ

① مقررہ وقت۔

② یعنی ظاہری صورت حال۔

③ ”الجوهرة النيرة“، كتاب الأيمان، الجزء الثاني، ص ۲۴۷۔

④ جان بوجھ کر۔

⑤ ”تبيين الحقائق“، كتاب الأيمان، ج ۳، ص ۴۲۳۔

قسم کھانے کے بعد مرتد ہو گیا تو قسم باطل ہو گئی یعنی اگر پھر مسلمان ہوا اور قسم توڑ دی تو کفارہ نہیں۔ آزاد ہونا شرط نہیں یعنی غلام کی قسم قسم ہے توڑنے سے کفارہ واجب ہوگا مگر کفارہ مالی نہیں دے سکتا کہ کسی چیز کا مالک ہی نہیں ہاں روزہ سے کفارہ ادا کر سکتا ہے مگر مولیٰ⁽¹⁾ اس روزہ سے اسے روک سکتا ہے لہذا اگر روزہ کے ساتھ کفارہ ادا نہ کیا ہو تو آزاد ہونے کے بعد کفارہ دے۔⁽⁴⁾ اور قسم میں یہ بھی شرط ہے کہ وہ چیز جس کی قسم کھائی ہو عقلاً ممکن ہو یعنی ہو سکتی ہو، اگرچہ محال عادی ہو۔⁽⁵⁾ اور یہ بھی شرط ہے کہ قسم اور جس چیز کی قسم کھائی دونوں کو ایک ساتھ کہا ہو درمیان میں فاصلہ ہوگا تو قسم نہ ہوگی مثلاً کسی نے اس سے کہہ لیا کہ کہہ خدا کی قسم اس نے کہا خدا کی قسم اس نے کہا کہہ فلاں کام کروں گا اس نے کہا تو یہ قسم نہ ہوئی۔⁽²⁾ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۸: اللہ عزوجل کے جتنے نام ہیں اون میں سے جس نام کے ساتھ قسم کھائے گا قسم ہو جائیگی خواہ بول چال میں اس نام کے ساتھ قسم کھاتے ہوں یا نہیں۔ مثلاً اللہ (عزوجل) کی قسم، خدا کی قسم، رحمن کی قسم، رحیم کی قسم، پروردگار کی قسم۔ یوہیں خدا کی جس صفت کی قسم کھائی جاتی ہو اس کی قسم کھائی ہوگی مثلاً خدا کی عزت و جلال کی قسم، اس کی کبریائی⁽³⁾ کی قسم، اس کی بزرگی یا بڑائی کی قسم، اس کی عظمت کی قسم، اس کی قدرت و قوت کی قسم، قرآن کی قسم، کلام اللہ کی قسم، ان الفاظ سے بھی قسم ہو جاتی ہے حلف⁽⁴⁾ کرتا ہوں، قسم کھاتا ہوں، میں شہادت دیتا ہوں، خدا گواہ ہے، خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں۔ مجھ پر قسم ہے۔ لا الہ الا اللہ میں یہ کام نہ کروں گا۔ اگر یہ کام کرے یا کیا ہو تو یہودی ہے یا نصرانی یا کافر یا کافروں کا شریک، مرتے وقت ایمان نصیب نہ ہو۔ بے ایمان مرے، کافر ہو کر مرے، اور یہ الفاظ بہت سخت ہیں کہ اگر جھوٹی قسم کھائی یا قسم توڑ دی تو بعض صورت میں کافر ہو جائے گا۔ جو شخص اس قسم کی جھوٹی قسم کھائے اس کی نسبت حدیث میں فرمایا: ”وہ ویسا ہی ہے جیسا اس نے کہا۔“ یعنی یہودی ہونے کی قسم کھائی تو یہودی ہو گیا۔ یوہیں اگر کہا خدا جانتا ہے کہ میں نے ایسا نہیں کیا ہے اور یہ بات اس نے جھوٹ کہی ہے تو اکثر علماء کے نزدیک کافر ہے۔⁽⁵⁾ (عالمگیری، ردالمحتار، ردالمحتار وغیرہا)

مسئلہ ۹: یہ الفاظ قسم نہیں اگرچہ ان کے بولنے سے گنہگار ہوگا جبکہ اپنی بات میں جھوٹا ہے اگر ایسا کروں تو مجھ پر اللہ (عزوجل) کا غضب ہو۔ اس کی لعنت ہو، اس کا عذاب ہو۔ خدا کا قہر ٹوٹے، مجھ پر آسمان پھٹ پڑے، مجھے زمین نکل جائے۔ مجھ

① مالک۔

② ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الایمان، الباب الاول فی تفسرہ شرعاً... إلخ، ج ۲، ص ۵۱۔

③ ”ردالمحتار“، کتاب الایمان، مطلب: فی یمین الکافر، ج ۵، ص ۴۹۰۔

④ قسم۔

⑤ ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الایمان، الباب الثانی فیما یکون یمیناً... إلخ، الفصل الاول، ج ۲، ص ۵۲-۵۴۔

و”الدرالمختار“ و”ردالمحتار“، کتاب الایمان، مطلب: فی الفرق... إلخ، ج ۵، ص ۴۹۹-۵۰۳، وغیرہا۔

پر خدا کی مار ہو، خدا کی پھٹکار⁽¹⁾ ہو، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت نہ ملے، مجھے خدا کا دیدار نہ نصیب ہو، مرتے وقت کلمہ نہ نصیب ہو۔⁽²⁾

مسئلہ ۱۰: جو شخص کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کرے مثلاً کہے کہ فلاں چیز مجھ پر حرام ہے تو اس کہدینے سے وہ شے حرام نہیں ہوگی کہ اللہ (عزوجل) نے جس چیز کو حلال کیا اسے کون حرام کر سکے مگر اوس کے برتنے سے کفارہ لازم آئے گا یعنی یہ بھی قسم ہے۔⁽³⁾ (تبیین)

مسئلہ ۱۱: تجھ سے بات کرنا حرام ہے یہ یمین⁽⁴⁾ ہے بات کرے گا تو کفارہ لازم ہوگا۔⁽⁵⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: اگر اس کو کھاؤں تو سوڑ کھاؤں یا مُردار کھاؤں یہ قسم نہیں یعنی کفارہ لازم نہ ہوگا۔⁽⁶⁾ (مبسوط)

مسئلہ ۱۳: غیر خدا کی قسم قسم نہیں مثلاً تمھاری قسم، اپنی قسم، تمھاری جان کی قسم، اپنی جان کی قسم، تمھارے سر کی قسم، اپنے سر کی قسم، آنکھوں کی قسم، جوانی کی قسم، ماں باپ کی قسم، اولاد کی قسم، مذہب کی قسم، دین کی قسم، علم کی قسم، کعبہ کی قسم، عرش الہی کی قسم، رسول اللہ کی قسم۔⁽⁷⁾

مسئلہ ۱۴: خدا و رسول کی قسم یہ کام نہ کروں گا یہ قسم نہیں۔ اگر کہا میں نے قسم کھائی ہے کہ یہ کام نہ کروں گا اور واقع میں قسم کھائی ہے تو قسم ہے اور جھوٹ کہا تو قسم نہیں جھوٹ بولنے کا گناہ ہوا۔ اور اگر کہا خدا کی قسم کہ اس سے بڑھ کر کوئی قسم نہیں یا اوس کے نام سے بزرگ کوئی نام نہیں یا اوس سے بڑھ کر کوئی نہیں میں اس کام کو نہ کروں گا تو یہ قسم ہوگی اور درمیان کا لفظ فاصل قرار نہ دیا جائیگا۔⁽⁸⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: اگر یہ کام کروں تو خدا سے مجھے جتنی اُمیدیں ہیں سب سے نا اُمید ہوں، یہ قسم ہے اور توڑنے پر کفارہ لازم۔⁽⁹⁾ (عالمگیری)

①..... لعنت۔

②..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الأیمان الباب الثانی فیما یكون یمیناً... إلخ، الفصل الاول، ج ۲، ص ۵۴۔

③..... ”تبیین الحقائق“، کتاب الأیمان، ج ۳، ص ۴۳۶۔

④..... قسم۔

⑤..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الأیمان، الباب الثانی فیما یكون یمیناً... إلخ، الفصل الاول، ج ۲، ص ۵۸۔

⑥..... ”کتاب المبسوط“، کتاب الأیمان، ج ۴، الجزء الثانی، ص ۱۴۳۔

⑦..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الأیمان، الباب الاول فی تفسیرھا... إلخ، ج ۲، ص ۵۱۔

⑧..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الأیمان، الباب الثانی فیما یكون یمیناً... إلخ، الفصل الاول، ج ۲، ص ۵۸، ۵۷۔

⑨..... المرجع السابق، ص ۵۸۔

مسئلہ ۱۶: اگر یہ کام کروں تو کافروں سے بدتر ہو جاؤں تو قسم ہے اور اگر کہا کہ یہ کام کرے تو کافر کو اس پر شرف ہو (۱) تو قسم نہیں۔ (۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: اگر کسی کام کی چند قسمیں کھائیں اور اس کے خلاف کیا تو جتنی قسمیں ہیں اتنے ہی کفارے لازم ہوں گے مثلاً کہا کہ واللہ باللہ (۳) میں یہ نہیں کروں گا یا کہا خدا کی قسم، پروردگار کی قسم تو یہ دو قسمیں ہیں۔ کسی کام کی نسبت قسم کھائی کہ میں اسے کبھی نہ کروں گا پھر دوبارہ اسی مجلس میں قسم کھا کر کہا کہ میں اس کام کو کبھی نہ کروں گا پھر اس کام کو کیا تو دو کفارے لازم۔ (۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: واللہ اوس سے ایک دن کلام نہ کروں گا۔ خدا کی قسم اوس سے مہینہ بھر کلام نہ کروں گا۔ خدا کی قسم اوس سے سال بھر بات نہ کروں گا پھر تھوڑی دیر بعد کلام کیا تو تین کفارے دے اور ایک دن کے بعد بات کی تو دو کفارے اور مہینہ بھر کے بعد کلام کیا تو ایک کفارہ اور سال بھر کے بعد کیا تو کچھ نہیں۔ قسم کھائی کہ فلاں بات میں نہ کہوں گا نہ ایک دن نہ دو دن تو یہ ایک ہی قسم ہے جس کی میعاد (۵) دو دن تک ہے۔ (۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: دوسرے کے قسم دلانے سے قسم نہیں ہوتی مثلاً کہا تمہیں خدا کی قسم یہ کام کر دو تو اس کہنے سے اوس پر قسم نہ ہوئی یعنی نہ کرنے سے کفارہ لازم نہیں ایک شخص کسی کے پاس گیا اوس نے اوٹھنا چاہا اوس نے کہا خدا کی قسم نہ اوٹھنا اور وہ کھڑا ہو گیا تو اوس قسم کھانے والے پر کفارہ نہیں۔ (۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: ایک نے دوسرے سے کہا تم فلاں کے گھر کل گئے تھے اوس نے کہا ہاں پھر اوس پوچھنے والے نے کہا خدا کی قسم تم گئے تھے اوس نے کہا ہاں تو اس کا ہاں کہنا قسم ہے۔ ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر تم نے فلاں شخص سے بات چیت کی تو تمہاری عورت کو طلاق ہے اوس نے جواب میں کہا مگر تمہاری اجازت سے تو اوس کے کہنے کا مقصد یہ ہوا کہ بغیر اوس کی اجازت کے کلام کرے گا تو عورت کو طلاق ہے، لہذا بغیر اجازت کلام کرنے سے عورت کو طلاق ہو جائے گی۔ (۸) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: ایک نے دوسرے سے کہا خدا کی قسم تم یہ کام کرو گے اگر اس سے خود قسم کھانا مراد ہے تو قسم ہوگی اور اگر قسم

①..... مقام و مرتبہ، عزت حاصل ہو۔

②..... ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب الأیمان، الباب الثانی فیما یکون یمیناً... إلخ، الفصل الاول، ج ۲، ص ۵۸.

③..... یہ الفاظ قسم ہیں، یعنی اللہ کی قسم، اللہ کی قسم۔

④..... ”الفتاویٰ الہندیۃ“، المرجع السابق، ص ۵۶. ⑤..... مقررہ مدت۔

⑥..... المرجع السابق، ص ۵۷، ۵۸.

⑦..... المرجع السابق، ص ۵۹، ۶۰. ⑧..... المرجع السابق، ص ۵۹.

کھلانا مقصود ہے یا نہ خود کھانا مقصود ہے نہ کھلانا تو قسم نہیں یعنی اگر دوسرے نے اس کام کو نہ کیا تو کسی پر کفارہ نہیں۔⁽¹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: ایک نے دوسرے سے کہا خدا کی قسم تمہیں یہ کام کرنا ہوگا خدا کی قسم تمہیں یہ کام کرنا ہوگا دوسرے نے کہا ہاں اگر پہلے کا مقصود قسم کھانا ہے اور دوسرے کا بھی ہاں کہنے سے قسم کھانا مقصود ہے تو دونوں کی قسم ہوگئی اور اگر پہلے کا مقصود قسم کھلانا ہے اور دوسرے کا قسم کھانا تو دوسرے کی قسم ہوگئی اور اگر پہلے کا مقصود قسم کھلانا ہے اور دوسرے کا مقصود ہاں کہنے سے قسم کھانا نہیں بلکہ وعدہ کرنا ہے تو کسی کی قسم نہ ہوئی۔⁽²⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: ایک نے دوسرے سے کہا خدا کی قسم میں تمہارے یہاں دعوت میں نہیں آؤں گا تیسرے نے کہا کیا میرے یہاں بھی نہ آؤں گے اس نے کہا ہاں تو یہ ہاں کہنا بھی قسم ہے یعنی اس تیسرے کے یہاں جانے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔⁽³⁾ (عالمگیری)

کفارہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿لَا يُؤْخَذُكُمْ اللَّهُ بِاللَّعُوفِيَّ آيَاتِكُمْ وَلَكِنْ يُؤْخَذُكُمْ بِمَا كَسَبْتُمْ قُلُوبُكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ﴾⁽⁴⁾

اللہ عزوجل ایسی قسموں میں تم سے مواخذہ نہیں کرتا جو غلط فہمی سے ہو جائیں ہاں اون پر گرفت کرتا ہے جو تمہارے دلوں نے کام کیے اور اللہ عزوجل بخشنے والا، حلم والا ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَجَلَّةَ آيَاتِكُمْ وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ﴾⁽⁵⁾

بیشک اللہ عزوجل نے تمہاری قسموں کا کفارہ مقرر کیا ہے اور اللہ عزوجل تمہارا مولیٰ ہے اور وہ علم والا اور حکمت والا

ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿لَا يُؤْخَذُكُمْ اللَّهُ بِاللَّعُوفِيَّ آيَاتِكُمْ وَلَكِنْ يُؤْخَذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ الْأَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ

①....."الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثاني فيما يكون يمينا... إلخ، الفصل الاول، ج ۲، ص ۶۰.

②.....المرجع السابق.

③.....المرجع السابق.

④.....پ ۲، البقرة: ۲۲۵. ⑤.....پ ۲۸، التحريم: ۲.

عَشْرَةَ مَسْكِينٍ مِنْ أَوْسَطِ مَا نَطْعُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كَسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرَ رَقَبَةٍ ۖ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ۖ
ذَلِكَ كَفَّارَةٌ لَكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ ۖ وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ ۖ كَذَلِكَ يَبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۱۹﴾ (1)

اللہ (عزوجل) تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر تم سے مواخذہ نہیں کرتا ہاں اون قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنہیں تم نے مضبوط کیا تو ایسی قسموں کا کفارہ دس مسکین کو کھانا دینا ہے اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اوس کے اوسط میں سے یا اونہیں کپڑا دینا یا ایک غلام آزاد کرنا اور جوان میں سے کسی بات پر قدرت نہ رکھتا ہو وہ تین دن کے روزے رکھے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب قسم کھاؤ۔ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو اسی طرح اللہ (عزوجل) اپنی نشانیاں تمہارے لیے بیان فرماتا ہے تاکہ تم شکر کرو۔

مسائل فقہیہ

یہ تو معلوم ہو چکا کہ قسم توڑنے سے کفارہ لازم آتا ہے۔ اب یہ معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ قسم توڑنے کا کیا کفارہ ہے اور اوس کی کیا کیا صورتیں ہیں، لہذا اب اوس کے احکام کی تفصیل سنیں:

مسئلہ ۱: قسم کا کفارہ غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا اون کو کپڑے پہنانا ہے یعنی یہ اختیار ہے کہ ان تین باتوں میں سے جو چاہے کرے۔ (2)

مسئلہ ۲: غلام آزاد کرنے یا مسکین کو کھانا کھلانے میں اون تمام باتوں کی جو کفارہ ظہار میں مذکور ہوئیں یہاں بھی رعایت کرے مثلاً کس قسم کا غلام آزاد کیا جائے کہ کفارہ ادا ہو اور کیسے غلام کے آزاد کرنے سے ادا نہ ہوگا اور مسکین کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھلانا ہوگا اور جن مسکین کو صبح کے وقت کھلایا اونہیں کو شام کے وقت بھی کھلائے دوسرے دن مسکین کو کھلانے سے ادا نہ ہوگا۔ اور یہ ہو سکتا ہے کہ دسوں کو ایک ہی دن کھلا دے یا ہر روز ایک ایک کو یا ایک ہی کو دس دن تک دونوں وقت کھلائے۔ اور مسکین جن کو کھلایا ان میں کوئی بچہ نہ ہو اور کھلانے میں اباحت (3) و تملیک (4) دونوں صورتیں ہو سکتی ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کھلانے کے عوض ہر مسکین کو نصف صاع گیہوں یا ایک صاع (5) جو یا ان کی قیمت کا مالک کر دے یا دس روز تک ایک ہی مسکین کو ہر روز بقدر صدقہ فطر دیدیا کرے یا بعض کو کھلائے اور بعض کو دیدے۔ غرض یہ کہ اوس کی تمام صورتیں وہیں سے معلوم

①..... پ ۷، المآئدہ: ۸۹۔

②..... ”تبیین الحقائق“، کتاب الایمان، ج ۳، ص ۴۳۰۔

③..... دوسرے کے لیے اپنی چیز کا استعمال جائز کر دینا۔

④..... دوسرے کو مالک بنانا۔

④..... ایک صاع تقریباً ۲ کلو 100 گرام کا ہوتا ہے اور نصف صاع تقریباً 2 کلو 50 گرام کا ہوتا ہے۔

کریں فرق اتنا ہے کہ وہاں ساٹھ مسکین تھے یہاں دس ہیں۔⁽¹⁾

مسئلہ ۳: کپڑے سے وہ کپڑا مراد ہے جو اکثر بدن کو چھپا سکے اور وہ کپڑا ایسا ہو جس کو متوسط درجہ کے لوگ پہنتے ہوں اور تین مہینے سے زیادہ تک پہنا جاسکے، لہذا اگر اتنا کپڑا ہے جو اکثر بدن کو چھپانے کے لیے کافی نہیں مثلاً صرف پاجامہ یا ٹوپی یا چھوٹا کرتا۔ یوہیں ایسا گھٹیا کپڑا دینا جسے متوسط لوگ نہ پہنتے ہوں ناکافی ہے۔ یوہیں ایسا کمزور کپڑا دینا جو تین ماہ تک استعمال نہ کیا جاسکتا ہو، جائز نہیں۔⁽²⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: کپڑے کی جو مقدار ہونی چاہیے اس کا نصف دیا اور اس کی قیمت نصف صاع گیہوں⁽³⁾ یا ایک صاع جو کے برابر ہے تو جائز ہے۔ یوہیں ایک کپڑا دس ہی مسکینوں کو دیا جو تقسیم ہو کر ہر ایک کو اتنا ملتا ہے جس کی قیمت صدقہ فطر کے برابر ہے تو جائز ہے۔ یوہیں اگر مسکین کو پگڑی دی اور وہ کپڑا اتنا ہے جس کی مقدار مذکور ہوئی یا اس کی قیمت صدقہ فطر کے برابر ہے تو جائز ہے، ورنہ نہیں۔⁽⁴⁾ (مبسوط وغیرہ)

مسئلہ ۵: نیا کپڑا ہونا ضروری نہیں پرانا بھی دیا جاسکتا ہے جبکہ تین مہینے سے زیادہ تک استعمال کر سکتے ہوں اور نیا ہو مگر کمزور ہو تو جائز نہیں۔⁽⁵⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۶: عورت کو اگر کپڑا دیا تو سر پر باندھنے کا رومال یا دوپٹا بھی دینا ہوگا کیونکہ اسے سر کا چھپانا بھی فرض ہے۔⁽⁶⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: پانچ مسکینوں کو کھانا کھلایا اور پانچ کو کپڑے دیدیے اگر کھانا کپڑے سے سستا ہے یعنی ہر مسکین کا کپڑا ایک کھانے سے زیادہ یا برابر قیمت کا ہے تو جائز ہے یعنی یہ کپڑے پانچ کھانے کے قائم مقام ہو کر کل کھانا دینا قرار پائیگا اور اگر کپڑا کھانے سے ارزاں⁽⁷⁾ ہو تو جائز نہیں مگر جبکہ کھانے کا مساکین کو مالک کر دیا ہو تو یہ بھی جائز ہے یعنی یہ کھانے پانچ مساکین کے

①....."الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الأیمان، مطلب: كفارة اليمين، ج ۵، ص ۵۲۳.

②....."الدرالمختار و ردالمحتار"، کتاب الأیمان، مطلب: كفارة اليمين، ج ۵، ص ۵۲۴.

③.....گندم۔

④....."کتاب المبسوط"، کتاب الأیمان، باب الكسوة، ج ۴، الجزء الثامن ص ۱۶۴، وغیرہ.

⑤....."ردالمحتار" کتاب الأیمان، مطلب: كفارة اليمين، ج ۵، ص ۵۲۴.

⑥.....المرجع السابق، ص ۵۲۵.

⑦.....سستا، کم قیمت۔

کپڑے کے برابر ہوئے تو گویا دسوں کو کپڑے دیے۔⁽¹⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۸: اگر ایک مسکین کو دسوں کپڑے ایک دن میں ایک ساتھ یا متفرق⁽²⁾ طور پر دیدیے تو کفارہ ادا نہ ہوا اور دس دن میں دیے یعنی ہر روز ایک کپڑا تو ہو گیا۔⁽³⁾ (مبسوط)

مسئلہ ۹: مسکین کو کپڑا یا غلہ یا قیت دی پھر وہ مسکین مر گیا اور اس کے پاس وہ چیز وراثت⁽⁴⁾ پہنچی یا اوس نے اسے ہبہ کر دیا یا اس نے اوس سے وہ شے خرید لی تو ان سب صورتوں میں کفارہ صحیح ہو گیا۔⁽⁵⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: پانچ صاع گیہوں دس نمسکینوں کے سامنے رکھ دیے انھوں نے لُٹ لیے تو صرف ایک مسکین کو دینا قرار پائے گا۔⁽⁶⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: کفارہ ادا ہونے کے لیے نیت شرط ہے بغیر نیت ادا نہ ہوگا ہاں اگر وہ شے جو مسکین کو دی اور دیتے وقت نیت نہ کی مگر وہ چیز ابھی مسکین کے پاس موجود ہے اور اب نیت کر لی تو ادا ہو گیا جیسا کہ زکوٰۃ میں فقیر کو دینے کے بعد نیت کرنے میں یہی شرط ہے کہ ہنوز⁽⁷⁾ وہ چیز فقیر کے پاس باقی ہو تو نیت کام کرے گی ورنہ نہیں۔⁽⁸⁾ (طحطاوی)

مسئلہ ۱۲: اگر کسی نے کفارہ میں غلام بھی آزاد کیا اور مسکین کو کھانا بھی کھلایا اور کپڑے بھی دیے خواہ ایک ہی وقت میں یہ سب کام ہوئے یا آگے پیچھے تو جس کی قیمت زیادہ ہے وہ کفارہ قرار پائے گا اور اگر کفارہ دیا ہی نہیں تو صرف اوس کا مواخذہ ہوگا جو کم قیمت ہے۔⁽⁹⁾ (درمختار)

مسئلہ ۱۳: گیہوں، جو، خرما^(۱۰)، متھے^(۱۱) کے علاوہ اگر کوئی دوسرا غلہ دینا چاہے تو آدھے صاع گیہوں یا ایک صاع جو کی قیمت کا ہونا ضرور ہے اوس میں آدھا صاع یا ایک صاع ہونے کا اعتبار نہیں۔^(۱۲) (جوہرہ)

①..... ”ردالمحتار“، کتاب الأیمان، مطلب: کفارة الیمین، ج ۵، ص ۵۲۴.

②..... علیحدہ علیحدہ۔

③..... ”کتاب المبسوط“، کتاب الأیمان، باب الکسوة، ج ۴، الجزء الثامن، ص ۱۶۵.

④..... یعنی وراثت میں ملی۔

⑤..... ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب الأیمان، الباب الثانی فیما یكون یمیناً... الخ، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۶۳.

⑥..... المرجع السابق.

⑦..... ابھی تک۔

⑧..... ”حاشیۃ الطحطاوی علی الدرالمختار“، کتاب الطلاق، باب الکفارة، ج ۲، ص ۱۹۸.

⑨..... ”الدرالمختار“، کتاب الأیمان، ج ۵، ص ۵۲۵.

⑩..... کھجور۔

⑪..... بڑی کشمش۔

⑫..... ”الجوہرۃ النیرۃ“، کتاب الأیمان، الجزء الثانی، ص ۲۵۲.

مسئلہ ۱۴: رمضان میں اگر کفارہ کا کھانا کھلانا چاہتا ہے تو شام اور سحری دونوں وقت کھلائے یا ایک مسکین کو بیس (۲۰) دن شام کا کھانا کھلائے۔^(۱) (جوہرہ)

مسئلہ ۱۵: اگر غلام آزاد کرنے یا دس (۱۰) مسکین کو کھانا یا کپڑے دینے پر قادر نہ ہو تو پے در پے^(۲) تین روزے رکھے۔^(۳) (عامہ کتب)

مسئلہ ۱۶: عاجز ہونا اوس وقت کا معتبر ہے جب کفارہ ادا کرنا چاہتا ہے مثلاً جس وقت قسم توڑی تھی اوس وقت مالدار تھا مگر کفارہ ادا کرنے کے وقت محتاج ہے تو روزہ سے کفارہ ادا کر سکتا ہے اور اگر توڑنے کے وقت مفلس تھا اور اب مالدار ہے تو روزے سے نہیں ادا کر سکتا۔^(۴) (جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ ۱۷: اپنا تمام مال ہبہ کر دیا اور قبضہ بھی دیدیا اور اوس کے بعد کفارہ کے روزے رکھے پھر ہبہ سے رجوع کی تو کفارہ ادا ہو گیا۔^(۵) (در مختار)

مسئلہ ۱۸: جب غلام اپنی ملک میں ہے یا اتنا مال رکھتا ہے کہ مسکین کو کھانا یا کپڑا دے سکے اگرچہ خود مقروض یا مدیون^(۶) ہو تو عاجز نہیں یعنی ایسی حالت میں روزے سے کفارہ ادا نہ ہوگا ہاں اگر قرض اور دین^(۷) ادا کرنے کے بعد کفارہ کے روزے رکھے تو ہو جائیگا۔ اور مبسوط میں امام سرخسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر کل مال دین میں مستغرق^(۸) ہو تو دین ادا کرنے سے پہلے بھی روزہ سے کفارہ ادا کر سکتا ہے اور اگر غلام ملک میں ہے مگر اوس کی احتیاج^(۹) ہے تو روزے سے کفارہ ادا نہ ہوگا۔^(۱۰) (جوہرہ)

مسئلہ ۱۹: ایک ساتھ تین روزے نہ رکھے یعنی درمیان میں فاصلہ کر دیا تو کفارہ ادا نہ ہوا اگرچہ کسی مجبوری کے سبب ناعد ہوا ہو یہاں تک کہ عورت کو اگر حیض آگیا تو پہلے کے روزے کا اعتبار نہ ہوگا یعنی اب پاک ہونے کے بعد لگا تار تین روزے

①....."الجوهرة النيرة"، كتاب الأيمان، الجزء الثاني، ص ۲۰۳.

②..... لگاتار۔

③....."الجوهرة النيرة"، المرجع السابق. ④..... المرجع السابق، وغیرہا.

⑤....."الدر المختار"، كتاب الأيمان، ج ۵، ص ۵۲۶.

⑥..... مقروض۔ ⑦..... قرض۔

⑧..... یعنی ڈوبا ہوا۔ ⑨..... ضرورت۔

⑩....."الجوهرة النيرة"، كتاب الأيمان، الجزء الثاني، ص ۲۰۳.

رکھے۔⁽¹⁾ (درمختار)

مسئلہ ۲۰: روزوں سے کفارہ ادا ہونے کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ ختم تک مال پر قدرت نہ ہو یعنی مثلاً اگر دو روزے رکھنے کے بعد اتنا مال مل گیا کہ کفارہ ادا کرے تو اب روزوں سے نہیں ہو سکتا بلکہ اگر تیسرا روزہ بھی رکھ لیا ہے اور غروب آفتاب سے پہلے مال پر قادر ہو گیا تو روزے ناکافی ہیں اگرچہ مال پر قادر ہونا یوں ہوا کہا اوس کے مورث⁽²⁾ کا انتقال ہو گیا اور اوس کو ترکہ اتنا ملے گا جو کفارہ کے لیے کافی ہے۔⁽³⁾ (درمختار)

مسئلہ ۲۱: کفارہ کا روزہ رکھا تھا اور افطار سے پہلے مال پر قادر ہو گیا تو اوس روزے کا پورا کرنا ضروری نہیں ہاں بہتر پورا کرنا ہے اور توڑ دے تو قضا ضرور نہیں۔⁽⁴⁾ (جوہرہ)

مسئلہ ۲۲: اپنی ملک میں مال تھا مگر اسے معلوم نہیں یا بھول گیا ہے اور کفارہ میں روزے رکھے بعد میں یاد آیا تو کفارہ ادا نہ ہوا۔ یو ہیں اگر مورث مر گیا اور اسے اوس کے مرنے کی خبر نہیں اور کفارہ میں روزے رکھے بعد کو اوس کا مرنا معلوم ہوا تو کفارہ مال سے ادا کرے۔⁽⁵⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: اس کے پاس خود اس وقت مال نہیں ہے مگر اس کا اوروں پر دین ہے تو اگر وصول کر سکتا ہے وصول کر کے کفارہ ادا کرے روزے ناکافی ہیں۔ یو ہیں اگر عورت کے پاس مال نہیں ہے مگر شوہر پر دین مہر باقی ہے اور شوہر دین مہر دینے پر قادر ہے یعنی اگر عورت لینا چاہے تو لے سکتی ہے تو روزوں سے کفارہ نہ ہوگا اور اگر اس کی ملک میں مال ہے مگر غائب ہے، یہاں موجود نہیں ہے تو روزوں سے کفارہ ہو سکتا ہے۔⁽⁶⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: عورت مال سے کفارہ ادا کرنے سے عاجز ہو اور روزہ رکھنا چاہتی ہو تو شوہر اوسے روزہ رکھنے سے روک سکتا ہے۔⁽⁷⁾ (جوہرہ)

①..... "الدرالمختار"، کتاب الأیمان، ج ۵، ص ۵۲۶.

②..... میراث چھوڑنے والا شخص، وارث بنانے والا۔

③..... "الدرالمختار"، المرجع السابق.

④..... "الجوهرة النيرة"، کتاب الأیمان، الجزء الثاني، ص ۲۵۳.

⑤..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الأیمان مطلب: كفارة اليمين، ج ۵، ص ۵۲۶.

⑥..... "الفتاوى الهندية"، کتاب الأیمان، الباب الثاني فيما يكون يمينا... الخ، الفصل الثاني، ج ۲، ص ۶۲.

⑦..... "الجوهرة النيرة"، کتاب الأیمان، الجزء الثاني، ص ۲۵۳.

مسئلہ ۲۵: ان روزوں میں رات سے نیت شرط ہے اور یہ بھی ضرور ہے کہ کفارہ کی نیت سے ہوں مطلق روزہ کی نیت کافی نہیں۔^(۱) (مبسوط)

مسئلہ ۲۶: قسم کے دو کفارے اس کے ذمہ تھے اس نے چھ روزے رکھ لیے اور یہ معین نہ کیا کہ یہ تین فلاں کے ہیں اور یہ تین فلاں کے تو دونوں کفارے ادا ہو گئے اور اگر دونوں کفاروں میں ہر مسکین کو دو فطرہ کے برابر دیا یا دو کپڑے دیے تو ایک ہی کفارہ ادا ہوا۔^(۲) (مبسوط)

مسئلہ ۲۷: اوس کے ذمہ دو کفارے تھے اور فقط ایک کفارہ میں کھانا کھلا سکتا ہے اوس نے پہلے تین روزے رکھ لیے پھر دوسرے کفارے کے لیے کھانا کھلایا تو روزے پھر سے رکھے کہ کھلانے پر قادر تھا اوس وقت روزوں سے کفارہ ادا کرنا جائز نہ تھا۔^(۳) (مبسوط)

مسئلہ ۲۸: دو کفارے تھے ایک کے لیے کھانا کھلایا اور ایک کے لیے کپڑے دیے اور معین نہ کیا تو دونوں ادا ہو گئے۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: پانچ مسکین کو کھانا کھلایا اب خود فقیر ہو گیا کہ باقی پانچ کو نہیں کھلا سکتا تو وہی تین روزے رکھ لے۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: اس کے ذمہ قسم کا کفارہ ہے اور محتاج ہے کہ نہ کھانا دے سکتا ہے نہ کپڑا اور یہ شخص اتنا بوڑھا ہے کہ نہ اب روزہ رکھ سکتا ہے، نہ آئندہ روزہ رکھنے کی امید ہے تو اگر کوئی چاہے اوس کی طرف سے دس (۱۰) مسکین کو کھانا کھلا دے یعنی اس کی اجازت سے کفارہ ادا ہو جائے گا یہ نہیں ہو سکتا کہ اس کے ذمہ چونکہ تین روزے تھے تو ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۱: مرجانے سے قسم کا کفارہ ساقط نہ ہوگا یعنی اوس پر لازم ہے کہ وصیت کر جائے اور تہائی مال سے کفارہ

①..... "کتاب المبسوط"، کتاب الأیمان، باب الصیام، ج ۴، الجزء الثامن، ص ۱۶۶.

②..... المرجع السابق، ص ۱۶۷.

③..... المرجع السابق، ص ۱۶۸.

④..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب العاشر فی الکفارة، ج ۱، ص ۵۱۴.

⑤..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الأیمان، الباب الثانی فیما یکون... الخ، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۶۳.

⑥..... المرجع السابق، ص ۶۴.

ادا کرنا وارثوں پر لازم ہوگا اور اس نے خود وصیت نہ کی اور وارث دینا چاہتا ہے تو دے سکتا ہے۔⁽¹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: قسم توڑنے سے پہلے کفارہ نہیں اور دیا تو ادا نہ ہوا یعنی اگر کفارہ دینے کے بعد قسم توڑی تو اب پھر دے کہ جو پہلے دیا ہے وہ کفارہ نہیں مگر فقیر سے دیے ہوئے کو واپس نہیں لے سکتا۔⁽²⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: کفارہ اونھیں مساکین کو دے سکتا ہے جن کو زکوٰۃ دے سکتا ہے یعنی اپنے باپ ماں اولاد وغیرہم کو جن کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا کفارہ بھی نہیں دے سکتا۔⁽³⁾ (درمختار)

مسئلہ ۳۴: کفارہ قسم کی قیمت مسجد میں صرف⁽⁴⁾ نہیں کر سکتا نہ مردہ کے کفن میں لگا سکتا ہے یعنی جہاں جہاں زکوٰۃ نہیں خرچ کر سکتا وہاں کفارہ کی قیمت نہیں دی جاسکتی۔⁽⁵⁾ (عالمگیری)

مَنّت کا بیان

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُمْ مِنْ نَذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهَا وَمَالِ الظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ﴾⁽⁶⁾

جو کچھ تم خرچ کرو یا منّت مانو، اللہ (عزوجل) اس کو جانتا ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

اور فرماتا ہے:

﴿يُؤْفُونَ بِالَّذِينَ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطَبًا﴾⁽⁷⁾

نیک لوگ وہ ہیں جو اپنی منّت پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی پھیلی ہوئی ہے۔

حدیث ۱: امام بخاری و امام احمد و حاکم ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو یہ منّت مانے کہ اللہ (عزوجل) کی اطاعت کریگا تو اس کی اطاعت کرے یعنی منّت پوری کرے اور جو اس کی نافرمانی

①..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الأیمان، الباب الثانی فیما یكون... الخ، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۶۴.

②..... المرجع السابق.

③..... ”الدرالمختار“، کتاب الأیمان، ج ۵، ص ۵۲۷.

④..... خرچ، استعمال۔

⑤..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الأیمان، الباب الثانی فیما یكون... الخ، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۶۲.

⑦..... پ ۲۹، الدهر: ۷.

⑥..... پ ۳، البقرہ: ۲۷۰.

کرنے کی منّت مانے تو اس کی نافرمانی نہ کرے یعنی اس منّت کو پورا نہ کرے۔“ (1)

حدیث ۲: صحیح مسلم شریف میں عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا:

”اوس منّت کو پورا نہ کرے، جو اللہ (عزوجل) کی نافرمانی کے متعلق ہو اور نہ اوس کو جس کا بندہ مالک نہیں۔“ (2)

حدیث ۳: ابو داؤد ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں منّت مانی تھی کہ بُو انہ (3) میں ایک اونٹ کی قربانی کرے گا۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہو کر اوس نے دریافت کیا؟ ارشاد فرمایا: ”کیا وہاں جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بُت ہے جس کی پرستش (4) کی جاتی ہے؟“ لوگوں نے عرض کی، نہیں۔ ارشاد فرمایا: ”کیا وہاں جاہلیت کی عیدوں میں سے کوئی عید ہے؟“ لوگوں نے عرض کی، نہیں۔ ارشاد فرمایا: ”اپنی منّت پوری کر اس لیے کہ معصیت (5) کے متعلق جو منّت ہے اوس کو پورا نہ کیا جائے اور نہ وہ منّت جس کا انسان مالک نہیں۔“ (6)

حدیث ۴: نسائی نے عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ ”منّت دو قسم ہے، جس نے طاعت کی منّت مانی، وہ اللہ (عزوجل) کے لیے ہے اور اوسے پورا کیا جائے اور جس نے گناہ کرنے کی منّت مانی، وہ شیطان کے سبب سے ہے اور اوسے پورا نہ کیا جائے۔“ (7)

حدیث ۵: صحیح بخاری شریف میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ فرما رہے تھے کہ ایک شخص کو کھڑا ہوا دیکھا۔ اوس کے متعلق دریافت کیا؟ لوگوں نے عرض کی، یہ ابواسرائیل ہے اس نے منّت مانی ہے کہ کھڑا رہے گا بیٹھے گا نہیں اور اپنے اوپر سایہ نہ کریگا اور کلام نہ کرے گا اور روزہ رکھے گا۔ ارشاد فرمایا کہ ”اسے حکم کر دو کہ کلام کرے اور سایہ میں جائے اور بیٹھے اور اپنے روزہ کو پورا کرے۔“ (8)

حدیث ۶: ابو داؤد و ترمذی و نسائی ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”گناہ کی منّت نہیں (یعنی اس کا پورا کرنا نہیں) اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔“ (9)

①..... ”صحیح البخاری“، کتاب الأیمان و النذور، باب النذر فی الطاعة... إلخ، الحدیث: ۶۶۹۶، ج ۴، ص ۳۰۲.

②..... ”صحیح مسلم“، کتاب الأیمان، باب لا وفاء لنذر فی معصية الله... إلخ، الحدیث: ۱۶۴۱، ص ۸۹۱.

③..... ایک جگہ کا نام ہے۔ ④..... عبادت۔ ⑤..... گناہ۔

⑥..... ”سنن أبي داود“، کتاب الأیمان و النذور، باب ما يؤمر به من مغاء لنذر، الحدیث: ۳۳۱۳، ج ۳، ص ۳۲۲.

⑦..... ”سنن النسائي“، کتاب الأیمان و النذور، باب كفارة النذر، الحدیث: ۳۸۵۰، ص ۶۲۷.

⑧..... ”صحیح البخاری“، کتاب الأیمان و النذور، باب النذر فيما لا يملك... إلخ، الحدیث: ۶۷۰۴، ج ۴، ص ۳۰۳.

⑨..... ”جامع الترمذی“، کتاب النور و الأیمان، باب ماجاء عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: أن لا... إلخ، الحدیث: ۱۵۲۹، ج ۳، ص ۱۷۹.

حدیث ۷: ابو داؤد ابن ماجہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے کوئی منّت مانی اور اسے ذکر نہ کیا (یعنی فقط اتنا کہا کہ مجھ پر نذر ہے اور کسی چیز کو معین نہ کیا، مثلاً یہ نہ کہا کہ اتنے روزے رکھو گا یا اتنی نماز پڑھوں گا یا اتنے فقیر کھاؤں گا وغیرہ وغیرہ) تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جس نے گناہ کی منّت مانی تو اس کا کفارہ ہے اور جس نے ایسی منّت مانی جس کی طاقت نہیں رکھتا تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جس نے ایسی منّت مانی جس کی طاقت رکھتا ہے تو اسے پورا کرے۔“ (1)

حدیث ۸: صحاح ستہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا کہ اون کی ماں کے ذمہ منّت تھی اور پوری کرنے سے پہلے اون کا انتقال ہو گیا۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فتویٰ دیا کہ یہ اسے پورا کریں۔ (2)

حدیث ۹: ابو داؤد دارمی جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ ایک شخص نے فتح مکہ کے دن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں نے منّت مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کے لیے مکہ فتح کرے گا تو میں بیت المقدس میں دو رکعت نماز پڑھوں گا۔ انھوں نے ارشاد فرمایا: ”یہیں پڑھ لو۔“ دوبارہ پھر اس نے وہی سوال کیا، فرمایا: کہ ”یہیں پڑھ لو۔“ پھر سوال کا اعادہ کیا (3)، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے جواب دیا: ”اب تم جو چاہو کرو۔“ (4)

حدیث ۱۰: ابو داؤد ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن نے منّت مانی تھی کہ پیدل حج کرے گی اور اس میں اس کی طاقت نہ تھی۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: کہ ”تیری بہن کی تکلیف سے اللہ (عزوجل) کو کیا فائدہ ہے، وہ سواری پر حج کرے اور قسم کا کفارہ دیدے۔“ (5)

حدیث ۱۱: رزین نے محمد بن منتشر سے روایت کی کہ ایک شخص نے یہ منّت مانی تھی کہ اگر خدا نے دشمن سے نجات دی تو میں اپنے کو قربانی کر دوں گا۔ یہ سوال حضرت عبداللہ بن عباس کے پاس پیش ہوا، انھوں نے فرمایا: کہ مسروق (6) سے پوچھو، مسروق سے دریافت کیا تو یہ جواب دیا کہ اپنے کو ذبح نہ کر اس لیے کہ اگر تو مومن ہے تو مومن کو قتل کرنا لازم آئیگا اور اگر تو

① ”سنن أبي داود“، كتاب الأيمان و النذور، باب من نذر نذراً لا يطيقه، الحديث: ۳۳۲۲، ج ۳، ص ۳۲۶.

② ”صحيح البخاري“، كتاب الأيمان و النذور، باب من مات وعليه نذر، الحديث: ۶۶۹۸، ج ۴، ص ۳۰۲.

③ یعنی سوال دوبارہ عرض کیا۔

④ ”سنن أبي داود“، كتاب الأيمان و النذور، باب من نذر أن يصلی فی بیت المقدس، الحديث: ۳۳۰۵، ص ۳۱۹.

⑤ ”سنن أبي داود“، كتاب الأيمان و النذور، باب من رأى عليه كفارة... إلخ، الحديث: ۳۲۹۵، ۳۳۰۳، ص ۳۱۶ - ۳۱۹.

⑥ ایک صحابی کا نام ہے۔

کافر ہے تو جہنم کو جانے میں جلدی کیوں کرتا ہے، ایک مینڈھا خرید کر ذبح کر کے مساکین کو دیدے۔⁽¹⁾

مسائل فقہیہ

چونکہ منّت کی بعض صورتوں میں بھی کفارہ ہوتا ہے اس لیے اسکو یہاں ذکر کیا جاتا ہے اس کے بعد قسم کی باقی صورتیں بیان کی جائیں گی اور اس بیان میں جہاں کفارہ کہا جائیگا اس سے وہی کفارہ مراد ہے جو قسم توڑنے میں ہوتا ہے۔ روزہ کے بیان میں ہم نے منّت کی شرطیں لکھ دی ہیں اور شرطوں کو وہاں سے معلوم کر لیں۔

مسئلہ ۱: منّت کی دو صورتیں ہیں: ایک یہ کہ اوس کے کرنے کو کسی چیز کے ہونے پر موقوف رکھے مثلاً میرا فلاں کام ہو جائے تو میں روزہ رکھوں گا یا خیرات کروں گا، دوم یہ کہ ایسا نہ ہو مثلاً مجھ پر اللہ (عزوجل) کے لیے اتنے روزے رکھنے ہیں یا میں نے اتنے روزوں کی منّت مانی۔ پہلی صورت یعنی جس میں کسی شے کے ہونے پر اوس کام کو معلق کیا ہو اس کی دو صورتیں ہیں۔ اگر ایسی چیز پر معلق کیا کہ اوس کے ہونے کی خواہش ہے مثلاً اگر میرا لڑکا تندرست ہو جائے یا پردیس سے آجائے یا میں روزگار سے لگ جاؤں تو اتنے روزے رکھوں گا یا اتنا خیرات کروں گا ایسی صورت میں جب شرط پائی گئی یعنی بیمار اچھا ہو گیا یا لڑکا پردیس سے آ گیا یا روزگار لگ گیا تو اتنے روزے رکھنا یا خیرات کرنا ضرور ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ یہ کام نہ کرے اور اس کے عوض میں کفارہ دیدے، اور اگر ایسی شرط پر معلق کیا جس کا ہونا نہیں چاہتا مثلاً اگر میں تم سے بات کروں یا تمہارے گھر آؤں تو مجھ پر اتنے روزے ہیں کہ اوس کا مقصد یہ ہے کہ میں تمہارے یہاں نہیں آؤں گا تم سے بات نہ کروں گا ایسی صورت میں اگر شرط پائی گئی یعنی اوس کے یہاں گیا یا اوس سے بات کی تو اختیار ہے کہ جتنے روزے کہے تھے وہ رکھ لے یا کفارہ دے۔⁽²⁾ (درمختار)

مسئلہ ۲: منّت میں ایسی شرط ذکر کی جس کا کرنا گناہ ہے اور وہ شخص بدکار ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس کا قصد⁽³⁾ اوس گناہ کے کرنے کا ہے اور پھر اوس گناہ کو کر لیا تو منّت کو پورا کرنا ضرور ہے اور وہ شخص نیک بخت⁽⁴⁾ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ منّت اوس گناہ سے بچنے کے لیے ہے مگر وہ گناہ اوس سے ہو گیا تو اختیار ہے کہ منّت پوری کرے یا کفارہ دے⁽⁵⁾ (ردالمحتار)

①..... "مشکاۃ المصابیح"، باب فی النذور، الفصل الثالث، الحدیث: ۳۴۴۵، ج ۱، ص ۶۳۱.

②..... "الدر المختار"، کتاب الأیمان، ج ۵، ص ۵۴۲، ۵۳۷.

③..... ارادہ۔

④..... پرہیزگار، متقی۔

⑤..... "ردالمحتار"، کتاب الأیمان، مطلب فی أحکام النذر، ج ۵، ص ۵۴۲.

مسئلہ ۳: جس مَنّت میں شرط ہو اوس کا حکم تو معلوم ہو چکا کہ ایک صورت میں مَنّت پوری کرنا ہے اور ایک صورت میں اختیار ہے کہ مَنّت پوری کرے یا کفارہ دے اور اگر شرط کا ذکر نہ ہو تو مَنّت کا پورا کرنا ضروری ہے حج یا عمرہ یا روزہ یا نماز یا خیرات یا اعتکاف جس کی مَنّت مانی ہو وہ کرے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۴: مَنّت میں اگر کسی چیز کو معین نہ کیا مثلاً کہا اگر میرا یہ کام ہو جائے تو مجھ پر مَنّت ہے یہ نہیں کہا کہ نماز یا روزہ یا حج وغیرہا تو اگر دل میں کسی چیز کو معین کیا ہو تو جو نیت کی وہ کرے اور اگر دل میں بھی کچھ مقرر نہ کیا تو کفارہ دے۔^(۲) (بحر)

مسئلہ ۵: مَنّت مانی اور زبان سے مَنّت کو معین نہ کیا مگر دل میں روزہ کا ارادہ ہے تو جتنے روزوں کا ارادہ ہے اتنے رکھ لے، اور اگر روزہ کا ارادہ ہے مگر یہ مقرر نہیں کیا کہ کتنے روزے تو تین روزے رکھے۔ اور اگر صدقہ کی نیت کی اور مقرر نہ کیا تو دس مسکین کو بقدر صدقہ فطر^(۳) کے دے۔ یوہیں اگر فقیروں کے کھلانے کی مَنّت مانی تو جتنے فقیر کھلانے کی نیت تھی اتنوں کو کھلائے اور تعداد اوس وقت دل میں بھی نہ ہو تو دس (۱۰) فقیر کھلائے اور دونوں وقت کھلانے کی نیت تھی تو دونوں وقت کھلائے اور ایک وقت کا ارادہ ہے تو ایک وقت اور کچھ ارادہ نہ ہو تو دونوں وقت کھلائے یا صدقہ فطر کی مقدار اون کو دے۔ اور فقیر کو کھلانے کی مَنّت مانی تو ایک فقیر کو کھلائے یا صدقہ فطر کی مقدار دیدے۔^(۴) (بحر، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ ۶: یہ مَنّت مانی کہ اگر بیمار اچھا ہو جائے تو میں ان لوگوں کو کھانا کھلاؤں گا اور وہ لوگ مالدار ہوں تو مَنّت صحیح نہیں یعنی اُسکا پورا کرنا اوس پر ضرور نہیں۔^(۵) (بحر)

مسئلہ ۷: نماز پڑھنے کی مَنّت مانی اور رکعتوں کو معین نہ کیا تو دو رکعت پڑھنی ضروری ہے اور ایک یا آدھی رکعت کی مَنّت مانی جب بھی دو پڑھنی ضرور ہے اور تین رکعت کی مَنّت ہے تو چار پڑھے اور پانچ کی تو چھ پڑھے۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۸: بے وضو نماز پڑھنے کی مَنّت مانی تو صحیح نہ ہوئی اور بغیر قراءت یا ننگے نماز پڑھنے کی مَنّت مانی تو مَنّت صحیح ہے، قراءت کے ساتھ اور کپڑا پہن کر نماز پڑھے۔^(۷) (عالمگیری)

①..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثانی فیما یکون یمینا و مالایکون یمینا... الخ، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۶۵.

②..... "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، ج ۴، ص ۹۹.

③..... صدقہ فطر کے برابر دے یعنی نصف صاع گندم، آٹا یا اس کی قیمت وغیرہ۔

④..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثانی فیما یکون یمینا و مالایکون یمینا... الخ، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۶۵.

و "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، ج ۴، ص ۹۹، وغیرہما.

⑤..... "البحر الرائق"، کتاب الایمان، ج ۴، ص ۵۰۰.

⑥..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثانی فیما یکون یمینا و مالایکون یمینا... الخ، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۶۵.

⑦..... المرجع السابق.

مسئلہ ۹: آٹھ رکعت ظہر کی منّت مانی تو آٹھ واجب نہ ہونگی بلکہ چار ہی پڑھنی پڑیں گی اور اگر یہ کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ دو سو روپے دیدے تو مجھ پر اُنکے دس روپے زکوٰۃ ہے تو دس (۱۰) روپے زکوٰۃ کے فرض نہ ہونگے بلکہ وہی پانچ ہی فرض رہیں گے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: سو (۱۰۰) روپے خیرات کرنے کی منّت مانی اور اس کے پاس اس وقت اتنے نہیں ہیں تو جتنے ہیں اتنے ہی کی خیرات واجب ہے ہاں اگر اُسکے پاس اسباب^(۲) ہے کہ بیچے تو سو روپے ہو جائینگے تو سو کی خیرات ضرور ہے اور اسباب بیچنے پر بھی سو (۱۰۰) نہ ہونگے تو جو کچھ نقد ہے وہ اور تمام سامان کی جو کچھ قیمت ہو وہ سب خیرات کر دے منّت پوری ہوگئی اور اگر اُسکے پاس کچھ نہ ہو تو کچھ واجب نہیں۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: یہ منّت مانی کہ جمعہ کے دن اتنے روپے فلاں فقیر کو خیرات دوزگا اور جمعرات ہی کو خیرات کر دیے یا اس کے سوا کسی دوسرے فقیر کو دیدیے منّت پوری ہوگئی یعنی خاص اسی فقیر کو دینا ضرور نہیں نہ جمعہ کے دن دینا ضرور۔ یوہیں اگر مکہ معظمہ یا مدینہ طیبہ کے فقرا پر خیرات کرنے کی منّت مانی تو وہیں کے فقرا کو دینا ضروری نہیں بلکہ یہاں خیرات کر دینے سے بھی منّت پوری ہو جائیگی۔ یوہیں اگر منّت میں کہا کہ یہ روپے فقیروں پر خیرات کرونگا تو خاص انہیں روپوں کا خیرات کرنا ضرور نہیں اتنے ہی دوسرے روپے دیدیے منّت پوری ہوگئی۔^(۴) (درمختار)

مسئلہ ۱۲: جمعہ کے دن نماز پڑھنے کی منّت مانی اور جمعرات کو پڑھ لی منّت پوری ہوگئی یعنی جس منّت میں شرط نہ ہو اس میں وقت کی تعیین کا اعتبار نہیں یعنی جو وقت مقرر کیا ہے اس سے پہلے بھی ادا کر سکتا ہے اور جس میں شرط ہے اس میں ضرور ہے کہ شرط پائی جائے بغیر شرط پائی جائیکے ادا کیا تو منّت پوری نہ ہوئی شرط پائی جانے پر پھر کرنا پڑیگا مثلاً کہا اگر بیمار اچھا ہو جائے تو دس روپے خیرات کرونگا اور اچھا ہونے سے پہلے ہی خیرات کر دیے تو منّت پوری نہ ہوئی اچھے ہونے کے بعد پھر کرنا پڑیگا۔ باقی جگہ اور روپے اور فقیروں کی تخصیص^(۵) دونوں میں بیکار ہے خواہ شرط ہو یا نہ ہو^(۶) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳: اگر میرا یہ کام ہو جائے تو دس (۱۰) روپے کی روٹی خیرات کرونگا تو روٹیوں کا خیرات کرنا لازم نہیں یعنی کوئی دوسری چیز غلہ وغیرہ دس روپے کا خیرات کر سکتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دس روپے نقد دیدے۔^(۷) (درمختار)

①..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الایمان، الباب الثانی فیما یکون یمینا و مالایکون یمینا... الخ، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۶۵.

②..... یعنی سامان وغیرہ۔ ③..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، المرجع السابق.

④..... "الدر المختار"، کتاب الایمان، ج ۵، ص ۵۴۵، ج ۳، ص ۴۸۷.

⑤..... یعنی فقیروں کی تعیین۔

⑥..... "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الایمان، مطلب فی احکام النذر، ج ۵، ص ۵۳۷، ۵۴۰.

⑦..... "الدر المختار"، کتاب الایمان، ج ۵، ص ۵۴۶.

مسئلہ ۱۴: دس (۱۰) روپے دس (۱۰) مسکین پر خیرات کرنے کی منّت مانی اور ایک ہی فقیر کو دسوں (۱۰) روپے دیدیے منّت پوری ہوگئی۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: یہ کہا کہ مجھ پر اللہ (عزوجل) کے لیے دس (۱۰) مسکین کا کھانا ہے تو اگر دس (۱۰) مسکین کو دینے کی نیت نہ ہو تو اتنا کھانا جو دس (۱۰) کے لیے کافی ہو ایک مسکین کو دینے سے منّت پوری ہو جائیگی۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: اونٹ یا گائے ذبح کر کے اوسکے گوشت کو خیرات کرنے کی منّت مانی اور اوسکی جگہ سات بکریاں ذبح کر کے گوشت خیرات کر دیا منّت پوری ہوگئی اور یہ گوشت مالداروں کو نہیں دے سکتا دیگا تو اتنا خیرات کرنا پڑے گا ورنہ منّت پوری نہ ہوگی۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: اپنی اولاد کو ذبح کرنے کی منّت مانی تو ایک بکری ذبح کر دے منّت پوری ہو جائیگی اور اگر بیٹے کو مار ڈالنے کی منّت مانی تو منّت صحیح نہ ہوئی اور اگر خود اپنے کو یا اپنے باپ ماں دادا دادی یا غلام کو ذبح کرنے کی منّت مانی تو یہ منّت نہ ہوئی اوسکے ذمہ کچھ لازم نہیں۔^(۴) (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: مسجد میں چراغ جلانے یا طاق بھرنے یا فلاں بزرگ کے مزار پر چادر چڑھانے یا گیارھویں کی نیاز دلانے یا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا توشہ^(۵) یا شاہ عبدالحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا توشہ کرنے یا حضرت جلال بخاری کا کونڈا کرنے یا محرم کی نیاز یا شربت یا سبیل لگانے یا میلاد شریف کرنے کی منّت مانی تو یہ شرعی منّت نہیں مگر یہ کام منع نہیں ہیں کرے تو اچھا ہے۔ ہاں البتہ اس کا خیال رہے کہ کوئی بات خلاف شرع اوسکے ساتھ نہ ملائے مثلاً طاق بھرنے میں رت جگا^(۶) ہوتا ہے جس میں کنبہ^(۷) اور رشتہ کی عورتیں اکٹھا ہو کر گاتی بجاتی ہیں کہ یہ حرام ہے یا چادر چڑھانے کے لیے بعض لوگ تاشے^(۸) باجے کے ساتھ جاتے ہیں یہ ناجائز ہے یا مسجد میں چراغ جلانے میں بعض لوگ آٹے کا چراغ جلاتے ہیں یہ خواہ مخواہ مال ضائع کرنا ہے اور ناجائز ہے مٹی کا چراغ کافی ہے۔ اور گھی کی بھی ضرورت نہیں مقصود روشنی ہے وہ تیل سے حاصل ہے۔ رہا یہ کہ میلاد شریف میں

①..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الأیمان، الباب الثانی فیما یكون یمیناً و ما لا یكون یمیناً... الخ، الفصل الثانی ج ۲، ص ۶۶

②..... المرجع السابق.

③..... المرجع السابق.

④..... المرجع السابق، ص ۶۵.

⑤..... کسی دلی یا بزرگ کی فاتحہ کا کھانا جو عرس وغیرہ کے دن تقسیم کیا جاتا ہے۔ ⑥..... ایک قسم کی خوشی کی نیاز جو عورتیں دیتی ہیں اور رات کو جاگتی رہتی ہیں۔

⑦..... خاندان۔ ⑧..... ایک قسم کا ڈھول جسے گلے میں ڈال کر بجاتے ہیں۔

فرش و روشنی کا اچھا انتظام کرنا اور مٹھائی تقسیم کرنا یا لوگوں کو بلا وادینا اور اس کے لیے تاریخ مقرر کرنا اور پڑھنے والوں کا خوش الحانی سے پڑھنا یہ سب باتیں جائز ہیں البتہ غلط اور جھوٹی روایتوں کا پڑھنا منع ہے پڑھنے والے اور سننے والے دونوں گنہگار ہونگے۔

مسئلہ ۱۹: علم اور تعزیر بنانے اور پیک بننے اور محرم میں بچوں کو فقیر بنانے اور بدھی پہننے اور مرثیہ (۱) کی مجلس کرنے اور تعزیوں پر نیاز دلوانے وغیرہ خرافات (۲) جو روافض اور تعزیر دار لوگ کرتے ہیں ان کی منت سخت جہالت ہے ایسی منت مانتی نہ چاہیے اور مانی ہو تو پوری نہ کرے اور ان سب سے بدتر شیخ سد و کامرغا اور کڑا ہی ہے۔

مسئلہ ۲۰: بعض جاہل عورتیں لڑکوں کے کان ناک چھدوانے اور بچوں کی چوٹیا رکھنے کی منت مانتی ہیں یا اور طرح طرح کی ایسی منتیں مانتی ہیں جن کا جواز کسی طرح ثابت نہیں اولاً ایسی واہیات (۳) منتوں سے بچیں اور مانی ہو تو پوری نہ کریں اور شریعت کے معاملہ میں اپنے لغو خیالات کو دخل نہ دیں نہ یہ کہ ہمارے بڑے بوڑھے یو ہیں کرتے چلے آئے ہیں اور یہ کہ پوری نہ کرینگے تو بچہ مر جائیگا بچہ مرنے والا ہوگا تو یہ ناجائز منتیں بچانہ لیں گی۔ منت مانا کرو تو نیک کام نماز، روزہ، خیرات، دُرد شریف، کلمہ شریف، قرآن مجید پڑھنے، فقیروں کو کھانا دینے، کپڑا پہنانے وغیرہ کی منت مانو اور اپنے یہاں کے کسی سنی عالم سے دریافت بھی کر لو کہ یہ منت ٹھیک ہے یا نہیں، وہابی سے نہ پوچھنا کہ وہ گمراہ بے دین ہے وہ صحیح مسئلہ نہ بتائے گا بلکہ ایچ پیچ (۴) سے جائز امر کو ناجائز کہہ دیگا۔

مسئلہ ۲۱: منت یا قسم میں انشاء اللہ کہا تو اوس کا پورا کرنا واجب نہیں بشرطیکہ انشاء اللہ کا لفظ اوس کلام سے متصل ہو اور اگر فاصلہ ہو گیا مثلاً قسم کھا کر چُپ ہو گیا یا درمیان میں کچھ اور بات کی پھر انشاء اللہ کہا تو قسم باطل نہ ہوئی۔ یو ہیں ہر وہ کام جو کلام کرنے سے ہوتا ہے مثلاً طلاق اقرار وغیرہما یہ سب انشاء اللہ کہہ دینے سے باطل ہو جاتے ہیں۔ ہاں اگر یوں کہا کہ میری فلاں چیز اگر خدا چاہے تو بیچ دو تو یہاں اوس کو بیچنے کا اختیار رہیگا اور وکالت صحیح ہے یا یوں کہا کہ میرے مرنے کے بعد میرا اتنا مال انشاء اللہ خیرات کر دینا تو وصیت صحیح ہے اور جو کام دل سے متعلق ہیں وہ باطل نہیں ہوتے، مثلاً نیت کی کہ کل انشاء اللہ روزہ رکھو نگا تو یہ نیت درست ہے۔ (۵) (در مختار)

①..... یعنی وہ اشعار جن میں شہداء کے بلا کے مصائب و شہادت کا ذکر ہو۔

②..... یعنی بے ہودہ رسمیں، الٹی سیدھی رسمیں۔

③..... لغو ناجائز۔

④..... یعنی مکرو فریب۔

⑤..... ”الدر المختار“ و ”رد المحتار“، کتاب الایمان مطلب النذر غیر المعلق... الخ، ج ۵، ص ۵۴۸۔

مکان میں جانے اور رہنے وغیرہ کے متعلق قسم کا بیان

یہاں ایک قاعدہ یاد رکھنا چاہیے جس کا قسم میں ہر جگہ لحاظ ضرور ہے وہ یہ کہ قسم کے تمام الفاظ سے وہ معنی لیے جائیں گے جن میں اہل عرف استعمال کرتے ہوں مثلاً کسی نے قسم کھائی کہ کسی مکان میں نہیں جائیگا اور مسجد میں یا کعبہ، معظّمہ میں گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ یہ بھی مکان ہیں یوں ہی حمام میں جانے سے بھی قسم نہیں ٹوٹے گی۔⁽¹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱: قسم میں الفاظ کا لحاظ ہوگا اس کا لحاظ نہ ہوگا کہ اس قسم سے غرض کیا ہے یعنی اون لفظوں کے بول چال میں جو معنی ہیں وہ مراد لیے جائیں گے قسم کھانے والے کی نیت اور مقصد کا اعتبار نہ ہوگا مثلاً قسم کھائی کہ فلاں کے لیے ایک پیسہ کی کوئی چیز نہیں خریدوں گا اور ایک روپیہ کی خریدی تو قسم نہیں ٹوٹی حالانکہ اس کلام سے مقصد یہ ہوا کرتا ہے کہ نہ پیسے کی خریدوں گا نہ روپیہ کی مگر چونکہ لفظ سے یہ نہیں سمجھا جاتا لہذا اس کا اعتبار نہیں یا قسم کھائی کہ دروازہ سے باہر نہ جاؤں گا اور دیوار کو دکر یا سیڑھی لگا کر باہر چلا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ اس سے مراد یہ ہے کہ گھر سے باہر نہ جاؤں گا۔⁽²⁾ (در مختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲: قسم کھائی کہ اس گھر میں نہ جاؤں گا پھر وہ مکان بالکل گر گیا اب اس میں گیا تو نہیں ٹوٹی۔ یو ہیں اگر گرنے کے بعد پھر عمارت بنائی گئی اور اب گیا جب بھی قسم نہیں ٹوٹی اور اگر صرف چھت گری ہے دیواریں بدستور باقی ہیں تو قسم ٹوٹ گئی۔⁽³⁾ (در مختار)

مسئلہ ۳: قسم کھائی کہ اس مسجد میں نہ جاؤں گا پھر وہ مسجد شہید ہوگئی اور گیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ یو ہیں اگر گرنے کے بعد پھر سے بنی تو جانے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔⁽⁴⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۴: قسم کھائی کہ اس مسجد میں نہ جاؤں گا اور اس مسجد میں کچھ اضافہ کیا گیا اور یہ شخص اس حصہ میں گیا جواب بڑھایا گیا ہے تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر یہ کہا کہ فلاں محلہ کی مسجد میں نہ جاؤں گا یا وہ مسجد جن لوگوں کے نام سے مشہور ہے اس نام کو ذکر کیا تو اس حصہ میں جو بڑھایا گیا ہے جانے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔⁽⁵⁾ (عالمگیری)

①..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الایمان، الباب الثالث فی الیمین... الخ، ج ۲، ص ۶۸.

②..... "الدرالمختار" و "رد المختار"، کتاب الایمان، مطلب مهم فی لحقیق... الخ ج ۵ ص ۵۵۰.

③..... "الدر المختار"، کتاب الایمان، ج ۵، ص ۵۵۴.

④..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الایمان، الباب الثالث فی الیمین... الخ، ج ۲، ص ۶۸.

⑤..... المرجع السابق.

مسئلہ ۵: قسم کھائی کہ اس مکان میں نہیں جائے گا اور وہ مکان بڑھایا گیا تو اس حصہ میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اگر یہ کہا کہ فلاں کے مکان میں نہیں جائے گا تو ٹوٹ جائے گی۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۶: قسم کھائی کہ اس مکان میں نہ جاؤں گا پھر اس مکان کی چھت یا دیوار پر کسی دوسرے مکان پر سے یا سیڑھی لگا کر چڑھ گیا تو قسم نہیں ٹوٹی کہ بول چال میں اسے مکان میں جانا نہ کہیں گے۔ یوہیں اگر مکان کے باہر درخت ہے اوس پر چڑھا اور جس شاخ پر ہے وہ اوس مکان کی سیدھ میں ہے کہ اگر گرے تو اوس مکان میں گرے گا تو اس شاخ پر چڑھنے سے بھی قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں کسی مسجد میں نہ جانے کی قسم کھائی اور اوس کی دیوار یا چھت پر چڑھا تو قسم نہیں ٹوٹی۔^(۲) (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷: قسم کھائی کہ اس مکان میں نہیں جاؤں گا اور اوس کے نیچے تہ خانہ ہے جس سے گھر والے نفع اٹھاتے ہیں تو تہ خانہ میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۸: دو مکان ہیں اور اون دونوں پر ایک بالا خانہ ہے اگر بالا خانہ کا راستہ اس مکان سے ہو تو اس میں شمار ہوگا اور اگر راستہ دوسرے مکان سے ہے تو اوس میں شمار کیا جائیگا۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۹: مکان میں نہ جانے کی قسم کھائی تو جس طرح بھی اوس مکان میں جائے قسم ٹوٹ جائے گی خواہ دروازہ سے داخل ہو یا سیڑھی لگا کر دیوار سے اترے، اور اگر قسم کھائی کہ دروازہ سے نہیں جائیگا تو سیڑھی لگا کر دیوار سے اترنے میں قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر کسی جانب کی دیوار ٹوٹ گئی ہے وہاں سے مکان کے اندر گیا جب بھی قسم نہیں ٹوٹی ہاں اگر دروازہ بنانے کے لیے دیوار توڑی گئی ہے اوس میں سے گیا تو ٹوٹ گئی اگر یوں قسم کھائی کہ اس دروازہ سے نہ جائیگا تو جو دروازہ بعد میں بنایا پہلے ہی سے کوئی دوسرا دروازہ تھا اس سے گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔^(۵) (درمختار، طحطاوی)

مسئلہ ۱۰: قسم کھائی کہ مکان میں نہ جائیگا اور اوس کی چوکھٹ^(۶) پر کھڑا ہوا اگر وہ چوکھٹ اس طرح ہے کہ دروازہ بند

①..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین... الخ، ج ۲، ص ۶۸.

②..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، المرجع السابق.

و"الدرالمختار" و"ردالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الدخول... الخ، مبحث مهم فی تحقیق... الخ، ج ۵، ص ۵۵۷.

③..... "الدر المختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الدخول... الخ، ج ۵، ص ۵۵۴، ۵۵۸.

④..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین... الخ، ج ۲، ص ۶۹.

⑤..... "الدر المختار" المرجع السابق، ص ۵۵۴-۵۵۹.

و"حاشیۃ الطحطاوی علی الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الدخول... الخ، ج ۲، ص ۳۴۴.

⑥..... دروازے کا فریم جس میں پٹ لگائے جاتے ہیں۔

کرنے پر مکان سے باہر ہو جیسا عموماً مکان کے بیرونی دوازے ہوتے ہیں تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر دروازہ بند کرنے سے چوکھٹ اندر رہے تو قسم ٹوٹ گئی غرض یہ کہ مکان میں جانے کے یہ معنی ہیں کہ ایسی جگہ پہنچ جائے کہ دروازہ بند کرنے کے بعد وہ جگہ اندر ہو۔⁽¹⁾ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۱: ایک قدم مکان کے اندر رکھا اور دوسرا باہر ہے یا چوکھٹ پر ہے تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ اندر کا حصہ نیچا ہو۔
یو ہیں اگر قدم باہر ہوں اور سر اندر یا ہاتھ بڑھا کر کوئی چیز مکان میں سے اوٹھالی تو قسم نہیں ٹوٹی۔⁽²⁾ (عالمگیری)
مسئلہ ۱۲: صورت مذکورہ میں اگرچت⁽³⁾ یا پٹ⁽⁴⁾ یا کروٹ سے لیٹ کر مکان میں گیا اگر اکثر حصہ بدن کا اندر ہے تو قسم ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔⁽⁵⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: قسم کھائی تھی کہ مکان میں نہ جائیگا اور دوڑتا ہوا آ رہا تھا دروازہ پر پہنچ کر پھسلا اور مکان کے اندر جا رہا یا آندھی کے دھکے سے بے اختیار مکان میں جا رہا یا کوئی شخص زبردستی پکڑ کر مکان کے اندر لے گیا تو ان سب صورتوں میں قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اس کے حکم سے کوئی شخص اسے اوٹھا کر مکان میں لایا یا سواری پر آیا تو ٹوٹ گئی۔⁽⁶⁾ (جوہرہ، عالمگیری) مگر پہلی صورت میں کہ بغیر اختیار جانا ہوا ہے اس سے قسم ابھی اس کے ذمہ باقی ہے یعنی اگر مکان سے نکل کر پھر خود جائے تو قسم ٹوٹ جائے گی۔⁽⁷⁾ (درمختار)

مسئلہ ۱۴: قسم کھائی کہ اس مکان میں داخل نہ ہوگا اور قسم کے وقت وہ اس مکان کے اندر ہے تو جب تک مکان کے اندر ہے قسم نہیں ٹوٹی مکان سے باہر آنے کے بعد پھر جائیگا تو ٹوٹ جائیگی۔⁽⁸⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: اگر قسم کھائی کہ اس گھر سے باہر نہ نکلے گا اور چوکھٹ پر کھڑا ہوا، اگر چوکھٹ دروازہ سے باہر ہے تو قسم ٹوٹ گئی اور اندر ہے تو نہیں۔ یو ہیں اگر ایک پاؤں باہر ہے دوسرا اندر تو نہیں ٹوٹی یا مکان کے اندر درخت ہے اس پر چڑھا اور جس

①..... "الدر المختار"، کتاب الأیمان، ج ۵، ص ۵۵۹، وغیرہ.

②..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین... الخ، ج ۲، ص ۶۹.

③..... پیڑھ کے بل۔

④..... اوندھا۔

⑤..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین... الخ، ج ۲، ص ۶۹.

⑥..... "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الأیمان، الجزء الثانی، ص ۲۵۶.

و "الفتاویٰ الہندیۃ"، المرجع السابق، ص ۶۸، ۶۹.

⑦..... "الدر المختار"، کتاب الأیمان، ج ۵، ص ۵۶۸.

⑧..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین... الخ، ج ۲، ص ۶۹.

شاخ پر ہے وہ شاخ مکان سے باہر ہے جب بھی قسم نہیں ٹوٹی۔⁽¹⁾ (درمختار)

مسئلہ ۱۶: ایک شخص نے دوسرے سے کہا، خدا کی قسم! تیرے گھر آج کوئی نہیں آئے گا تو گھر والوں کے سوا اگر دوسرا کوئی آیا یا یہ قسم کھانے والا خود اس کے یہاں گیا تو قسم ٹوٹ گئی۔⁽²⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: قسم کھائی کہ تیرے گھر میں قدم نہ رکھوں گا اس سے مراد گھر میں داخل ہونا ہے نہ کہ صرف قدم رکھنا لہذا اگر سواری پر مکان کے اندر گیا جوتے پہنے ہوئے جب بھی قسم ٹوٹ گئی اور اگر دروازہ کے باہر لیٹ کر صرف پاؤں مکان کے اندر کر دیے تو قسم نہیں ٹوٹی۔⁽³⁾ (درمختار)

مسئلہ ۱۸: قسم کھائی کہ مسجد سے نہ نکلے گا اگر خود نکلا یا اس نے کسی کو حکم دیا وہ اسے اٹھا کر مسجد سے باہر لایا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر زبردستی کسی نے مسجد سے کھینچ کر باہر کر دیا تو نہیں ٹوٹی اگرچہ دل میں نکالنے پر خوش ہو۔ زبردستی کے معنی یہاں صرف اتنے ہیں کہ نکلنا اپنے اختیار سے نہ ہو یعنی کوئی ہاتھ پکڑ کر یا اٹھا کر باہر کر دے اگرچہ یہ نہ جانا چاہتا تو وہ باہر نہ کر سکتا ہو اور اگر اس نے دھمکی دی اور ڈر کر یہ خود نکل گیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر زبردستی نکالنے کے بعد پھر مسجد میں گیا اور اپنے آپ باہر ہوا تو قسم ٹوٹ گئی اور مکان سے نہ نکلنے کی قسم کھائی جب بھی یہی احکام ہیں۔⁽⁴⁾ (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: قسم کھائی کہ میری عورت فلاں شخص کی شادی میں نہیں جائے گی اور وہ عورت اس کے یہاں شادی سے قبل گئی تھی اور شادی میں بھی رہی تو قسم نہ ٹوٹی کہ شادی میں جانا نہ ہوا۔⁽⁵⁾ (درمختار)

مسئلہ ۲۰: قسم کھائی کہ تمہارے پاس آؤں گا تو اس کے مکان یا اوس کی دوکان پر جانا ضرور ہے خواہ ملاقات ہو یا نہ ہو اوسکی مسجد میں جانا کافی نہیں اور اگر اوسکے مکان یا دوکان پر نہ گیا یہاں تک کہ ان میں کا ایک مر گیا تو اوس کی زندگی کے آخر وقت میں قسم ٹوٹے گی کہ اب اوس کے پاس آنا نہیں ہو سکتا۔⁽⁶⁾ (درمختار)

مسئلہ ۲۱: قسم کھائی کہ میں تمہارے پاس کل آؤں گا اگر آنے پر قادر ہوا تو اس سے مراد یہ ہے کہ بیمار نہ ہو یا کوئی مانع

①....."الدر المختار"، کتاب الأیمان، ج ۵، ص ۵۵۹.

②....."الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین... الخ، ج ۲، ص ۷۰.

③....."الدر المختار"، کتاب الأیمان، ج ۵، ص ۵۷۷.

④....."الدر المختار" و "ردالمحتار"، باب الیمین فی الدخول... الخ، مطلب حلف: لا یساکن فلانا، کتاب الایمان، ج ۵، ص ۵۶۷.

و "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الرابع فی الیمین... الخ، ج ۲، ص ۷۸.

⑤....."الدر المختار"، کتاب الأیمان، ج ۵، ص ۵۷۲.

⑥..... المرجع السابق.

مثلاً جنون یا نسیان⁽¹⁾ یا بادشاہ کی ممانعت وغیرہ باپیش نہ آئے تو آؤں گا لہذا اگر بلا وجہ نہ آیا تو قسم ٹوٹ گئی۔⁽²⁾ (درمختار)

مسئلہ ۲۲: عورت سے کہا اگر میری اجازت کے بغیر گھر سے نکلی تو تجھے طلاق ہے تو ہر بار نکلنے کے لیے اجازت کی ضرورت ہے اور اجازت یوں ہوگی کہ عورت اسے سنے اور سمجھے اگر اس نے اجازت دی مگر عورت نے نہیں سنا اور چلی گئی تو طلاق ہوگی۔ یوں اگر اس نے ایسی زبان میں اجازت دی کہ عورت اس کو سمجھتی نہیں مثلاً عربی یا فارسی میں کہا اور عورت عربی یا فارسی نہیں جانتی تو طلاق ہوگی۔ یوں اگر اجازت دی مگر کسی قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اجازت مراد نہیں ہے تو اجازت نہیں مثلاً غصہ میں جھڑکنے کے لیے کہا جا تو اجازت نہیں یا کہا جا مگر گئی تو خدا تیرا بھلا نہ کریگا تو یہ اجازت نہیں یا جانے کے لیے کھڑی ہوئی اس نے لوگوں سے کہا، چھوڑو اسے جانے دو تو اجازت نہ ہوئی اور اگر دروازہ پر فقیر بولا اس نے کہا فقیر کو کھڑا دیدے اگر دروازہ سے نکلے بغیر نہیں دے سکتی تو نکلنے کی اجازت ہے ورنہ نہیں اور اگر کسی رشتہ دار کے یہاں جانے کی اجازت دی مگر اس وقت نہ گئی دوسرے وقت گئی تو طلاق ہوگی اور اگر ماں کے یہاں جانے کے لیے اجازت لی اور بھائی کے یہاں چلی گئی تو طلاق نہ ہوئی اور اگر عورت سے کہا اگر میری خوشی کے بغیر نکلی تو تجھ کو طلاق ہے تو اس میں سننے اور سمجھنے کی ضرورت نہیں اور اگر کہا بغیر میرے جانے ہوئے گئی تو طلاق ہے پھر عورت نکلی اور شوہر نے نکلتے دیکھا یا اجازت دی مگر اس وقت نہ گئی بعد میں گئی تو طلاق نہ ہوئی۔⁽³⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: اس کے مکان میں کوئی رہتا ہے اس سے کہا، خدا کی قسم! تو بغیر میری اجازت کے گھر سے نہیں نکلے گا تو ہر بار نکلنے کے لیے اجازت کی ضرورت نہیں پہلی بار اجازت لے لی قسم پوری ہوگی۔ ہر بار اجازت زوجہ کے لیے درکار ہے اور زوجہ کو بھی اگر ایک بار اجازت عام دیدی کہ میں تجھے اجازت دیتا ہوں جب کبھی تو چاہے جائے تو یہ اجازت ہر بار کے لیے کافی ہے۔⁽⁴⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴: قسم کھائی کہ بغیر اجازت زید میں نہیں نکلوں گا اور زید مر گیا تو قسم جاتی رہی۔⁽⁵⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵: عورت سے کہا، خدا کی قسم! تو بغیر میری اجازت کے نہیں نکلے گی تو ہر بار اجازت کی ضرورت اسی وقت تک ہے کہ عورت اس کے نکاح میں ہے نکاح جاتے رہنے کے بعد اب اجازت کی ضرورت نہیں۔⁽⁶⁾ (ردالمحتار)

①..... بھول جانا۔

②..... ”الدر المختار“، کتاب الأیمان، ج ۵، ص ۵۷۳۔

③..... ”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب الأیمان، مطلب لاتخر جی الا باذنی، ج ۵، ص ۵۷۴۔

④..... ”رد المختار“، المرجع السابق، ص ۵۷۵۔

⑤..... المرجع السابق۔ ⑥..... المرجع السابق، ص ۵۷۵۔

مسئلہ ۲۶: اگر میری اجازت کے بغیر نکلی تو تجھ کو طلاق ہے اور عورت بغیر اجازت نکلی تو ایک طلاق ہوگی پھر اب اجازت لینے کی ضرورت نہ رہی کہ قسم پوری ہوگی لہذا اگر دوبارہ نکلی تو اب پھر طلاق نہ پڑے گی۔⁽¹⁾ (درمختار)

مسئلہ ۲۷: قسم کھائی کہ جنازہ کے سوا کسی کام کے لیے گھر سے نہ نکلوں گا اور جنازہ کے لیے نکلا، چاہے جنازہ کے ساتھ گیا یا نہ گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ گھر سے نکلنے کے بعد اور کام بھی کیے۔⁽²⁾ (درمختار)

مسئلہ ۲۸: قسم کھائی کہ فلاں محلہ میں نہ جائیگا اور ایسے مکان میں گیا جس میں دو دروازے ہیں ایک دروازہ اوس محلہ میں ہے جس کی نسبت قسم کھائی اور دوسرا دوسرے محلہ میں تو قسم ٹوٹ گئی۔⁽³⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: قسم کھائی کہ لکھنؤ نہیں جاؤنگا تو لکھنؤ کے ضلع میں جو قصبات یا گاؤں ہیں اون میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹی۔ یو ہیں اگر قسم کھائی کہ فلاں گاؤں میں نہ جاؤں گا تو آبادی میں جانے سے قسم ٹوٹے گی اور اوس گاؤں کے متعلق جو اراضی بستی سے باہر ہے وہاں جانے سے قسم نہیں ٹوٹی۔ اور اگر کسی ملک کی نسبت قسم کھائی مثلاً پنجاب، بنگال، اودھ، روہیل، کھنڈ وغیرہ یا تو گاؤں میں جانے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔⁽⁴⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: قسم کھائی کہ دہلی نہیں جاؤں گا اور پنجاب کے ارادہ سے گھر سے نکلا اور دہلی راستہ میں پڑتی ہے اگر اپنے شہر سے نکلنے وقت نیت تھی کہ دہلی ہوتا ہوا پنجاب جاؤں گا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر یہ نیت تھی کہ دہلی نہ جاؤں گا مگر ایسی جگہ پہنچ کر دہلی ہو کر جانے کا ارادہ ہوا کہ وہاں سے نماز میں قصر⁽⁵⁾ شروع ہو گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم میں یہ نیت تھی کہ خاص دہلی نہ جاؤں گا اور پنجاب جانے کے لیے نکلا اور دہلی ہو کر جانے کا ارادہ کیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔⁽⁶⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۱: قسم کھائی کہ فلاں کے گھر نہیں جاؤں گا تو جس گھر میں وہ رہتا ہے اوس میں جانے سے قسم ٹوٹ گئی اگرچہ وہ مکان اوسکا نہ ہو بلکہ کرایہ پر یا عاریۃً اوس میں رہتا ہو۔⁽⁷⁾ یو ہیں جو مکان اوس کی ملک میں ہے اگرچہ اوس میں رہتا نہ ہو، اوس میں جانے سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی۔⁽⁸⁾ (عالمگیری)

①..... "الدر المختار"، کتاب الأیمان، ج ۵، ص ۵۷۶.

②..... المرجع السابق، ص ۵۶۸.

③..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین علی الدخول والسکنی وغیرہا، ج ۲، ص ۷۰.

④..... المرجع السابق.

⑤..... یعنی ظہر، عصر اور عشاء کی فرض نماز دو، دو رکعتیں پڑھنا۔

⑥..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین علی الدخول والسکنی وغیرہا، ج ۲، ص ۷۰.

⑦..... یعنی چند روز کے لئے مانگ کر اس مکان میں رہتا ہو، بغیر عوض کے کسی چیز سے نفع حاصل کرنے کا مالک بنا دینے کو عاریۃ کہتے ہیں۔

⑧..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین علی الدخول والسکنی وغیرہا، ج ۲، ص ۷۰.

مسئلہ ۳۲: قسم کھائی کہ فلاں کی دوکان میں نہیں جاؤں گا تو اگر اس شخص کی دو دوکانیں ہیں ایک میں خود بیٹھتا ہے اور ایک کرایہ پر دیدی ہے تو کرایہ والی میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اگر ایک ہی دوکان ہے جس میں وہ بیٹھتا بھی نہیں ہے بلکہ کرایہ پر دے دی ہے تو اب اس میں جانے سے قسم ٹوٹ جائیگی کہ اس صورت میں دوکان سے مراد سکونت^(۱) کی جگہ نہیں بلکہ وہ جو اس کی ملک میں ہے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: قسم کھائی کہ زید کے مکان میں نہیں جائیگا اور ایسے مکان میں گیا جو زید اور دوسرے کی شرکت میں ہے اگر زید اس مکان میں رہتا ہے تو قسم ٹوٹ گئی اور رہتا نہ ہو تو نہیں۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: ایک شخص کسی مکان میں بیٹھا ہوا ہے اور قسم کھائی کہ اس مکان میں اب نہیں آؤنگا تو اس مکان کے کسی حصہ میں داخل ہونے سے قسم ٹوٹ جائے گی خاص وہی دالان^(۴) جس میں بیٹھا ہوا ہے مراد نہیں اگرچہ وہ کہے کہ میری مراد یہ دالان تھی ہاں اگر دالان یا کمرہ کہا تو خاص وہی کمرہ مراد ہوگا جس میں وہ بیٹھا ہوا ہے۔^(۵) (بحر، عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: قسم کھائی کہ زید کے مکان میں نہیں جائیگا اور زید کے دو مکان ہیں ایک میں رہتا ہے اور دوسرا گودام ہے یعنی اس میں تجارت کے سامان رکھتا ہے خود زید کی اس میں سکونت نہیں تو اس دوسرے مکان میں جانے سے قسم نہ ٹوٹے گی ہاں اگر کسی قرینہ سے^(۶) یہ بات معلوم ہو کہ یہ دوسرا مکان بھی مراد ہے تو اس میں داخل ہونے سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: قسم کھائی کہ زید کے خریدے ہوئے مکان میں نہیں جائے گا اور زید نے ایک مکان خریدا پھر اس سے اس قسم کھانے والے نے خرید لیا تو اس میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور اگر زید نے خرید کر اس کو ہبہ کر دیا^(۸) تو جانے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔^(۹) (خانہ، بحر)

①..... رہائش۔

②..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین علی الدخول والسکنی وغیرہا، ج ۲، ص ۷۱۔

③..... المرجع السابق۔

④..... بڑا اور لمبا کمرہ جس میں محراب دار دروازے ہوتے ہیں۔

⑤..... ”البحر الرائق“، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الدخول... الخ، ج ۴، ص ۵۱۱۔

⑥..... یعنی ایسی بات جو مطلوب کی طرف اشارہ کرے۔

و ”الفتاویٰ الہندیہ“، المرجع السابق۔

⑦..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین علی الدخول والسکنی وغیرہا، ج ۲، ص ۷۱۔

⑧..... یعنی تحفہ میں دے دیا۔

⑨..... ”البحر الرائق“، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الدخول... الخ، ج ۴، ص ۵۱۲۔

مسئلہ ۳۷: قسم کھائی کہ زید کے مکان میں نہیں جائے گا اور زید نے آدھا مکان بیچ ڈالا تو اگر اب تک زید اوس مکان میں رہتا ہے تو جانے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور نہیں تو نہیں اور اگر قسم کھائی کہ اپنی زوجہ کے مکان میں نہیں جاؤنگا اور عورت نے مکان بیچ ڈالا اور خریدار سے شوہر نے وہ مکان کرایہ پر لیا اگر قسم کھانا عورت کی وجہ سے تھا تو اب جانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اوس مکان کی ناپسندی کی وجہ سے تھا تو ٹوٹ گئی۔⁽¹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: قسم کھائی کہ زید کے مکان میں نہیں جائے گا اور زید نے لوگوں کو کھانا کھلانے کے لیے کسی سے مکان عاریتاً لیا تو اس میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی، ہاں اگر مالک مکان نے اپنا کل سامان وہاں سے نکال لیا اور زید اسباب سکونت⁽²⁾ اوس مکان میں لے گیا تو قسم ٹوٹ جائے گی۔⁽³⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: قسم کھائی کہ زید کے مکان میں نہیں جائیگا اور زید کا خود کوئی مکان نہیں بلکہ زید اپنی زوجہ کے مکان میں رہتا ہے تو اس مکان میں جانے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر زید کا خود بھی کوئی مکان ہے تو عورت کے مکان میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر قسم کھائی کہ فلاں عورت کے مکان میں نہیں جائیگا اور عورت کا خود کوئی مکان نہیں ہے بلکہ شوہر کے مکان میں رہتی ہے تو اس مکان میں جانے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور خود عورت کا بھی مکان ہے تو شوہر والے مکان میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔⁽⁴⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰: قسم کھائی کہ حمام میں نہانے کے لیے نہیں جائیگا تو اگر مالک حمام سے ملاقات کرنے کے لیے گیا پھر نہا بھی لیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔⁽⁵⁾ (خانہ)

مسئلہ ۴۱: قسم کھائی کہ میں فلاں شخص کو اس مکان میں آنے سے روکوں گا وہ شخص اوس مکان میں جانا چاہتا تھا اس نے روک دیا قسم پوری ہوگئی اب اگر پھر کبھی اوس کو جاتے ہوئے دیکھا اور منع نہ کیا تو اس پر کفارہ وغیرہ کچھ نہیں۔⁽⁶⁾ (بجر)

مسئلہ ۴۲: قسم کھائی کہ فلاں کو اس گھر میں نہیں آنے دوںگا اگر وہ مکان قسم کھانے والے کی ملک⁽⁷⁾ میں نہیں ہے تو

①....."الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الایمان، الباب الثالث فی الیمین علی الدخول والسکنی وغیرہا، ج ۲، ص ۷۱.

②.....رہنہ سہنے کا ساز و سامان۔

③....."الفتاویٰ الہندیہ"، المرجع السابق.

④.....المرجع السابق.

⑤....."الفتاویٰ الخانیہ"، کتاب الایمان، فصل فی الدخول، ج ۱، ص ۳۱۹.

⑥....."البحر الرائق"، کتاب الایمان، باب الیمین فی الدخول والخروج، ج ۴، ص ۵۱۳.

⑦.....ملکیت۔

زبان سے منع کرنا کافی ہے اور ملک ہے تو زبان سے اور ہاتھ پاؤں سے منع کرنا ضرور ہے، ورنہ قسم ٹوٹ جائیگی۔⁽¹⁾ (بحر)
مسئلہ ۴۳: زید و عمرو سفر میں ہیں زید نے قسم کھائی کہ عمرو کے مکان میں نہیں جائیگا عمرو کے ڈیرے⁽²⁾ اور خیمے یا
 جس مکان میں اُترے اگر زید گیا تو قسم ٹوٹ گئی۔⁽³⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۴۴: قسم کھائی کہ اس خیمہ میں نہ جائے گا اور وہ خیمہ کسی جگہ نصب کیا ہوا ہے⁽⁴⁾ اب وہاں سے اوکھاڑ کر
 دوسری جگہ کھڑا کیا گیا اور اس کے اندر گیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ یوہیں لکڑی کا زینہ⁽⁵⁾ یا منبر ایک جگہ سے اوکھاڑ کر دوسری جگہ قائم کیا
 گیا تو اب بھی وہی قرار پائیگا یعنی جس نے اوس پر نہ چڑھنے کی قسم کھائی ہے اب چڑھا تو قسم ٹوٹ گئی۔⁽⁶⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۴۵: زید نے قسم کھائی کہ میں عمرو کے پاس نہ جاؤں گا اور عمرو نے بھی قسم کھائی کہ میں زید کے پاس نہ جاؤں
 گا اور دونوں مکان میں ایک ساتھ گئے تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم کھائی کہ میں اوس کے پاس نہ جاؤں گا اور اوس کے مرنے کے بعد
 گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔⁽⁷⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۴۶: قسم کھائی کہ جب تک زید اس مکان میں ہے میں اس مکان میں نہ جاؤں گا اور زید اپنے بال بچوں کو لیکر
 اوس مکان سے چلا گیا پھر اوس مکان میں آ گیا تو اب اُس میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔⁽⁸⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۴۷: قسم کھائی کہ فلاں کے مکان میں نہیں جائے گا اور اوس کے اصطلیل⁽⁹⁾ میں گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔⁽¹⁰⁾ (بحر)

مسئلہ ۴۸: قسم کھائی کہ اس گلی میں نہ آئے گا اور اوس گلی کے کسی مکان میں گیا مگر اوس گلی سے نہیں بلکہ چھت پر چڑھ
 کر یا کسی اور راستہ سے تو قسم نہیں ٹوٹی بشرطیکہ اوس مکان سے نکلنے میں بھی گلی میں نہ آئے۔⁽¹¹⁾ (بحر)

①..... ”البحر الرائق“، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الدخول والخروج، ج ۴، ص ۵۱۴.

②..... مکان، گھر۔

③..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین علی الدخول والسکنی وغیرہا، ج ۲، ص ۷۱.

④..... یعنی لگایا ہوا ہے۔

⑤..... سیڑھی۔

⑥..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، المرجع السابق.

⑦..... المرجع السابق، ص ۷۳.

⑧..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین علی الدخول والسکنی وغیرہا، ج ۲، ص ۷۴.

⑨..... گھوڑے باندھنے کی جگہ۔

⑩..... ”البحر الرائق“، کتاب الأیمان، باب الیمین... الخ، ج ۴، ص ۵۰۸.

⑪..... المرجع السابق، ص ۵۱۱.

مسئلہ ۴۹: قسم کھائی کہ فلاں کے مکان میں نہیں جائیگا اور مالک مکان کے مرنے کے بعد گیا تو قسم نہیں

ٹوٹی۔ (۱) (بحر)

مسئلہ ۵۰: قسم کھائی کہ فلاں مکان میں یا فلاں محلہ یا کوچہ میں نہیں رہے گا اور اس مکان یا محلہ میں فی الحال رہتا ہے اور اب خود اس مکان یا محلہ سے چلا گیا بال بچوں اور سامان کو وہیں چھوڑا تو قسم ٹوٹ گئی یعنی قسم اوس وقت پوری ہوگی کہ خود بھی چلا جائے اور بال بچوں کو بھی لے جائے اور خانہ داری کے سامان اوس قدر لے جائے جو سکونت (۲) کے لیے ضروری ہیں اور اگر قسم کے وقت اوس میں سکونت نہ ہو تو جب خود بال بچے اور خانہ داری کے ضروری سامان کو لے کر اوس مکان میں جائیگا قسم ٹوٹ جائیگی، مگر یہ اوس وقت ہے کہ قسم عربی زبان میں ہو کیونکہ عربی زبان میں اگر خود اوس مکان سے چلا گیا اور بال بچے یا سامان خانہ داری ابھی وہیں ہیں تو وہ مکان اس کی سکونت کا قرار پائیگا اگرچہ اوس میں رہنا چھوڑ دیا ہو اور جس مکان میں تنہا جا کر رہتا ہے وہ سکونت کا مکان نہیں اور فارسی یا اردو میں اگر خود اوس مکان کو چھوڑ دیا تو یہ نہیں کہا جائیگا کہ اوس مکان میں رہتا ہے اگرچہ بال بچے وہاں رہتے ہوں یا خانہ داری کا کل سامان اوس مکان میں موجود ہو اور جس مکان میں چلا گیا اوس مکان میں اس کا رہنا قرار دیا جاتا ہے اگرچہ یہاں نہ بال بچے ہوں نہ سامان اور قسم میں اعتبار وہاں کی بول چال کا ہے لہذا عربی کا وہ حکم ہے اور فارسی، اردو کا یہ۔ (۳) (عالمگیری، بحر، درمختار)

مسئلہ ۵۱: قسم کھائی کہ اس مکان میں نہیں رہے گا اور قسم کے وقت اسی مکان میں سکونت ہے تو اگر سکونت میں دوسرے کا تابع (۴) ہے مثلاً بالغ لڑکا کہ باپ کے مکان میں رہتا ہے یا عورت کہ شوہر کے مکان میں رہتی ہے اور قسم کھانے کے بعد فوراً خود اوس مکان سے چلا گیا اور بال بچوں کو اور سامان کو وہیں چھوڑا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۲: قسم کھائی کہ اس مکان میں نہیں رہے گا اور نکلنا چاہتا تھا مگر دروازہ بند ہے کسی طرح کھول نہیں سکتا یا کسی نے اوسے مقید کر لیا کہ نکل نہیں سکتا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ پہلی صورت میں اس کی ضرورت نہیں کہ دیوار توڑ کر باہر نکلے یعنی اگر دروازہ

①..... "البحر الرائق"، کتاب الايمان، باب اليمين... الخ، ج ۴، ص ۵۱۲.

②..... یعنی رہنے کے لئے۔

③..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الايمان، الباب الثالث فی اليمين علی الدخول والسکني وغیرہا، ج ۲، ص ۷۴، ۷۵.

و"البحر الرائق"، کتاب الايمان، باب اليمين... الخ، ج ۴، ص ۵۱۴، ۵۱۶.

و"الدر المختار"، کتاب الايمان، باب اليمين فی الدخول... الخ، ج ۵، ص ۵۶۱.

④..... ماتحت۔

⑤..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الايمان، الباب الثالث فی اليمين... الخ، ج ۲، ص ۷۴.

بند ہے اور دیوار توڑ کر نکل سکتا ہے اور توڑ کر نہ نکلا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یوں اگر قسم کھانے والی عورت ہے اور رات کا وقت ہے تو رات میں رہ جانے سے قسم نہ ٹوٹے گی اور مرد نے قسم کھائی اور رات کا وقت ہے تو جب تک چور وغیرہ کا ڈر نہ ہو عذر نہیں۔⁽¹⁾

مسئلہ ۵۳: قسم کھائی کہ اس مکان میں نہ رہے گا اگر دوسرے مکان کی تلاش میں ہے تو مکان نہ چھوڑنے کی وجہ سے قسم نہیں ٹوٹی اگر چہ کئی دن گزر جائیں بشرطیکہ مکان کی تلاش میں پوری کوشش کرتا ہو۔ یوں اگر اسی وقت سے سامان اٹھوانا شروع کر دیا مگر سامان زیادہ ہونے کے سبب کئی دن گزر گئے یا سامان کے لیے مزدور تلاش کیا اور نہ ملایا سامان خود ڈھو کر⁽²⁾ لے گیا اس میں دیر ہوئی اور مزدور کرتا تو جلد ڈھل جاتا⁽³⁾ اور مزدور کرنے پر قدرت بھی رکھتا ہے تو ان سب صورتوں میں دیر ہو جانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اردو میں قسم ہے تو اوس کا مکان سے نکل جانا اس نیت سے کہ اب اس میں رہنے کو نہ آؤں گا قسم سچی ہونے کے لیے کافی ہے اگر چہ سامان وغیرہ لیجانے میں کتنی ہی دیر ہو اور کسی وجہ سے دیر ہو۔⁽⁴⁾ (درمختار، خانہ)

مسئلہ ۵۴: قسم کھائی کہ اس شہر یا گاؤں میں نہیں رہے گا اور خود وہاں سے فوراً چلا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگر چہ بال بچے اور کل سامان وہیں چھوڑ گیا ہو پھر جب کبھی وہاں رہنے کے ارادہ سے آئیگا قسم ٹوٹ جائیگی اور اگر کسی سے ملنے کو یا بال بچوں اور سامان لینے کو وہاں آئیگا تو اگر چہ کئی دن ٹھہر جائے قسم نہیں ٹوٹی۔⁽⁵⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۵۵: قسم کھائی کہ میں پورے سال اس گاؤں میں نہ رہوں گا یا اس مکان میں اس مہینے بھر سکونت نہ کروں گا اور سال میں یا مہینے میں ایک دن باقی تھا کہ وہاں سے چلا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔⁽⁶⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۵۶: قسم کھائی کہ فلاں شہر میں نہیں رہے گا اور سفر کر کے وہاں پہنچا اگر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کر لی قسم ٹوٹ گئی اور اس سے کم میں نہیں۔⁽⁷⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۵۷: قسم کھائی کہ فلاں کے ساتھ اس مکان میں نہیں رہے گا اور اوس مکان کے ایک حصہ میں وہ رہا اور دوسرے میں یہ تو قسم ٹوٹ گئی اگر چہ دیوار اٹھوا کر اوس مکان کے دو حصے جدا جدا کر دیے گئے اور ہر ایک نے اپنی اپنی آمد و رفت⁽⁸⁾ کا دروازہ

①..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین... الخ، ج ۲، ص ۷۵.

②..... اٹھا کر۔

③..... یعنی جلدی دوسری جگہ منتقل ہو جاتا۔

④..... ”الدر المختار“، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الدخول... الخ، ج ۵، ص ۵۶۳.

و ”الفتاویٰ الخانیہ“، کتاب الأیمان، فصل فی المساکنة... الخ، ج ۱، ص ۳۲۵.

⑤..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین... الخ، ج ۲، ص ۷۵، ۷۶.

⑥..... المرجع السابق، ۷۶. ⑦..... المرجع السابق۔ ⑧..... یعنی آنے جانے۔

علیحدہ علیحدہ کھول لیا اور اگر قسم کھانے والا اس مکان میں رہتا تھا وہ شخص زبردستی اس مکان میں آ کر رہنے لگا اگر یہ فوراً اس مکان سے نکل گیا تو قسم نہیں ٹوٹی ورنہ ٹوٹ گئی اگرچہ اس کا اس مکان میں رہنا سے معلوم نہ ہو اور اگر مکان کو معین نہ کیا مثلاً کہا فلاں کے ساتھ کسی مکان میں یا ایک مکان میں نہ رہے گا اور ایک ہی مکان کی تقسیم کر کے دونوں دو مختلف حصوں میں ہوں تو قسم نہیں ٹوٹی جبکہ بیچ میں دیوار قائم کر دی گئی یا وہ مکان بہت بڑا ہو کہ ایک محلہ کے برابر ہو۔⁽¹⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۸: قسم کھائی کہ فلاں کے ساتھ نہ رہے گا پھر یہ قسم کھانے والا سفر کر کے اس کے مکان پر جا کر اُترا اگر پندرہ دن ٹھہرے گا تو قسم ٹوٹ جائے گی اور کم میں نہیں۔⁽²⁾ (خانہ)

مسئلہ ۵۹: قسم کھائی کہ اس کے ساتھ فلاں شہر میں نہ رہیگا تو اس کا یہ مطلب ہے کہ اس شہر کے ایک مکان میں دونوں نہ رہیں گے لہذا دونوں اگر اس شہر کے دو مکانوں میں رہیں تو قسم نہیں ٹوٹی۔ ہاں اگر اس قسم سے اُس کی یہ نیت ہو کہ دونوں اس شہر میں مطلقاً نہ رہیں گے تو اگرچہ دونوں دو مکان میں ہوں تو قسم ٹوٹ گئی۔ یہی حکم گاؤں میں ایک ساتھ نہ رہنے کی قسم کا ہے۔⁽³⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۶۰: قسم کھائی کہ فلاں کے ساتھ ایک مکان میں نہ رہیگا اور دونوں بازار میں ایک دوکان میں بیٹھ کر کام کرتے یا تجارت کرتے ہیں تو قسم نہیں ٹوٹی۔ ہاں اگر اس کی نیت میں یہ بھی ہو کہ دونوں ایک دوکان میں کام نہ کریں گے یا قسم کے پہلے کوئی ایسا کلام ہوا ہے جس سے یہ سمجھا جاتا ہو یا دوکان ہی میں رات کو بھی رہتے ہیں تو قسم ٹوٹ جائیگی۔⁽⁴⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۶۱: قسم کھائی کہ فلاں کے مکان میں نہ رہے گا اور مکان کو معین⁽⁵⁾ نہ کیا کہ یہ مکان اور اس شخص نے اس کے قسم کھانے کے بعد اپنا مکان بیچ ڈالا تو اب اس میں رہنے سے قسم نہ ٹوٹے گی اور اگر اس کی قسم کے بعد اس نے کوئی مکان خریدا اور اس جدید مکان میں قسم کھانے والا رہا تو ٹوٹ گئی اور اگر وہ مکان اس شخص کا تنہا نہیں ہے بلکہ دوسرے کا بھی اس میں حصہ ہے تو اس میں رہنے سے نہیں ٹوٹے گی اور اگر قسم میں مکان کو معین کر دیا تھا کہ فلاں کے اس مکان میں نہ رہوں گا اور نیت یہ ہے کہ اس مکان میں نہ رہوں گا اگرچہ کسی کا ہو تو اگرچہ بیچ ڈالا اس میں رہنے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر یہ نیت ہو کہ چونکہ یہ فلاں

①..... "الدرالمختار" و "رد المحتار"، کتاب الأیمان، مطلب لا یساکن فلانا، ج ۵، ص ۵۶۴.

②..... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الأیمان، فصل فی المساکنة... الخ، ج ۱، ص ۳۲۵.

③..... "الفتاوی الہندیة"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین... الخ، ج ۲، ص ۷۶.

④..... المرجع السابق، ۷۷.

⑤..... مقرر۔

کا ہے اس وجہ سے نہ رہوں گا یا کچھ نیت نہ ہو تو بیچنے کے بعد رہنے سے نہ ٹوٹی۔⁽¹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۶۲: قسم کھائی کہ زید جو مکان خریدے گا اوس میں میں نہ رہوں گا اور زید نے ایک مکان عمرو کے لیے خرید اقسیم کھانے والا اس مکان میں رہیگا تو قسم ٹوٹ جائے گی۔ ہاں اگر وہ کہے کہ میرا مقصد یہ تھا کہ زید جو مکان اپنے لیے خریدے میں اوس میں نہ رہوں گا اور یہ مکان تو عمرو کے لیے خرید ا ہے تو اس کا قول مان لیا جائیگا۔⁽²⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۶۳: قسم کھائی کہ سوار نہ ہوگا تو جس جانور پر وہاں کے لوگ سوار ہوتے ہیں اوس پر سوار ہونے سے قسم ٹوٹے گی لہذا اگر آدمی کی پیٹھ پر سوار ہوا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں گائے، بیل، بھینس کی پیٹھ پر سوار ہونے سے قسم نہ ٹوٹے گی۔ یوہیں گدھے اور اونٹ پر سوار ہونے سے بھی قسم نہ ٹوٹے گی کہ ہندوستان میں ان پر لوگ سوار نہیں ہوا کرتے۔ ہاں اگر قسم کھانے والا اون لوگوں میں سے ہو جو ان پر سوار ہوتے ہیں جیسے گدھے والے یا اونٹ والے کہ یہ سوار ہوا کرتے ہیں تو قسم ٹوٹ جائے گی اور گھوڑے ہاتھی پر سوار ہونے سے قسم ٹوٹ جائے گی کہ یہ جانور یہاں لوگوں کی سواری کے ہیں۔ یوہیں اگر قسم کھانے والا اون لوگوں میں تو نہیں ہے جو گدھے یا اونٹ پر سوار ہوتے ہیں مگر قسم وہاں کھائی جہاں لوگ ان پر سوار ہوتے ہیں مثلاً ملک عرب شریف کے سفر میں ہے تو گدھے اور اونٹ پر سوار ہونے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔⁽³⁾ (مستفاد من الدر وغیرہ)

مسئلہ ۶۴: قسم کھائی کہ کسی سواری پر سوار نہ ہوگا تو گھوڑا، خچر، ہاتھی، پالکی⁽⁴⁾، ڈولی، پہلی⁽⁵⁾، ریل، یکہ، تانگہ، شکر م⁽⁶⁾ وغیرہ قسم کی سواری گاڑیاں اور کشتی پر سوار ہونے سے قسم ٹوٹ جائیگی۔⁽⁷⁾

مسئلہ ۶۵: قسم کھائی کہ گھوڑے پر سوار نہ ہوگا تو زین یا چار جامہ⁽⁸⁾ رکھ کر سوار ہوا یا تنگی پیٹھ پر بہر حال قسم ٹوٹ گئی۔⁽⁹⁾ (عالمگیری)

①..... ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین... الخ، ج ۲، ص ۷۷.

②..... المرجع السابق.

③..... ”الدر المختار“، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الدخول... الخ، ج ۵، ص ۵۸۳، وغیرہ.

④..... ایک قسم کی سواری جسے کہہاں اٹھاتے ہیں۔ ⑤..... بیل گاڑی۔

⑥..... ایک قسم کی چار پہیوں والی گاڑی۔

⑦..... ”الدر المختار“، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الدخول... الخ، ج ۵، ص ۵۸۳.

⑧..... کپڑے کا زین جس میں لکڑی نہیں ہوتی۔

⑨..... ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب الأیمان، الباب الرابع فی الیمین علی الخروج... الخ، ج ۲، ص ۸۰.

مسئلہ ۶۶: قسم کھائی کہ اس زین^(۱) پر سوار نہ ہوگا پھر اس میں کچھ کمی بیشی کی جب بھی اس پر سوار ہونے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۶۷: قسم کھائی کہ کسی جانور پر سوار نہ ہوگا تو آدمی پر سوار ہونے سے قسم نہ ٹوٹے گی کہ عرف میں^(۳) آدمی کو جانور نہیں کہتے۔^(۴) (فتح)

مسئلہ ۶۸: قسم کھائی کہ عربی گھوڑے پر سوار نہ ہوگا تو اور گھوڑوں پر سوار ہونے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۶۹: قسم کھائی کہ گھوڑے پر سوار نہ ہوگا پھر زبردستی کسی نے سوار کر دیا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اس نے زبردستی کی اور اس کے مجبور کرنے سے یہ خود سوار ہوا تو قسم ٹوٹ گئی۔^(۶) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۷۰: جانور پر سوار ہے اور قسم کھائی کہ سوار نہ ہوگا تو فوراً تر جائے، ورنہ قسم ٹوٹ جائیگی۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۷۱: قسم کھائی کہ زید کے اس گھوڑے پر سوار نہ ہوگا پھر زید نے اس گھوڑے کو بیچ ڈالا تو اب اس پر سوار ہونے سے قسم نہ ٹوٹے گی۔ یوہیں اگر قسم کھائی کہ زید کے گھوڑے پر سوار نہ ہوگا اور اس گھوڑے پر سوار ہوا جو زید و عمر و میں مشترک ہے تو قسم نہیں ٹوٹی۔^(۸) (عالمگیری)

مسئلہ ۷۲: قسم کھائی کہ فلاں کے گھوڑے پر سوار نہ ہوگا اور اس کے غلام کے گھوڑے پر سوار ہوا اگر قسم کے وقت یہ نیت تھی کہ غلام کے گھوڑے پر بھی سوار نہ ہوگا اور غلام پر اتنا دین^(۹) نہیں جو مستغرق^(۱۰) ہو تو قسم ٹوٹ گئی، خواہ غلام پر بالکل دین نہ ہو یا ہے مگر مستغرق نہیں اور نیت نہ ہو تو قسم نہیں ٹوٹی اور دین مستغرق ہو تو قسم نہیں ٹوٹی، اگر چہ نیت ہو۔^(۱۱) (درمختار)

①..... گھوڑے کے اوپر رکھنے والی کاٹھی، پالان جس پر بیٹھتے ہیں۔

②..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الأیمان الباب الربع فی الیمین علی الخروج... الخ، ج ۲، ص ۸۰.

③..... یعنی عام بول چال میں۔

④..... ”فتح القدیر“، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الخروج... الخ، ج ۴، ص ۳۹۴.

⑤..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الأیمان الباب الربع فی الیمین علی الخروج... الخ، ج ۲، ص ۸۰.

⑥..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، المرجع السابق.

و”الدر المختار“، کتاب الأیمان، ج ۵، ص ۵۸۴.

⑦..... المرجع السابق.

⑧..... المرجع السابق.

⑨..... تبرض۔

⑩..... ڈوبا ہوا۔

⑪..... ”الدر المختار“، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الدخول، ج ۵، ص ۵۸۲.

کھانے پینے کی قسم کا بیان

جو چیز ایسی ہو کہ چبا کر حلق سے اوتاری جاتی ہو اوس کے حلق سے اوتارنے کو کھانا کہتے ہیں، اگر چہ اس نے بغیر چبائے اوتاری اور پتلی چیز بہتی ہوئی کو حلق سے اوتارنے کو پینا کہتے ہیں، مگر صرف اتنی ہی بات پر اقتصار نہ کرنا چاہیے (1) بلکہ محاورات کا ضرور خیال کرنا ہوگا کہ کہاں کھانے کا لفظ بولتے ہیں اور کہاں پینے کا کہ قسم کا دار و مدار بول چال پر ہے۔

مسئلہ ۱: اُردو میں دودھ پینے کو بھی دودھ کھانا کہتے ہیں، لہذا اگر قسم کھائی کہ دودھ نہیں کھاؤں گا تو پینے سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی اور اگر کوئی ایسی چیز کھائی جس میں دودھ ملا ہوا ہے مگر اوس کا مزہ محسوس نہیں ہوتا تو اوس کے کھانے سے قسم نہیں ٹوٹی۔

مسئلہ ۲: قسم کھائی کہ دودھ یا سرکہ یا شوربا نہیں کھائیگا اور روٹی سے لگا کر کھایا تو قسم ٹوٹ گئی اور خالی سرکہ پی گیا تو قسم نہیں ٹوٹی کہ اس کو کھانا نہ کہیں گے بلکہ یہ پینا ہے۔ (2) (بحر)

مسئلہ ۳: قسم کھائی کہ یہ روٹی نہ کھائیگا اور اوس سے سکھا کر کوٹ کر پانی میں گھول کر پی گیا تو قسم نہیں ٹوٹی کہ یہ کھانا نہیں ہے پینا ہے۔ (3) (بحر)

مسئلہ ۴: اگر کسی چیز کو مونہ میں رکھ کر اوگل دیا (4) تو یہ نہ کھانا ہے نہ پینا مثلاً قسم کھائی کہ یہ روٹی نہیں کھائے گا اور مونہ میں رکھ کر اوگل دی یا یہ پانی نہیں پیے گا اور اوس سے کلی کی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (5) (بحر)

مسئلہ ۵: قسم کھائی کہ یہ انڈا یا یہ اخروٹ نہیں کھائیگا اور اوس سے بغیر چبائے ہوئے نکل گیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر قسم کھائی کہ یہ انگور یا انار نہیں کھائیگا اور چوس کر عرق (6) پی گیا اور فضلہ (7) پھینک دیا تو قسم ٹوٹ گئی کہ اس کو عرف میں کھانا کہتے ہیں۔ یوں اگر شکر نہ کھانے کی قسم کھائی تھی اور اوس سے مونہ میں رکھ کر جو گھلتی گئی حلق سے اوتارتا گیا قسم ٹوٹ گئی۔ (8) (در مختار)

مسئلہ ۶: چکھنے کے معنی ہیں کسی چیز کو مونہ میں رکھ کر اوس کا مزہ معلوم کرنا اور اُردو محاورہ میں اکثر مزہ دریافت کرنے

①..... یعنی اس کو کافی نہ سمجھیں۔

②..... "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل... الخ، ج ۴، ص ۵۳۳۔

③..... المرجع السابق۔

④..... منہ سے نکال دیا۔

⑤..... "البحر الرائق"، المرجع السابق۔

⑥..... رس۔

⑦..... رس چوسنے کے بعد بچا ہوا پھوک۔

⑧..... "الدر المختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل... الخ، ج ۵، ص ۵۸۵۔

کے لیے تھوڑا سا کھالینے پانی لینے کو چکھنا کہتے ہیں اگر قرینہ سے یہ بات معلوم ہو کہ اس کلام میں چکھنے سے مراد تھوڑا سا کھا کر مزہ معلوم کرنا ہے تو یہ مراد لیں گے۔ مثلاً کوئی شخص کچھ کھا رہا ہے اس نے دوسرے کو بلایا اس نے انکار کیا اس نے کہا ذرا چکھ کر تو دیکھو کیسی ہے تو یہاں چکھنے سے مراد تھوڑی سی کھالینا ہے اور اگر قرینہ نہ ہو تو مطلقاً مزہ معلوم کرنے کے لیے مونہ میں رکھنا مراد ہوگا کہ اس معنی میں بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے مگر اگر پانی کی نسبت قسم کھائی کہ اسے نہیں چکھوں گا پھر نماز کے لیے اس سے کلی کی تو قسم نہیں ٹوٹی کہ کلی کر نماز کے لیے ہے مزہ معلوم کرنے کے لیے نہیں اگرچہ مزہ بھی معلوم ہو جائے۔

مسئلہ ۷: قسم کھائی کہ یہ ستو (1) نہیں کھائے گا اور اسے گھول کر پیا یا قسم کھائی کہ یہ ستو نہیں پیے گا اور گوندھ کر کھایا ویسا ہی پھانک لیا (2) تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (3)

مسئلہ ۸: آم وغیرہ کسی درخت کی نسبت کہا کہ اس میں سے کچھ نہ کھاؤں گا تو اس کے پھل کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی کہ خود درخت کھانے کی چیز نہیں لہذا اس سے مراد اس کا پھل کھانا ہے۔ یوں پھل کو نچوڑ کر جو نکلا وہ کھایا جب بھی قسم ٹوٹ گئی اور اگر پھل کو نچوڑ کر اسکی کوئی چیز بنالی گئی ہو جیسے انگور سے سرکہ بناتے ہیں تو اس کے کھانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اگر صورت مذکورہ میں تکلف (4) کر کے کسی نے اس درخت کا کچھ حصہ چھال وغیرہ کھالیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ یہ نیت بھی ہو کہ درخت کا کوئی جز نہ کھاؤں گا اور اگر وہ درخت ایسا ہو جس میں پھل ہوتا ہی نہ ہو یا ہوتا ہے مگر کھایا نہ جاتا ہو تو اس کی قیمت سے کوئی چیز خرید کر کھانے سے قسم ٹوٹ جائیگی کہ اس کے کھانے سے مراد اس کی قیمت سے کوئی چیز خرید کر کھانا ہے۔ (5) (در مختار، بحر وغیرہما)

مسئلہ ۹: قسم کھائی کہ اس آم کے درخت کی کیری (6) نہ کھاؤں گا اور پکے ہوئے کھائے یا قسم کھائی کہ اس درخت کے انگور نہ کھاؤں گا اور منجے (7) کھائے یا دودھ نہ کھاؤں گا اور وہی کھایا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (8) (عامہ کتب)

①..... بھنی ہوئی گندم یا جو وغیرہ کا آٹا۔

③..... ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب الایمان، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل... الخ، ج ۲، ص ۸۱۔

④..... مشقت، تکلیف اٹھا کر۔

⑤..... ”الدر المختار“، کتاب الایمان، باب الیمین فی الأکل... الخ، ج ۵، ص ۵۸۷-۵۸۹۔

و”البحر الرائق“، کتاب الایمان، باب الیمین فی الأکل... الخ، ج ۴، ص ۵۳۴، وغیرہما۔

⑥..... کچا آم۔

⑦..... ایک قسم کی بڑی کشمش۔

⑧..... ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب الایمان، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل... الخ، ج ۲، ص ۸۲۔

مسئلہ ۱۰: قسم کھائی کہ اس گائے یا بکری سے کچھ نہ کھائے گا تو اوس کا دودھ وہی یا مکھن یا گھی کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور گوشت کھانے سے ٹوٹ جائے گی۔^(۱) (بحر وغیرہ)

مسئلہ ۱۱: قسم کھائی کہ یہ آٹا نہیں کھائیگا اور اوس کی روٹی یا اور کوئی بنی ہوئی چیز کھائی تو قسم ٹوٹ گئی اور خود آٹا ہی پھانک لیا تو نہیں۔^(۲) (بحر، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: قسم کھائی کہ روٹی نہیں کھائیگا تو اوس جگہ جس چیز کی روٹی لوگ کھاتے ہیں اوس کی روٹی سے قسم ٹوٹے گی مثلاً ہندوستان میں گہیوں، جو، جوار، باجرا، مگّا^(۳) کی روٹی پکائی جاتی ہے تو چاول کی روٹی سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور جہاں چاول کی روٹی لوگ کھاتے ہوں وہاں کے کسی شخص نے قسم کھائی تو چاول کی روٹی کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔^(۴) (بحر)

مسئلہ ۱۳: قسم کھائی کہ یہ سرکہ نہیں کھائے گا اور چٹنی یا سیگن جبین^(۵) کھائی جس میں وہ سرکہ پڑا ہوا تھا تو قسم نہیں ٹوٹی یا قسم کھائی کہ اس انڈے سے نہیں کھائے گا اور اوس میں سے بچہ نکلا اور اوس سے کھایا تو قسم نہیں ٹوٹی۔^(۶) (عالمگیری، بحر)

مسئلہ ۱۴: قسم کھائی کہ اس درخت سے کچھ نہ کھائے گا اور اوس کی قلم لگائی^(۷) کو اس قلم کے پھل کھانے سے قسم نہیں ٹوٹی۔^(۸) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۵: قسم کھائی کہ اس بچھیا کا گوشت نہیں کھائیگا پھر جب وہ جوان ہوگئی اُس وقت اُس کا گوشت کھایا تو قسم ٹوٹ گئی۔^(۹) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶: قسم کھائی کہ گوشت نہیں کھائیگا تو مچھلی کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور اونٹ، گائے بھینس، بھینٹ، بکری اور پرند وغیرہ جن کا گوشت کھایا جاتا ہے اگر اون کا گوشت کھایا تو ٹوٹ جائے گی، خواہ شوربے دار ہو یا ٹھننا ہوا یا کوفتہ^(۱۰) اور کچا گوشت

①..... "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین... الخ، ج ۴، ص ۵۳۴، وغیرہ.

②..... "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین... الخ، ج ۴، ص ۵۴۰.

و"ردالمحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل... الخ، مطلب: اذا تعذرت الحقیقة... الخ، ج ۵، ص ۵۸۷.

③..... مکتی۔

④..... "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین... الخ، ج ۴، ص ۵۴۱.

⑤..... سرکہ یا لیمو کے رس کا پکا ہوا شربت۔

⑥..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الأیمان، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل... الخ، ج ۲، ص ۸۱، ۸۳.

⑦..... کسی درخت کی شاخ چھیل کر دوسرے درخت کی شاخ چیر کر اس میں لگانا۔

⑧..... "رد المحتار"، کتاب الأیمان، مطلب فیما لو وصل غصن شجرة باخری، ج ۵، ص ۵۸۸.

⑨..... "الدر المختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل... الخ، ج ۵، ص ۵۸۹.

⑩..... قیے کا گول کباب جو شوربے میں ڈالتے ہیں۔

یا صرف شور باکھایا تو نہیں ٹوٹی۔ یوہیں کھجی، تلی، پھیپڑا، دل، گردہ، اوجھڑی، دُنْبہ کی چکی (1) کے کھانے سے بھی نہیں ٹوٹے گی کہ ان چیزوں کو عرف میں گوشت نہیں کہتے اور اگر کسی جگہ ان چیزوں کا بھی گوشت میں شمار ہو تو وہاں ان کے کھانے سے بھی ٹوٹ جائے گی۔ (2) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷: قسم کھائی کہ بیل کا گوشت نہیں کھایگا تو گائے کے گوشت سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور گائے کے گوشت نہ کھانے کی قسم کھائی تو بیل کا گوشت کھانے سے ٹوٹ جائیگی کہ بیل کے گوشت کو بھی لوگ گائے کا گوشت کہتے ہیں اور بھینس کے گوشت سے نہیں ٹوٹے گی اور بھینس کے گوشت کی قسم کھائی تو گائے بیل کے گوشت سے نہیں ٹوٹے گی اور بڑا گوشت کہا تو ان سب کو شامل ہے اور بکری کا گوشت کہا تو بکرے کے گوشت سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی کہ دونوں کو بکری کا گوشت کہتے ہیں۔ یوہیں بھیر کا گوشت کہا تو مینڈھے کو بھی شامل ہے اور دُنْبہ ان میں داخل نہیں، اگرچہ دُنْبہ اسی کی ایک قسم ہے اور چھوٹا گوشت ان سب کو شامل ہے۔ (3)

مسئلہ ۱۸: قسم کھائی کہ چربی نہیں کھایگا تو پیٹ میں اور آنتوں پر جو چربی لپی رہتی ہے اوس کے کھانے سے قسم ٹوٹے گی پیٹ کی چربی جو گوشت کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے اوس کے کھانے سے یا دُنْبہ کی چکی کھانے سے نہیں ٹوٹے گی۔ (4) (درمختار)

مسئلہ ۱۹: قسم کھائی کہ گوشت نہیں کھائے گا اور کسی خاص گوشت کی نیت ہے تو اوس کے سوا دوسرا گوشت کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ یوہیں قسم کھائی کہ کھانا نہیں کھایگا اور خاص کھانا مراد لیا تو دوسرا کھانا کھانے سے قسم نہ ٹوٹے گی۔ (5) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: قسم کھائی کہ تل نہیں کھائے گا تو تل کے تیل کھانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور گیہوں (6) نہ کھانے کی قسم کھائی تو بھنے ہوئے گیہوں کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور گیہوں کی روٹی یا آٹا یا ستویا کچے گیہوں کھانے سے قسم نہ ٹوٹے گی مگر جبکہ اوس

①..... دُنْبہ کی گول چپٹی دم اور اس کی چربی۔

②..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل... إلخ، مطلب: حلف لایأکل لحماً، ج ۵، ص ۵۹۳-۵۹۵.

③..... ”البحر الرائق“، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل... إلخ، ج ۴، ص ۵۳۹.

④..... ”الدرالمختار“، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل... إلخ، مطلب: حلف لایأکل لحماً، ج ۵، ص ۵۹۶.

⑤..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الأیمان، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل... إلخ، ج ۲، ص ۸۳.

⑥..... گندم۔

کی یہ نیت ہو کہ گیہوں کی روٹی نہیں کھائیگا تو روٹی کھانے سے بھی ٹوٹ جائے گی۔⁽¹⁾ (بحر، عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: قسم کھائی کہ یہ گیہوں نہیں کھائے گا پھر انھیں بویا، اب جو پیدا ہوئے ان کے کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی کہ یہ وہ گیہوں نہیں ہیں۔⁽²⁾ (درمختار)

مسئلہ ۲۲: قسم کھائی کہ روٹی نہیں کھائیگا تو پراٹھے، پوریاں، سنبو سے⁽³⁾، بسکٹ، شیر مال، کلچے، گلگلے، نان پاؤ⁽⁴⁾ کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی کہ ان کو روٹی نہیں کہتے اور تنوری روٹی یا چپاتی یا موٹی روٹی یا بیلن⁽⁵⁾ سے بنائی ہوئی روٹی کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔⁽⁶⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: قسم کھائی کہ فلاں کا کھانا نہیں کھائے گا اور اوس کے یہاں کا سرکہ یا نمک کھایا تو قسم نہیں ٹوٹی۔⁽⁷⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴: قسم کھائی کہ فلاں شخص کا کھانا نہیں کھائیگا اور وہ شخص کھانا بیچتا ہے اس نے خرید کر کھالیا تو قسم ٹوٹ گئی کہ اوس کے کھانے سے مراد اوس سے خرید کر کھانا کھانا ہے اور اگر کھانا بیچنا اوس کا کام نہ ہو تو مراد وہ کھانا ہے جو اوس کی ملک میں ہے، لہذا خرید کر کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔⁽⁸⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵: فلاں عورت کی پکائی ہوئی روٹی نہیں کھائیگا اور اوس عورت نے خود روٹی پکائی ہے یعنی اوس نے توے پر ڈالی اور سینکی⁽⁹⁾ ہے تو اس کے کھانے سے قسم ٹوٹ جائیگی اور اگر اوس نے فقط آٹا گوندھا ہے یا روٹی بنائی ہے اور کسی دوسرے نے توے پر ڈالی اور سینکی اس کے کھانے سے نہیں ٹوٹے گی کہ آٹا گوندھنے یا روٹی بنانے کو پکنا نہیں کہیں گے اور اگر کہا فلاں عورت کی روٹی نہیں کھاؤں گا تو اس میں دو صورتیں ہیں، اگر یہ مراد ہے کہ اوس کی پکائی ہوئی روٹی نہیں کھاؤں گا تو وہی حکم ہے جو بیان کیا گیا اور

①....."البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل... إلخ، ج ۴، ص ۵۴۰.

و"الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل... إلخ، ج ۲، ص ۸۶، ۸۳.

②....."الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل... إلخ، ج ۵، ص ۵۹۸.

③.....سمو سے۔ ④.....ڈبل روٹی۔ ⑤.....لکڑی کا وہ گول اوزار جس سے روٹی کو بڑھاتے ہیں۔

⑥....."الدرالمختار" و"ردالمحتار" کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل... إلخ، مطلب: لایأکل هذا البر، ج ۵، ص ۵۹۸.

⑦....."ردالمحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل... إلخ، مطلب: لایأکل طعاماً، ج ۵، ص ۶۰۰.

⑧....."ردالمحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل... إلخ، مطلب: حلف لایکلم عبد فلان... إلخ، ج ۵، ص ۶۳۴.

⑨.....روٹی کو توے پر یا ہلکی آنچ پر پکانا۔

اگر یہ مطلب ہے کہ اوس کی ملک میں جو روٹی ہے وہ نہیں کھاؤں گا تو اگرچہ کسی اور نے آنا گوندھایا روٹی پکائی ہو مگر جب اوس کی ملک ہے تو کھانے سے ٹوٹ جائیگی۔⁽¹⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: قسم کھائی کہ یہ کھانا کھائیگا تو اس میں دو صورتیں ہیں کوئی وقت مقرر کر دیا ہے یا نہیں اگر وقت نہیں مقرر کیا ہے پھر وہ کھانا کسی اور نے کھالیا یا ہلاک ہو گیا یا قسم کھانے والا مر گیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر وقت مقرر کر دیا ہے مثلاً آج اسکو کھائے گا اور دن گزرنے سے پہلے قسم کھانے والا مر گیا یا کھانا تلف⁽²⁾ ہو گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔⁽³⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: قسم کھائی کہ کھانا نہیں کھائیگا تو وہ کھانا مراد ہے جس کو عادۃ⁽⁴⁾ کھاتے ہیں لہذا اگر مردار کا گوشت کھایا تو قسم نہیں ٹوٹی۔⁽⁵⁾ (درمختار)

مسئلہ ۲۸: قسم کھائی کہ سری نہیں کھائے گا اور اوس کی یہ نیت ہو کہ بکری، گائے، مرغ، مچھلی وغیرہ کسی جانور کا سر نہیں کھائیگا تو جس چیز کا سر کھائے گا قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر نیت کچھ نہ ہو تو گائے اور بکری کے سر کھانے سے قسم ٹوٹے گی اور چڑیا ٹڈی⁽⁶⁾، مچھلی وغیرہ جانوروں کے سر کھانے سے نہیں ٹوٹے گی۔⁽⁷⁾ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۹: قسم کھائی کہ انڈا نہیں کھائیگا اور نیت کچھ نہ ہو تو مچھلی کے انڈے کھانے سے نہیں ٹوٹے گی۔⁽⁸⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: میوہ نہ کھانے کی قسم کھائی تو مراد سیب، ناشپاتی، آڑو، انگور، انار، آم، امرود وغیرہ ہیں جن کو عرف میں میوہ کہتے ہیں کھیرا، لکڑی، گاجر، وغیرہ کو میوہ نہیں کہتے۔⁽⁹⁾

مسئلہ ۳۱: مٹھائی سے مراد امرتی⁽¹⁰⁾، چلبلی، پیڑا، بالوشاہی، گلاب جامن، قلاقتد، برنی، لڈو وغیرہ جن کو عرف میں

①..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل... إلخ، مطلب: لا یأکل خبزاً، ج ۵، ص ۵۹۹.

②..... ضائع۔

③..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل... إلخ، ج ۲، ص ۸۴.

④..... عام طور پر۔

⑤..... "الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل... إلخ، ج ۵، ص ۶۰۰.

⑥..... ٹیڑی، ایک قسم کا پروں والا کیڑا جو درختوں اور فصلوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔

⑦..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل... إلخ، ج ۲، ص ۸۷، وغیرہ.

⑧..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل... إلخ، ج ۲، ص ۸۷.

⑨..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل... إلخ، مطلب: لا یأکل فاکھۃ، ج ۵، ص ۶۰۱.

⑩..... ایک قسم کی مٹھائی جو ماش کے آٹے کی بنائی جاتی ہے، شکل میں چلبلی کی طرح ہوتی ہے۔

مٹھائی کہتے ہیں ہاں اس طرف بعض گاؤں میں گڑ کو مٹھائی کہتے ہیں لہذا اگر اس گاؤں والے نے مٹھائی نہ کھانے کی قسم کھائی تو گڑ کھانے سے قسم ٹوٹ جائیگی اور جہاں کا یہ محاورہ نہیں ہے وہاں والے کی نہیں ٹوٹے گی۔ عربی میں حلوا ہر میٹھی چیز کو کہتے ہیں یہاں تک کہ انجیر اور کھجور کو بھی مگر ہندوستان میں ایک خاص طرح سے بنائی ہوئی چیز کو حلوا کہتے ہیں کہ سوجی، میدہ، چاول کے آٹے وغیرہ سے بناتے ہیں اور یہاں بریلی میں اسکو میٹھا بھی بولتے ہیں، غرض جس جگہ کا جو عرف ہو وہاں اسی کا اعتبار ہے۔ سالن عموماً ہندوستان میں گوشت کو کہتے ہیں جس سے روٹی کھائی جائے اور بعض جگہ میں نے دال کو بھی سالن کہتے سنا اور عربی زبان میں تو سرکہ کو بھی ادام (سالن) کہتے ہیں۔ آلو، رتالو⁽¹⁾، اروی، ترئی، بھنڈی، ساگ، کدو، شلجم، گو بھی اور دیگر سبز یوں کو ترکاری کہتے ہیں جن کو گوشت میں ڈالتے ہیں یا تنہا پکاتے ہیں اور بعض گاؤں میں جہاں ہندو کثرت سے رہتے ہیں گوشت کو بھی لوگ ترکاری بولتے ہیں۔

مسئلہ ۳۲: قسم کھائی کہ کھانا نہیں کھائیگا اور کوئی ایسی چیز کھائی جسے عرف میں کھانا نہیں کہتے ہیں مثلاً دودھ پی لیا یا مٹھائی کھالی تو قسم نہیں ٹوٹی۔⁽²⁾

مسئلہ ۳۳: قسم کھائی کہ نمک نہیں کھائیگا اور ایسی چیز کھائی جس میں نمک پڑا ہوا ہے تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ نمک کا مزہ محسوس ہوتا ہو اور روٹی وغیرہ کو نمک لگا کر کھایا تو قسم ٹوٹ جائیگی ہاں اگر اس کے کلام سے یہ سمجھا جاتا ہو کہ نمکین کھانا مراد ہے تو پہلی صورت میں بھی قسم ٹوٹ جائیگی۔⁽³⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴: قسم کھائی کہ مرچ نہیں کھائیگا اور گوشت وغیرہ کوئی ایسی چیز کھائی جس میں مرچ ہے اور مرچ کا مزہ محسوس ہوتا ہے تو قسم ٹوٹ گئی، اس کی ضرورت نہیں کہ مرچ کھائے تو قسم ٹوٹے۔⁽⁴⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۵: قسم کھائی کہ پیاز نہیں کھائیگا اور کوئی ایسی چیز کھائی جس میں پیاز پڑی ہے تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ پیاز کا مزہ معلوم ہوتا ہو۔⁽⁵⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۶: جس کھانے کی نسبت قسم کھائی کہ اس کو نہیں کھائے گا یا پانی کی نسبت کہ اس کو نہیں پیے گا اگر وہ اتنا ہے کہ

①..... آلو کی ایک قسم، کچالو۔

②..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الایمان، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل... إلخ، ج ۲، ص ۸۴۔

③..... "ردالمحتار"، کتاب الایمان، باب الیمین فی الأکل... إلخ، مطلب: حلف لایأکل إداماً... إلخ، ج ۵، ص ۶۰۴۔

④..... "الدرالمختار"، کتاب الایمان، باب الیمین فی الأکل... إلخ، ج ۵، ص ۶۰۴۔

⑤..... المرجع السابق۔

ایک مجلس میں کھا سکتا ہے اور ایک پیاس میں پی سکتا ہے تو جب تک گل نہ کھائے پیے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ مثلاً قسم کھائی کہ یہ روٹی نہیں کھائے گا اور روٹی ایسی ہے کہ ایک مجلس میں پوری کھا سکتا ہے تو اس روٹی کا ٹکڑا کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ یوں قسم کھائی کہ اس گلاس کا پانی نہیں پے گا تو ایک گھونٹ پینے سے نہیں ٹوٹی۔ اور اگر کھانا اتنا ہے کہ ایک مجلس میں نہیں کھا سکتا تو اس میں سے ذرا سا کھانے سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی مثلاً قسم کھائی کہ اس گائے کا گوشت نہیں کھائیگا اور ایک بوٹی کھائی قسم ٹوٹ گئی۔ یوں قسم کھائی کہ اس مٹکے کا پانی نہیں پیوں گا اور مٹکا پانی سے بھرا ہے تو ایک گھونٹ سے بھی ٹوٹ جائیگی۔ اور اگر یوں کہا کہ یہ روٹی مجھ پر حرام ہے تو اگرچہ ایک مجلس میں وہ روٹی کھا سکتا ہو مگر اس کا ٹکڑا کھانے سے بھی کفارہ لازم ہوگا۔ یوں یہ پانی مجھ پر حرام ہے اور ایک گھونٹ پی لیا تو کفارہ واجب ہو گیا، اگرچہ وہ ایک پیاس کا بھی نہ ہو۔⁽¹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷: قسم کھائی کہ یہ روٹی نہیں کھائے گا اور گل کھا گیا ایک ذرا سی چھوڑ دی تو قسم ٹوٹ گئی کہ روٹی کا ذرا سا حصہ چھوڑ دینے سے بھی عرف میں یہی کہا جائیگا کہ روٹی کھالی، ہاں اگر اس کی یہ نیت تھی کہ کل نہیں کھائیگا تو ذرا سی چھوڑ دینے سے قسم نہیں ٹوٹی۔⁽²⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: قسم کھائی کہ اس انار کو نہیں کھاؤں گا اور سب کھا لیا ایک دو دانے چھوڑ دیے تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر اتنے زیادہ چھوڑے کہ عادتاً اتنے نہیں چھوڑے جاتے تو نہیں ٹوٹی۔⁽³⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: قسم کھائی کہ حرام نہیں کھائیگا اور غصب کیے ہوئے روپے سے کوئی چیز خرید کر کھائی تو قسم نہیں ٹوٹی مگر گنہگار ہوا اور جو چیز کھائی اگر وہ خود غصب کی ہوئی ہے تو قسم ٹوٹ گئی۔⁽⁴⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰: قسم کھائی کہ زید کی کمائی نہیں کھائے گا اور زید کو کوئی چیز وراثت میں ملی تو اس کے کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ اور اگر زید نے کوئی چیز خریدی یا بہہ یا صدقہ میں کوئی چیز ملی اور زید نے اسے قبول کر لیا تو اس کے کھانے سے قسم ٹوٹ جائیگی۔ اور اگر زید سے میں نے⁽⁵⁾ کوئی چیز خرید کر کھائی تو نہیں ٹوٹی۔ اور اگر زید مر گیا اور اس کی کمائی کا مال زید کے وراثت کے یہاں کھایا یا یہ قسم کھانے والا خود ہی وارث ہے اور کھالیا تو قسم ٹوٹ گئی۔⁽⁶⁾ (عالمگیری)

①....."الفتاویٰ الہندیہ" کتاب الأیمان، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل... إلخ، ج ۲، ص ۸۴، ۸۵.

②.....المرجع السابق، ص ۸۵.

③.....المرجع السابق، ص ۸۷.

④.....المرجع السابق، ص ۸۷.

⑤..... یہاں غالباً "میں نے" کتابت کی غلطی کی وجہ سے زائد ہو گیا ہے، جبکہ اس مقام پر عالمگیری میں اصل عبارت یوں مذکور ہے "فاشتری شیعاً الحالف من المحلوف علیہ... لا یحنت" یعنی "اگر زید سے کوئی چیز خرید کر کھائی تو نہیں ٹوٹی"۔... عَلِمَیْہ

⑥....."الفتاویٰ الہندیہ" کتاب الأیمان، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل... إلخ، ج ۲، ص ۸۸.

مسئلہ ۴۱: کسی کے پاس روپے ہیں، قسم کھائی کہ ان کو نہیں کھائیگا پھر روپے کے پیسے بھنالیے^(۱) یا اشرفیاں کر لیں پھر ان پیسوں یا اشرفیوں سے کوئی چیز خرید کر کھائی تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر ان پیسوں یا اشرفیوں سے زمین خریدی پھر اسے بیچ کر کھایا تو نہیں ٹوٹی۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۲: قسم اوس وقت صحیح ہوگی کہ جس چیز کی قسم کھائی ہو وہ زمانہ آئندہ میں پائی جاسکے یعنی عقلاً ممکن ہو اگرچہ عادۃً محال ہو مثلاً یہ قسم کھائی کہ میں آسمان پر چڑھوں گا یا اس مٹی کو سونا کر دوں گا تو قسم ہوگئی اور اسی وقت ٹوٹ بھی گئی۔ یو ہیں قسم کے باقی رہنے کی بھی یہ شرط ہے کہ وہ کام اب بھی ممکن ہو، لہذا اگر اب ممکن نہ رہا تو قسم جاتی رہی مثلاً قسم کھائی کہ میں تمہارا روپیہ کل ادا کرونگا اور کل کے آنے سے پہلے ہی مر گیا تو اگرچہ قسم صحیح ہوگئی تھی مگر اب قسم نہ رہی کہ وہ رہا ہی نہیں، اس قاعدہ کے جاننے کے بعد اب یہ دیکھیے کہ اگر قسم کھائی کہ میں اس کوزہ کا پانی آج پیوں گا اور کوزہ میں پانی نہیں ہے یا تھا مگر رات کے آنے سے پہلے اوس میں پانی گر گیا یا اس نے گر دیا تو قسم نہیں ٹوٹی کہ پہلی صورت میں قسم صحیح نہ ہوئی اور دوسری میں صحیح تو ہوئی مگر باقی نہ رہی۔ یو ہیں اگر کہا میں اس کوزہ کا پانی پیوں گا اور اس میں پانی اوس وقت نہیں ہے تو نہیں ٹوٹی مگر جبکہ یہ معلوم ہے کہ پانی نہیں ہے اور پھر قسم کھائی تو کنگہ کار ہوا، اگرچہ کفارہ لازم نہیں اور اگر پانی تھا اور گر گیا یا گر دیا تو قسم ٹوٹ گئی اور کفارہ لازم۔^(۳) (درمختار، ردالمحتار، بحر)

مسئلہ ۴۳: عورت سے کہا اگر تو نے کل نماز نہ پڑھی تو تجھ کو طلاق ہے اور صبح کو عورت کو حیض آ گیا تو طلاق نہ ہوئی۔ یو ہیں عورت سے کہا کہ جو روپیہ تو نے میری جیب سے لیا ہے اگر اوس میں نہ رکھے گی تو طلاق ہے اور دیکھا تو روپیہ جیب ہی میں موجود ہے طلاق نہ ہوئی۔^(۴) (درمختار)

کلام کے متعلق قسم کا بیان

مسئلہ ۱: یہ کہا کہ تم سے یا فلاں سے کلام کرنا مجھ پر حرام ہے اور کچھ بھی بات کی تو کفارہ لازم ہو گیا۔^(۵) (درمختار)

مسئلہ ۲: قسم کھائی کہ اس بچہ سے کلام نہ کریگا اور اوسکے جوان یا بوڑھے ہونے کے بعد کلام کیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر کہا

①..... توڑوالیے، چنچ کروالیے۔

②..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل... إلخ، ج ۲، ص ۸۹۔

③..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل... إلخ، مطلب: حلف لایشرب... إلخ، ج ۵، ص ۶۱۷-۶۲۰۔

و "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل... إلخ، ج ۴، ص ۵۵۲-۵۵۴۔

④..... "الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل... إلخ، ج ۵، ص ۶۱۸۔

⑤.....

کہ بچہ سے کلام نہ کروں گا اور جوان یا بوڑھے سے کلام کیا تو نہیں ٹوٹی۔⁽¹⁾ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳: قسم کھائی کہ زید سے کلام نہ کریگا اور زید سو رہا تھا، اس نے پکارا اگر پکارنے سے جاگ گیا تو قسم ٹوٹ گئی اور بیدار نہ ہوا تو نہیں اور اگر جاگ رہا تھا اور اس نے پکارا اگر اتنی آواز تھی کہ سُن سکے اگرچہ بہرے ہونے یا کام میں مشغول ہونے یا شور کی وجہ سے نہ سنا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر دور تھا اور اتنی آواز سے پکارا کہ سُن نہیں سکتا تو نہیں ٹوٹی۔ اور اگر زید کسی مجمع⁽²⁾ میں تھا اس نے اس مجمع کو سلام کیا تو قسم ٹوٹ گئی ہاں اگر نیت یہ ہو کہ زید کے سوا اوروں کو سلام کرتا ہے تو نہیں ٹوٹی۔ اور نماز کا سلام کلام نہیں ہے، لہذا اس سے قسم نہیں ٹوٹے گی خواہ زید وہی طرف ہو یا بائیں طرف۔ یوں اگر زید امام تھا اور یہ مقتدی، اس نے اس کی غلطی پر سبحان اللہ کہا یا لقمہ دیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اور اگر یہ نماز میں نہ تھا اور لقمہ دیا یا اس کی غلطی پر سبحان اللہ کہا تو قسم ٹوٹ گئی۔⁽³⁾ (بحر)

مسئلہ ۴: قسم کھائی کہ زید سے بات نہ کروں گا اور کسی کام کو اس سے کہنا ہے اس نے کسی دوسرے کو مخاطب کر کے کہا اور مقصود زید کو سنانا ہے تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یوں اگر عورت سے کہا کہ تُو نے اگر میری شکایت اپنے بھائی سے کی تو تجھ کو طلاق ہے، عورت کا بھائی آیا اور اس کے سامنے عورت نے بچہ سے اپنے شوہر کی شکایت کی اور مقصود بھائی کو سنانا ہے تو طلاق نہ ہوئی۔⁽⁴⁾ (بحر)

مسئلہ ۵: قسم کھائی کہ میں تجھ سے ابتداء کلام نہ کروں گا اور راستے میں دونوں کی ملاقات ہوئی دونوں نے ایک ساتھ سلام کیا تو قسم نہیں ٹوٹی بلکہ جاتی رہی کہ اب ابتداء کلام کرنے میں حرج نہیں۔ یوں اگر عورت سے کہا اگر میں تجھ سے ابتداء کلام کروں تو تجھ کو طلاق ہے اور عورت نے بھی قسم کھائی کہ میں تجھ سے کلام کی پہل نہ کروں گی تو مرد کو چاہیے کہ عورت سے کلام کرے کہ اس کی قسم کے بعد جب عورت نے قسم کھائی تو اب مرد کا کلام کرنا ابتداء نہ ہوگا۔⁽⁵⁾ (بحر)

مسئلہ ۶: کلام نہ کرنے کی قسم کھائی تو خط بھیجنے یا کسی کے ہاتھ کچھ کہلا کر بھیجنے یا اشارہ کرنے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔⁽⁶⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۷: اقرار و بشارت⁽⁷⁾ اور خبر دینا یہ سب لکھنے سے ہو سکتے ہیں اور اشارہ سے نہیں مثلاً قسم کھائی کہ تم کو فلاں

①..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الأیمان، الباب السادس فی الیمین علی الکلام، ج ۲، ص ۱۰۱.

و"الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل... إلخ، ج ۵، ص ۶۱۸.

②..... محفل مجلس۔

③..... "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل... إلخ، ج ۴، ص ۵۵۷-۵۵۹.

④..... المرجع السابق، ص ۵۵۸، ۵۵۹.

⑤..... المرجع السابق، ص ۵۵۸.

⑥..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الأیمان، الباب السادس فی الیمین علی الکلام، ج ۲، ص ۹۷.

⑦..... خوشخبری دینا۔

بات کی خبر نہ دوں گا اور لکھ کر بھیج دیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اشارہ سے بتایا تو نہیں اور اگر قسم کھائی کہ تمہارا یہ راز کسی پر ظاہر نہ کروں گا اور اشارہ سے بتایا تو قسم ٹوٹ گئی کہ ظاہر کرنا اشارہ سے بھی ہو سکتا ہے۔⁽¹⁾ (درمختار، بحر)

مسئلہ ۸: قسم کھائی کہ زید سے کلام نہ کرے گا اور زید نے دروازہ پر آکر گنڈی کھٹکھٹائی اس نے کہا کون ہے یا کون تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر کہا آپ کون صاحب ہیں یا تم کون ہو تو ٹوٹ گئی۔ یوہیں اگر زید نے پکارا اور اس نے کہا ہاں یا کہا حاضر ہوا یا اوس نے کچھ پوچھا اس نے جواب میں ہاں کہا تو قسم ٹوٹ گئی۔⁽²⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۹: قسم کھائی کہ بی بی سے کلام نہ کریگا اور گھر میں عورت کے سوا دوسرا کوئی نہیں ہے یہ گھر میں آیا اور کہا یہ چیز کس نے رکھی ہے یا کہا یہ چیز کہاں ہے تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر گھر میں کوئی اور بھی ہے تو نہیں ٹوٹی یعنی جبکہ اوس کی نیت عورت سے پوچھنے کی نہ ہو۔⁽³⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: کلام نہ کرنے کی قسم کھائی اور ایسی زبان میں کلام کیا جس کو مخاطب نہیں سمجھتا جب بھی قسم ٹوٹ گئی۔⁽⁴⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: قسم کھائی کہ زید سے بات نہ کروں گا جب تک فلاں شخص اجازت نہ دے اور اوس نے اجازت دی مگر اسے خبر نہیں اور کلام کر لیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر اجازت دینے سے پہلے وہ شخص مر گیا تو قسم باطل ہوگئی یعنی اب کلام کرنے سے نہیں ٹوٹے گی کہ قسم ہی نہ رہی۔ اور اگر یوں کہا تھا کہ بغیر فلاں کی مرضی کے کلام نہ کروں گا اور اوس کی مرضی تھی مگر اسے معلوم نہ تھا اور کلام کر لیا تو نہیں ٹوٹی۔⁽⁵⁾ (درمختار)

مسئلہ ۱۲: یہ قسم کھائی کہ فلاں کو خط نہ لکھوں گا اور کسی کو لکھنے کے لیے اشارہ کیا تو اگر یہ قسم کھانے والا امراء⁽⁶⁾ میں سے ہے تو قسم ٹوٹ گئی کہ ایسے لوگ خود نہیں لکھا کرتے بلکہ دوسروں سے لکھوایا کرتے ہیں اور ان لوگوں کی عادت یہ ہوتی ہے کہ اشارہ سے حکم کیا کرتے ہیں۔⁽⁷⁾ (درمختار، بحر)

①....."الدر المختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل... إلخ، ج ۵، ص ۶۲۵.

و"البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل... إلخ، ج ۴، ص ۵۵۹.

②....."الفتاویٰ الہندیة"، کتاب الأیمان، الباب السادس فی الیمین علی الکلام، ج ۲، ص ۹۸.

③.....المرجع السابق.

④.....المرجع السابق.

⑤....."الدر المختار" کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل... إلخ، ج ۵، ص ۶۲۴.

⑥.....حکام، بادشاہ وغیرہ۔

⑦....."الدر المختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل... إلخ، ج ۵، ص ۶۲۶.

و"البحر الرائق" کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل... إلخ، ج ۴، ص ۵۵۹.

مسئلہ ۱۳: قسم کھائی کہ فلاں کا خط نہ پڑھے گا اور خط کو دیکھا اور جو کچھ لکھا ہے اسے سمجھا تو قسم ٹوٹ گئی کہ خط پڑھنے سے یہی مقصود ہے زبان سے پڑھنا مقصود نہیں، یہ امام محمد رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک زبان سے تلفظ نہ کریگا قسم نہیں ٹوٹے گی اور اسی قول ثانی (1) پر فتویٰ ہے۔ (2) (بجر)

مگر یہاں کا عام محاورہ یہی ہے کہ خط دیکھا اور لکھے ہوئے کو سمجھا تو یہ کہتے ہیں میں نے پڑھا۔ لہذا یہاں کے محاورہ میں قسم ٹوٹنے پر فتویٰ (3) ہونا چاہیے واللہ تعالیٰ اعلم۔ یہاں کے محاورہ میں یہ لفظ کہ زید کا خط نہ پڑھوں گا ایک دوسرے معنی کے لیے بھی بولا جاتا ہے وہ یہ کہ زید بے پڑھا شخص ہے اور اس کے پاس جب کہیں سے خط آتا ہے تو کسی سے پڑھواتا ہے تو اگر یہ پڑھنا مقصود ہے تو اس میں دیکھنا اور سمجھنا قسم ٹوٹنے کے لیے کافی نہیں بلکہ پڑھ کر سنانے سے ٹوٹے گی۔

مسئلہ ۱۴: قسم کھائی کہ کسی عورت سے کلام نہ کریگا اور بچی سے کلام کیا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم کھائی کہ کسی عورت سے نکاح نہ کریگا اور چھوٹی لڑکی سے نکاح کیا تو ٹوٹ گئی۔ (4) (بجر)

مسئلہ ۱۵: قسم کھائی کہ فقیروں اور مسکینوں سے کلام نہ کریگا اور ایک سے کلام کر لیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ اور اگر یہ نیت ہے کہ تمام فقیروں اور مسکینوں سے کلام نہ کریگا تو نہیں ٹوٹی۔ یوں اگر قسم کھائی کہ بنی آدم سے (5) کلام نہ کریگا تو ایک سے کلام کرنے میں قسم ٹوٹ جائے گی اور نیت میں تمام اولاد آدم ہے تو نہیں۔ (6) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: قسم کھائی کہ فلاں سے ایک سال کلام نہ کروں گا تو اس وقت سے ایک سال یعنی بارہ مہینے تک کلام کرنے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ اور اگر کہا کہ ایک مہینہ کلام نہ کریگا تو جس وقت سے قسم کھائی ہے اس وقت سے ایک مہینہ یعنی تیس دن مراد ہیں۔ اور اگر دن میں قسم کھائی کہ ایک دن کلام نہ کروں گا تو جس وقت سے قسم کھائی ہے اس وقت سے دوسرے دن کے اسی وقت تک کلام سے قسم ٹوٹے گی۔ اور اگر رات میں قسم کھائی کہ ایک رات کلام نہ کروں گا تو اس وقت سے دوسرے دن کے بعد والی رات کے اسی وقت تک مراد ہے لہذا درمیان کا دن بھی شامل ہے۔ اور اگر رات میں کہا کہ قسم خدا کی فلاں سے ایک دن کلام نہ کروں گا تو اس وقت سے غروب آفتاب تک کلام کرنے سے قسم ٹوٹ جائیگی۔ اور اگر دن میں کہا کہ فلاں شخص سے ایک

①..... یعنی امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان کہ جب تک زبان سے تلفظ نہ کریگا قسم نہیں ٹوٹے گی۔

②..... "البحر الرائق" کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل... إلخ، ج ۴، ص ۵۵۹.

③..... ثم رأیت فی ردالمحتار قال ح و قول محمد هو الموافق لعرفنا کما لا یخفیٰ اه فیللہ الحمد. ۱۲ منہ .

④..... البحر الرائق، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل... إلخ، ج ۴، ص ۵۶۰.

⑤..... بنی آدم: یعنی آدم علیہ السلام کی اولاد، یعنی کسی بھی انسان سے۔

⑥..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الأیمان، الباب السادس فی الیمین علی الکلام، ج ۲، ص ۹۸.

رات کلام نہ کرونگا تو اس وقت سے طلوع فجر تک کلام کرنے سے قسم ٹوٹ جائیگی۔ اور ایک مہینہ یا ایک دن کے روزہ یا اعتکاف کی قسم کھائی تو اسے اختیار ہے جب چاہے ایک مہینہ یا ایک دن کا روزہ یا اعتکاف کر لے۔ اور اگر کہا اس سال کلام نہ کرونگا تو سال پورا ہونے میں جتنے دن باقی ہیں وہ لیے جائیں گے یعنی اس وقت سے ختم ذی الحجہ تک⁽¹⁾۔ یوں اگر کہا کہ اس مہینہ میں کلام نہ کرونگا تو جتنے دن اس مہینے میں باقی ہیں وہ لیے جائیں گے اور اگر یوں کہا کہ آج دن میں کلام نہ کرونگا تو اس وقت سے غروب آفتاب تک اور اگر رات میں کہا کہ آج رات میں کلام نہ کرونگا تو رات کا جتنا حصہ باقی ہے وہ مراد لیا جائے اور اگر کہا آج اور کل اور پرسوں کلام نہ کرونگا تو درمیان کی راتیں بھی داخل ہیں یعنی رات میں کلام کرنے سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی۔ اور اگر کہا کہ نہ آج کلام کرونگا اور نہ کل اور نہ پرسوں تو راتوں میں کلام کر سکتا ہے کہ یہ ایک قسم نہیں ہے بلکہ تین قسمیں ہیں کہ تین دنوں کے لیے علیحدہ علیحدہ ہیں۔⁽²⁾ (بحر الرائق)

مسئلہ ۷: قسم کھائی کہ کلام نہ کرے گا تو قرآن مجید پڑھنے یا سبّ اللہ کہنے یا اور کوئی وظیفہ پڑھنے یا کتاب پڑھنے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ اور اگر قسم کھائی کہ قرآن مجید نہ پڑھے گا تو نماز میں یا بیرون نماز⁽³⁾ پڑھنے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر اس صورت میں بسم اللہ پڑھی اور نیت میں وہ بسم اللہ ہے جو سورہ نمل کی جز ہے تو ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔⁽⁴⁾ (در المختار)

مسئلہ ۱۸: قسم کھائی کہ قرآن کی فلاں سورت نہ پڑھے گا اور اسے اول سے آخر تک دیکھتا گیا اور جو کچھ لکھا ہے اسے سمجھا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم کھائی کہ فلاں کتاب نہ پڑھے گا اور یوں ہیں کیا تو امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ٹوٹ جائے گی اور ہمارے یہاں کے عرف سے یہی مناسب۔⁽⁵⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹: قسم کھائی کہ زید سے کلام نہ کریگا جب تک فلاں جگہ پر ہے تو وہاں سے چلے جانے کے بعد قسم ختم ہوگی، لہذا اگر پھر واپس آیا اور کلام کیا تو کچھ حرج نہیں کہ قسم اب باقی نہ رہی۔⁽⁶⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: قسم کھائی کہ اسے کچھ ہری میں لیجا کر حلف دوں گا مدعی علیہ⁽⁷⁾ نے جا کر اُسکے حق کا اقرار کر لیا حلف کی نوبت ہی نہ آئی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یوں اگر قسم کھائی کہ تیری شکایت فلاں سے کرونگا پھر دونوں میں صلح ہوگی اور شکایت نہ کی تو قسم

①..... ذی الحجہ اسلامی مہینوں کے اعتبار سے آخری بار ہواں مہینہ ہے۔

②..... ”البحر الرائق“، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل... إلخ، ج ۴، ص ۵۶۱۔

③..... نماز سے باہر۔

④..... ”الدرالمختار“، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل... إلخ، ج ۵، ص ۶۲۷۔

⑤..... ”ردالمحتار“، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل... إلخ، مطلب مهم: لا یکلّمہ... إلخ، ج ۵، ص ۶۲۸۔

⑥..... المرجع السابق، مطلب: أنت طالق یوم اکلم فلانا... إلخ، ص ۶۲۹۔

⑦..... جس پر دعویٰ کیا گیا ہو۔

نہیں ٹوٹی یا قسم کھائی کہ اوس کا قرض آج ادا کر دیگا اور اوس نے معاف کر دیا تو قسم جاتی رہی۔⁽¹⁾ (درمختار، ردالمحتار، بحر)
مسئلہ ۲۱: قسم کھائی کہ فلاں کے غلام یا اوس کے دوست یا اوس کی عورت سے کلام نہ کرونگا اور اوس نے غلام کو بیچ ڈالا یا اور کسی طرح اوس کی ملک سے نکل گیا اور دوست سے عداوت⁽²⁾ ہوگئی اور عورت کو طلاق دیدی تو اب کلام کرنے سے قسم نہیں ٹوٹے گی غلام میں چاہے یوں کہا کہ فلاں کے اس غلام سے یا فلاں کے غلام سے دونوں کا ایک حکم ہے اور اگر قسم کے وقت وہ اوس کا غلام تھا اور کلام کرنے کے وقت بھی ہے یا قسم کے وقت یہ اوس کا غلام نہ تھا اور اب ہے دونوں صورتوں میں ٹوٹ جائیگی۔⁽³⁾ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۲: اگر کہا فلاں کی اس عورت سے یا فلاں کی فلاں عورت سے یا فلاں کے اس دوست سے یا فلاں کے فلاں دوست سے کلام نہ کروں گا اور طلاق یا عداوت کے بعد کلام کیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر نہ اشارہ ہو نہ معین کیا ہو اور اوس نے اب کسی عورت سے نکاح کیا یا کسی سے دوستی کی تو کلام کرنے سے قسم ٹوٹ جائیگی۔⁽⁴⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: قسم کھائی کہ فلاں کے بھائیوں سے کلام نہ کرونگا اور اوس کا ایک ہی بھائی ہے تو اگر اسے معلوم تھا کہ ایک ہی ہے تو کلام سے قسم ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔⁽⁵⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: قسم کھائی کہ اس کپڑے والے سے کلام نہ کریگا اوسنے کپڑے بیچ ڈالے پھر اس نے کلام کیا تو قسم ٹوٹ گئی اور جس نے کپڑے خریدے اوس سے کلام کیا تو نہیں۔⁽⁶⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: قسم کھائی کہ میں اوس کے پاس نہیں پھنگوں گا تو یہ وہی حکم رکھتا ہے جیسے یہ کہا کہ میں اوس سے کلام نہ کرونگا۔⁽⁷⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: کسی نے اپنی عورت کو اجنبی شخص⁽⁸⁾ سے کلام کرتے دیکھا اوس نے کہا اگر تو اب کسی اجنبی سے کلام

①..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار" کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل... إلخ، مطلب: حلف لا یفارقتی... إلخ، ج ۵، ص ۶۳۲.

②..... "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الضرب... إلخ، ج ۴، ص ۶۱۳.

③..... "الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل... إلخ، ج ۵، ص ۶۳۳.

④..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الأیمان، الباب السادس فی الیمین علی الکلام، ج ۲، ص ۹۹.

⑤..... "الدرالمختار" و "رد لمحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل... إلخ، مطلب: حلف لا یکلم... إلخ، ج ۵، ص ۶۳۳.

⑥..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الأیمان، الباب السادس فی الیمین علی الکلام، ج ۲، ص ۹۹.

⑦..... المرجع السابق.

⑧..... یعنی غیر محرم۔

کرے گی تو تجھ کو طلاق ہے پھر عورت نے کسی ایسے شخص سے کلام کیا جو اس گھر میں رہتا ہے مگر محارم⁽¹⁾ میں سے نہیں یا کسی رشتہ دار غیر محرم سے کلام کیا تو طلاق ہوگئی۔⁽²⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: کچھ لوگ کسی جگہ بیٹھے ہوئے بات کر رہے تھے ان میں سے ایک نے کہا جو شخص اب بولے اس کی عورت کو طلاق ہے پھر خود ہی بولا تو اس کی عورت کو طلاق ہوگئی۔⁽³⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: قسم کھائی کہ زید سے کلام نہ کروں گا پھر زید نے اسے خوشی کی کوئی خبر سنائی اس نے کہا الحمد للہ یا رنج کی سنائی اس نے کہا ان اللہ تو قسم نہیں ٹوٹی اور زید کی چھینک پر یرحمک اللہ کہا تو ٹوٹ گئی۔⁽⁴⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: قسم کھائی کہ جب تک شب قدر نہ گزرے کلام نہ کروں گا اگر یہ شخص عام لوگوں میں ہے تو رمضان کی ستائیسویں رات گزرنے پر کلام کر سکتا ہے اور اگر جانتا ہو کہ شب قدر میں ائمہ کا اختلاف ہے تو جب تک قسم کے بعد پورا رمضان نہ گزرے کلام نہیں کر سکتا یعنی اگر رمضان سے پہلے قسم کھائی تو اس رمضان کے گزرنے کے بعد کلام کر سکتا ہے اور رمضان کی ایک رات گزرنے کے بعد قسم کھائی تو جب تک دوسرا رمضان پورا نہ گزر جائے کلام نہیں کر سکتا۔⁽⁵⁾ (عالمگیری)

طلاق دینے اور آزاد کرنے کی یمن

مسئلہ ۱: اگر کہا کہ پہلا غلام کہ خریدوں آزاد ہے تو اس کے کہنے کے بعد جس کو پہلے خریدے گا آزاد ہو جائیگا اور دوسرا غلام ایک ساتھ خریدے تو کوئی آزاد نہ ہوگا کہ ان میں سے کوئی پہلا نہیں۔ اور اگر کہا کہ پہلا غلام جس کا میں مالک ہوں گا آزاد ہے اور ڈیڑھ غلام کا مالک ہوا تو جو پورا ہے آزاد ہے اور آدھا کچھ نہیں۔ یوہیں اگر کپڑے کی نسبت کہا کہ پہلا تھاں جو خریدوں صدقہ ہے اور ڈیڑھ تھاں ایک ساتھ خریدتا تو ایک پورے کو تصدق⁽⁶⁾ کرے۔⁽⁷⁾ (درمختار)

مسئلہ ۲: اگر کہا کہ پچھلا غلام جس کو میں خریدوں آزاد ہے اور اس کے بعد چند غلام خریدے تو سب میں پچھلا آزاد

①..... وہ قریبی رشتے دار جن سے ہمیشہ نکاح حرام ہو۔

②..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الأیمان، الباب السادس فی الیمین علی الکلام، ج ۲، ص ۱۰۱۔

③..... المرجع السابق، ۱۰۲۔ ④..... المرجع السابق، ص ۹۹، ۱۰۲۔

⑤..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الأیمان، الباب السادس فی الیمین علی الکلام، ج ۲، ص ۱۰۸۔

⑥..... صدقہ۔

⑦..... "الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الطلاق والعتاق، ج ۵، ص ۶۴۴-۶۴۶۔

ہے۔ اور اوس کا پچھلا ہونا اوس وقت معلوم ہوگا جب یہ شخص مرے اس واسطے کہ جب تک زندہ ہے کسی کو پچھلا نہیں کہہ سکتے۔ اور یہ اب سے آزاد نہ ہوگا بلکہ جس وقت اوس نے خریدا ہے اسی وقت سے آزاد قرار دیا جائیگا لہذا اگر صحت میں خریدا جب تو بالکل آزاد ہے اور مرض الموت میں خریدا تو تہائی مال سے آزاد ہوگا۔ اور اگر اس کہنے کے بعد صرف ایک ہی غلام خریدا ہے تو آزاد نہ ہوگا کہ یہ پچھلا تو جب ہوگا جب اس سے پہلے اور بھی خریدا ہوتا۔⁽¹⁾ (در مختار)

مسئلہ ۳: اگر کہا پہلی عورت جو میرے نکاح میں آئے او سے طلاق ہے تو اس کہنے کے بعد جس عورت سے پہلے نکاح ہوگا اُسے طلاق پڑ جائے گی اور نصف مہر واجب ہوگا۔

مسئلہ ۴: اگر کہا کہ پچھلی عورت جو میرے نکاح میں آئے او سے طلاق ہے اور دو یا زیادہ نکاح کیے تو جس سے آخر میں نکاح ہوا نکاح ہوتے ہی او سے طلاق پڑ جائیگی مگر اس کا علم اوس وقت ہوگا جب وہ شخص مرے کیونکہ جب تک زندہ ہے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ پچھلی ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس کے بعد اور نکاح کر لے۔ لہذا اُس کے مرنے کے بعد جب معلوم ہوا کہ یہ پچھلی ہے تو نصف مہر بوجہ طلاق پائے گی۔ اور اگر وطی ہوئی ہے تو پورا مہر بھی لے گی۔ اور اس کی عدت حیض سے شمار ہوگی۔ اور عدت میں سوگ نہ کریگی اور شوہر کی میراث نہ پائے گی۔ اور اگر اس صورت مذکورہ میں اوس نے ایک عورت سے نکاح کیا پھر دوسری سے کیا پھر پہلی کو طلاق دیدی پھر اس سے نکاح کیا تو اگر چہ اس سے ایک بار نکاح آخر میں کیا ہے مگر اس کو طلاق نہ ہوگی بلکہ دوسری کو ہوگی کہ جب اس سے پہلے ایک بار نکاح کیا تو یہ پہلی ہو چکی اسے پچھلی نہیں کہہ سکتے، اگر چہ دوبارہ نکاح اس سے آخر میں ہوا ہے۔⁽²⁾ (بحر، در مختار)

مسئلہ ۵: یہ کہا کہ اگر میں گھر میں جاؤں تو میری عورت کو طلاق ہے پھر قسم کھائی کہ عورت کو طلاق نہیں دیگا اسکے بعد گھر میں گیا تو عورت کو طلاق ہوگئی مگر قسم نہیں ٹوٹی اور اگر پہلے طلاق نہ دینے کی قسم کھائی پھر یہ کہا کہ اگر گھر میں جاؤں تو عورت کو طلاق ہے اور گھر میں گیا تو قسم بھی ٹوٹی اور طلاق بھی ہوگئی۔⁽³⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۶: کسی شخص کو اپنی عورت کو طلاق دینے کا وکیل بنایا پھر یہ قسم کھائی کہ عورت کو طلاق نہیں دیگا، اب اس قسم کے بعد وکیل نے اوس کی عورت کو طلاق دی تو قسم ٹوٹ گئی۔ یو ہیں اگر عورت سے کہا تو اگر چاہے تو تجھے طلاق ہے، اس کے بعد قسم

①..... "الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الطلاق والعناق، ج ۵، ص ۶۴۶.

②..... "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الطلاق والعناق، ج ۴، ص ۵۷۵.

و "الدرالمختار" کتاب الأیمان، باب الیمین فی الطلاق والعناق، ج ۵، ص ۶۴۶.

③..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الأیمان، الباب السابع فی الیمین فی الطلاق والعناق، ج ۲، ص ۱۱۱.

کھائی کہ طلاق نہ دے گا، قسم کھانے کے بعد عورت نے کہا میں نے طلاق چاہی تو طلاق بھی ہوگئی اور قسم بھی ٹوٹی۔⁽¹⁾ (عالمگیری)
مسئلہ ۷: قسم کھائی کہ نکاح نہ کرے گا اور دوسرے کو اپنے نکاح کا وکیل کیا تو قسم ٹوٹ جائے گی اگرچہ یہ کہے کہ میرا مقصد یہ تھا کہ اپنی زبان سے ایجاب و قبول نہ کروں گا۔⁽²⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۸: عورت سے کہا اگر تو جنے تو تجھے طلاق ہے اور مردہ یا کچا بچہ پیدا ہوا تو طلاق ہوگئی، ہاں اگر ایسا کچا بچہ پیدا ہوا جس کے اعضا نہ بنے ہوں تو طلاق نہ ہوئی۔⁽³⁾ (بحر)

مسئلہ ۹: جو میرا غلام فلاں بات کی خوشخبری سنائے وہ آزاد ہے اور متفرق طور پر⁽⁴⁾ کئی غلاموں نے آ کر خبر دی تو پہلے جس نے خبر دی ہے وہ آزاد ہوگا کہ خوشخبری سنانے کے یہ معنی ہیں کہ خوشی کی خبر دینا جس کو وہ نہ جانتا ہو تو دوسرے اور تیسرے نے جو خبر دی یہ جاننے کے بعد ہے، لہذا آزاد نہ ہونگے اور جھوٹی خبر دی تو کوئی آزاد نہ ہوگا کہ جھوٹی خبر کو خوشخبری نہیں کہتے اور اگر سب نے ایک ساتھ خبر دی تو سب آزاد ہو جائیں گے۔⁽⁵⁾ (تنویر الابصار)

خرید و فروخت و نکاح وغیرہ کی قسم

مسئلہ ۱: بعض عقد⁽⁶⁾ اس قسم کے ہیں کہ اون کے حقوق او سکی طرف رجوع کرتے ہیں جس سے وہ عقد صادر ہو⁽⁷⁾ اور اس میں وکیل کو اسکی حاجت نہیں کہ یہ کہے میں فلاں کی طرف سے یہ عقد کرتا ہوں جیسے خریدنا، بیچنا، کرایہ پر دینا کرایہ پر لینا۔ اور بعض فعل ایسے ہیں جن میں وکیل کو موکل⁽⁸⁾ کی طرف نسبت کرنے کی حاجت ہوتی ہے جیسے مقدمہ لڑانا کہ وکیل کو کہنا پڑیگا کہ یہ دعویٰ میں اپنے فلاں موکل کی طرف سے کرتا ہوں اور بعض فعل ایسے ہوتے ہیں جن میں اصل فائدہ اسی کو ہوتا ہے جو اس فعل کا محل ہے یعنی جس پر وہ فعل واقع ہے جیسے اولاد کو مارنا۔ ان تینوں قسموں میں اگر خود کرے تو قسم ٹوٹے گی اور اس کے حکم سے دوسرے نے کیا تو نہیں مثلاً قسم کھائی کہ یہ چیز میں نہیں خریدوں گا اور دوسرے سے خریدوائی یا قسم کھائی کہ گھوڑا کرایہ پر نہیں دوں گا

①....."الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الأیمان، الباب السابع فی الیمین فی الطلاق والعناق، ج ۲، ص ۱۱۱۔

بہار شریعت کے تمام نسخوں میں یہاں عبارت ایسے ہی مذکور ہے، غالباً یہاں کتابت کی غلطی ہے، اصل عبارت یوں ہے قسم کھانے کے بعد عورت نے کہا میں نے طلاق چاہی تو طلاق بھی ہوگئی اور قسم بھی نہ ٹوٹی۔...عَلِمَیْہ

②....."الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الأیمان، الباب السابع فی الیمین فی الطلاق والعناق، ج ۲، ص ۱۱۱۔

③....."البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الطلاق والعناق، ج ۴، ص ۵۷۳۔

④.....علیحدہ علیحدہ، باری باری۔

⑤....."تنویر الأبصار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الطلاق والعناق، ج ۵، ص ۶۴۹۔

⑧.....وکیل بنانے والا۔

⑦.....جاری ہو، نافذ ہو۔

⑥.....یعنی بعض معاملات۔

اور دوسرے سے یہ کام لیا یا دعویٰ نہ کرونگا اور وکیل سے دعویٰ کر لیا یا اپنے لڑکے کو نہیں مارونگا اور دوسرے سے مارنے کو کہا تو ان سب صورتوں میں قسم نہیں ٹوٹی۔ اور جو عقد اس قسم کے ہیں کہ اون کے حقوق اوسکے لیے نہیں جس سے وہ عقد صادر ہوں کہ یہ شخص محض متوسط⁽¹⁾ ہوتا ہے بلکہ حقوق اوسکے لیے ہوں جس نے حکم دیا ہے اور جو مؤکل ہے جیسے نکاح، غلام آزاد کرنا، ہبہ، صدقہ، وصیت⁽²⁾، قرض لینا، امانت رکھنا، عاریت دینا⁽³⁾، عاریت لینا، یا جو فعل ایسے ہوں کہ اون کا نفع اور مصلحت حکم کرنے والے کے لیے ہے جیسے غلام کو مارنا، ذبح کرنا، دین کا تقاضا، دین کا قبضہ کرنا، کپڑا پہننا، کپڑا سلوانا، مکان بنوانا تو ان سب میں خواہ خود کر لے یا دوسرے سے کرائے بہر حال قسم ٹوٹ جائیگی مثلاً قسم کھائی کہ نکاح نہیں کریگا اور کسی کو اپنے نکاح کا وکیل کر دیا اوس وکیل نے نکاح کر دیا یا ہبہ و صدقہ و وصیت اور قرض لینے کے لیے دوسرے کو وکیل کیا اور وکیل نے یہ کام انجام دیے یا قسم کھائی کہ کپڑا نہیں پہنے گا اور دوسرے سے کہا اوس نے پہنا دیا یا قسم کھائی کہ کپڑے نہیں سلوائے گا اس کے حکم سے دوسرے نے سلوائے یا مکان نہیں بنائیگا اور اسکے حکم سے دوسرے نے بنایا تو قسم ٹوٹ گئی۔⁽⁴⁾ (فتح القدیر وغیرہ)

مسئلہ ۲: قسم کھائی کہ فلاں چیز نہیں خریدے گا یا نہیں بیچے گا اور نیت یہ ہے کہ نہ خود اپنے ہاتھ سے خریدے بیچے گا نہ دوسرے سے یہ کام لے گا اور دوسرے سے خریدوائی یا بیچوائی تو قسم ٹوٹ گئی کہ ایسی نیت کر کے اس نے خود اپنے اوپر سختی کر لی۔ یوہیں اگر ایسی نیت تو نہیں ہے مگر یہ قسم کھانے والا ان لوگوں میں ہے کہ ایسی چیز اپنے ہاتھ سے خریدتے بیچتے نہیں ہیں تو اب بھی دوسرے سے خریدوانے بیچوانے سے قسم ٹوٹ جائیگی۔ اور اگر وہ شخص کبھی خود خریدتا اور کبھی دوسرے سے خریدواتا ہے تو اگر اکثر خود خریدتا ہے تو وکیل کے خریدنے سے نہیں ٹوٹے گی اور اگر اکثر خریدواتا ہے تو ٹوٹ جائیگی۔⁽⁵⁾ (بحر، عالمگیری)

مسئلہ ۳: قسم کھائی کہ فلاں چیز نہیں خریدے گا یا نہیں بیچے گا اور دوسرے کی طرف سے خریدی یا بیچی تو قسم ٹوٹ گئی۔⁽⁶⁾ (رد المحتار)

مسئلہ ۴: قسم کھائی کہ نہیں خریدے گا یا نہیں بیچے گا اور بیع فاسد کے ساتھ خریدی یا بیچی تو قسم ٹوٹ گئی اگرچہ قبضہ نہ ہوا

①..... یعنی دو شخصوں کے درمیان معاملہ طے کرانے والا۔

②..... زندگی کے آخری لمحات یا سفر پر جاتے وقت اپنے مال وغیرہ کی ہدایت دینا۔

③..... اپنی کوئی چیز کسی دوسرے کو نفع حاصل کرنے کے لیے بلا عوض دینا۔

④..... ”فتح القدیر“، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع... إلخ، ج ۴، ص ۴۴، وغیرہ۔

⑤..... ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب الأیمان، الباب الثامن فی الیمین فی البیع... إلخ، ج ۲، ص ۱۱۳۔

و ”البحر الرائق“، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع... إلخ، ج ۴، ص ۵۸۰۔

⑥..... ”رد المحتار“، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع... إلخ، ج ۵، ص ۶۵۸۔

ہو۔ یوہیں اگر بائع یا مشتری (1) نے اختیار واپسی کا اپنے لیے رکھا ہو جب بھی قسم ٹوٹ گئی۔ ہبہ و اجارہ کا بھی یہی حکم ہے کہ فاسد (2) سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی۔ (3) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۵: قسم کھائی کہ یہ چیز نہیں بیچے گا اور اس کو کسی معاوضہ کی شرط پر ہبہ کر دیا اور دونوں جانب سے قبضہ بھی ہو گیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (4) (عالمگیری)

مسئلہ ۶: صورت مذکورہ میں اگر بیع باطل کے ذریعہ سے خریدی یا بیچی یا خریدنے کے بعد قسم کھائی کہ اسے نہیں بیچے گا اور وہ چیز بائع کو پھیر دی یا عیب ظاہر ہوا اور پھیر دی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (5) (عالمگیری)

مسئلہ ۷: قسم کھائی کہ نہیں بیچے گا اور کسی شخص نے بے اس کے حکم کے بیچ دی اور اس نے اس کو جائز کر دیا تو قسم نہیں ٹوٹی ہاں اگر وہ قسم کھانے والا ایسا ہے کہ خود اپنے ہاتھ سے ایسی چیز نہیں بیچتا ہے تو ٹوٹ گئی۔ (6) (عالمگیری)

مسئلہ ۸: قسم کھائی کہ بیچنے کے لیے غلہ نہ خریدے گا اور گھر کے خرچ کے لیے خرید اپھر کسی وجہ سے بیچ ڈالا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (7) (بحر)

مسئلہ ۹: قسم کھائی کہ مکان نہیں بیچے گا اور اسے عورت کے مہر میں دیا اس میں دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ یہ مکان ہی مہر ہو کہ نکاح میں یہ کہا ہو کہ بعض اس مکان کے تیرے نکاح میں دی جب تو نہیں ٹوٹی اور اگر روپے کا مہر بندھا تھا مثلاً اتنے سو یا

اتنے ہزار روپے دین مہر کے عوض تیرے نکاح میں دی اور روپے کے عوض اس نے مکان دیدیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (8) (بحر، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: قسم کھائی کہ فلاں سے نہیں خریدے گا اور اس سے بیع سلم کے ذریعہ سے کوئی چیز خریدی تو قسم ٹوٹ گئی۔ (9) (بحر)

① بیچنے والا یا خریدار۔

② یعنی ہبہ فاسد اور اجارہ فاسد۔

③ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الأیمان، الباب الثامن فی الیمین فی البیع... إلخ، ج ۲، ص ۱۱۳.

و "الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع... إلخ، ج ۵، ص ۶۶۳.

④ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الأیمان، الباب الثامن فی الیمین فی البیع... إلخ، ج ۲، ص ۱۱۳.

⑤ المرجع السابق.

⑥ المرجع السابق.

⑦ "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع... إلخ، ج ۴، ص ۵۸۱.

⑧ "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع... إلخ، ج ۴، ص ۵۸۱.

و "ردالمحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع... إلخ، ج ۵، ص ۶۵۸.

⑨ "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع... إلخ، ج ۴، ص ۵۸۱.

مسئلہ ۱۱: قسم کھائی کہ یہ جانور بیچ ڈالے گا اور وہ چوری ہو گیا تو جب تک اس کے مرنے کا یقین نہ ہو قسم نہیں ٹوٹے گی۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: کسی چیز کا بھاؤ کیا^(۲) بائع نے کہا میں بارہ روپے سے کم میں نہیں دوں گا اس نے کہا اگر میں بارہ روپیہ میں لوں تو میری عورت کو طلاق ہے پھر وہی چیز تیرہ میں یا بارہ روپے اور کوئی کپڑا وغیرہ روپے پر اضافہ کر کے خریدی یعنی بارہ سے زیادہ دیے تو طلاق ہو گئی اور اگر گیارہ روپے اور ان کے ساتھ کچھ کپڑا وغیرہ دیا تو نہیں۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: قسم کھائی کہ کپڑا نہیں خریدے گا اور کملی یا ٹاٹ یا بچھونا یا ٹوپی یا قالین خریدتا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم کھائی کہ نیا کپڑا نہیں خریدے گا تو استعمالی کپڑا، بے دھلا ہوا بھی خریدنے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔^(۴) (بحر) مگر بعض کپڑے اس زمانہ میں ایسے ہیں کہ اون کے دھلنے کی نوبت نہیں آتی وہ اگر اتنے استعمالی ہیں کہ انھیں پرانا کہتے ہوں تو پرانے ہیں۔

مسئلہ ۱۴: قسم کھائی کہ سونا چاندی نہیں خریدوں گا اور ان کے برتن یا زیور خریدے تو قسم ٹوٹ گئی اور روپیہ یا اشرفی خریدی تو نہیں کہ ان کے خریدنے کو عرف میں سونا چاندی خریدنا نہیں کہتے۔ یو ہیں قسم کھائی کہ تانبا نہیں خریدیگا اور پیسے مول لیے^(۵) تو نہیں ٹوٹی۔^(۶) (بحر)

مسئلہ ۱۵: قسم کھائی کہ جو نہ خریدے گا اور گےہوں خریدے ان میں کچھ دانے جو کے بھی ہیں تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یو ہیں اگر اینٹ، تختہ، کڑی^(۷) وغیرہ کے نہ خریدنے کی قسم کھائی اور مکان خریدنا، جس میں یہ سب چیزیں ہیں تو نہیں ٹوٹی۔^(۸) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: قسم کھائی کہ گوشت نہیں خریدیگا اور زندہ بکری خریدی یا قسم کھائی کہ دودھ نہیں خریدیگا اور بکری وغیرہ کوئی جانور خریدا جس کے تھن میں دودھ ہے تو قسم نہیں ٹوٹی۔^(۹) (بحر)

①..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثامن فی الیمین فی البیع... إلخ، ج ۲، ص ۱۱۳.

②..... قیمت مقرر کی۔

③..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثامن فی الیمین فی البیع... إلخ، ج ۲، ص ۱۱۳.

④..... "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع... إلخ ج ۴، ص ۵۸۱.

⑤..... یعنی تانے کے بنے ہوئے پیسے خریدے۔

⑥..... المرجع السابق. ⑦..... شہتیر۔

⑧..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثامن فی الیمین فی البیع... إلخ، ج ۲، ص ۱۱۵.

⑨..... "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع... إلخ ج ۴، ص ۵۸۱.

- مسئلہ ۱۷: قسم کھائی کہ پتیل یا تانا بنا نہیں خریدے گا اور ان کے برتن طشت (۱) وغیرہ خریدے تو قسم ٹوٹ گئی۔ (۲) (بحر)
- مسئلہ ۱۸: قسم کھائی کہ تیل نہیں خریدے گا اور نیت کچھ نہ ہو تو وہ تیل مراد لیا جائیگا جس کے استعمال کی وہاں عادت ہو خواہ کھانے میں یا سر کے ڈالنے میں۔ (۳) (بحر)
- مسئلہ ۱۹: قسم کھائی کہ فلاں عورت سے نکاح نہ کریگا اور نکاح فاسد کیا مثلاً بغیر گواہوں کے یا عدت کے اندر تو قسم نہیں ٹوٹی کہ نکاح فاسد نکاح نہیں۔ (۴) (درمختار)
- مسئلہ ۲۰: قسم کھائی کہ لڑکے یا لڑکی کا نکاح نہ کریگا اور نابالغ ہوں تو خود کرے یا دوسرے کو وکیل کر دے دونوں صورتوں میں قسم ٹوٹ گئی اور بالغ ہوں تو خود پڑھانے سے ٹوٹے گی دوسرے کو وکیل کرنے سے نہیں۔ (۵) (درمختار، ردالمحتار)
- مسئلہ ۲۱: قسم کھائی کہ نکاح نہ کریگا پھر یہ پاگل یا بوہرا ہو گیا اور اس کے باپ نے نکاح کر دیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (۶) (عالمگیری)
- مسئلہ ۲۲: قسم کھائی کہ نکاح نہ کریگا اور قسم سے پہلے فضولی نے نکاح کیا تھا اور بعد قسم اس نے نکاح کو جائز کر دیا تو نہیں ٹوٹی اور قسم کے بعد فضولی نے نکاح کر دیا ہے تو اگر قول سے جائز کریگا ٹوٹ جائیگی اور فعل سے جائز کیا مثلاً عورت کے پاس مہر بھیج دیا تو نہیں ٹوٹی اور اگر فضولی یا وکیل نے نکاح فاسد کیا ہے تو نہیں ٹوٹے گی۔ (۷) (عالمگیری)
- مسئلہ ۲۳: نکاح نہ کرنے کی قسم کھائی اور کسی نے مجبور کر کے نکاح کر لیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (۸) (خانہ)
- مسئلہ ۲۴: قسم کھائی کہ اتنے سے زیادہ مہر پر نکاح نہ کریگا اور اتنے ہی پر نکاح کیا، بعد کو مہر میں اضافہ کر دیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (۹) (عالمگیری)

① بڑا تھا، بڑا برتن۔

② ”البحر الرائق“، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع... إلخ ج ۴، ص ۵۸۱۔

③ المرجع السابق۔

④ ”الدر المختار“، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع... إلخ، ج ۵، ص ۶۷۳۔

⑤ ”الدر المختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع... إلخ، مطلب: حلف لا یزوج عبده، ج ۵، ص ۶۶۲۔

⑥ ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب الأیمان، الباب الثامن فی الیمین فی البیع... إلخ، ج ۲، ص ۱۱۸۔

⑦ المرجع السابق، ص ۱۱۷۔

⑧ ”الفتاویٰ الخانیۃ“، کتاب الأیمان، باب من الأیمان، فصل فی التزویج، ج ۱، ص ۳۰۰۔

⑨ ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب الأیمان، الباب الثامن فی الیمین فی البیع... إلخ، ج ۲، ص ۱۱۸۔

مسئلہ ۲۵: قسم کھائی کہ پوشیدہ نکاح کریگا اور دو گواہوں کے سامنے نکاح کیا تو نہیں ٹوٹی اور تین کے سامنے کیا تو ٹوٹ گئی۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: قسم کھائی کہ فلاں کو قرض نہ دیگا اور بغیر مانگے اس نے قرض دیا اس نے لینے سے انکار کر دیا جب بھی قسم ٹوٹ جائیگی۔ یوہیں اگر قسم کھائی کہ فلاں سے قرض نہ لے گا اور اس نے مانگا اس نے نہ دیا قسم ٹوٹ گئی۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: قسم کھائی کہ فلاں سے کوئی چیز عاریت نہ لے گا، اس نے اپنے گھوڑے پر اسے بٹھالیا تو نہیں ٹوٹی۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: قسم کھائی کہ اس قلم سے نہیں لکھے گا اور اسے توڑ کر دوبارہ بنایا اور لکھا قسم ٹوٹ گئی کہ عرف میں اس ٹوٹے ہوئے کو بھی قلم کہتے ہیں۔^(۴) (ردالمحتار)

نماز و روزہ وحج کی قسم کا بیان

مسئلہ ۱: نماز نہ پڑھنے یا روزہ نہ رکھنے یا حج نہ کرنے کی قسم کھائی اور فاسد ادا کیا تو قسم نہیں ٹوٹی جبکہ شروع ہی سے فاسد ہو مثلاً بغیر طہارت نماز پڑھی یا طلوع فجر کے بعد کھانا کھایا اور روزہ کی نیت کی۔ اور اگر شروع صحت^(۵) کے ساتھ کیا بعد کو فاسد کر دیا مثلاً ایک رکعت نماز پڑھ کر توڑ دی یا روزہ رکھ کر توڑ دیا اگرچہ نیت کرنے کے تھوڑے ہی بعد توڑ دیا تو قسم ٹوٹ گئی۔^(۶) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲: نماز نہ پڑھنے کی قسم کھائی اور قیام و قراءت و رکوع کر کے توڑ دی تو قسم نہیں ٹوٹی اور سجدہ کر کے توڑی تو ٹوٹ گئی۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۳: قسم کھائی کہ ظہر کی نماز نہ پڑھے گا تو جب تک قعدہ اخیرہ میں التحیات نہ پڑھے قسم نہ ٹوٹے گی یعنی اس

①....."الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الأیمان، الباب الثامن فی الیمین فی البیع... إلخ، ج ۲، ص ۱۱۹.

②....."الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الأیمان، الباب الثامن فی الیمین فی البیع... إلخ، ج ۲، ص ۱۱۹.

③.....المرجع السابق.

④....."ردالمحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الدخول... إلخ، مطلب: الأیمان مبنیة... إلخ، ج ۵، ص ۵۵۷.

⑤.....یعنی تمام شرائط و ارکان کی پابندی کرتے ہوئے۔

⑥....."ردالمحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع... إلخ، مطلب: حلف لا یصوم... إلخ، ج ۵، ص ۶۸۲.

⑦....."الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الأیمان، الباب التاسع فی الیمین فی الحج... إلخ، ج ۲، ص ۱۲۱.

سے قبل فاسد کرنے میں قسم نہیں ٹوٹی۔⁽¹⁾ (درمختار)

مسئلہ ۴: قسم کھائی کہ کسی کی امامت نہ کریگا اور تنہا شروع کر دی پھر لوگوں نے اس کی اقتدا کر لی مگر اس نے امامت کی نیت نہ کی تو مقتدیوں کی نماز ہو جائیگی اگرچہ جمعہ کی نماز ہو اور اس کی قسم نہ ٹوٹی۔ یوں اگر جنازہ یا سجدہ تلاوت میں لوگوں نے اسکی اقتدا کی جب بھی قسم نہ ٹوٹی اور اگر قسم کے یہ لفظ ہوں کہ نماز میں امامت نہ کرونگا تو نماز جنازہ میں امامت کی نیت سے بھی نہیں ٹوٹے گی۔⁽²⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: قسم کھائی کہ فلاں کے پیچھے نماز نہیں پڑھے گا اور اس کی اقتدا کی مگر پیچھے کھڑا نہ ہوا بلکہ برابر دہنے یا بائیں کھڑے ہو کر نماز پڑھی یا قسم کھائی کہ فلاں کے ساتھ نماز نہ پڑھے گا اور اس کی اقتدا کی اگرچہ ساتھ نہ کھڑا ہوا بلکہ پیچھے کھڑا ہو یا قسم ٹوٹ گئی۔⁽³⁾ (بجر)

مسئلہ ۶: قسم کھائی کہ نماز وقت گزار کر نہ پڑھے گا اور سو گیا یہاں تک کہ وقت ختم ہو گیا اگر وقت آنے سے پہلے سویا اور وقت جانے کے بعد آنکھ کھلی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اور وقت ہو جانے کے بعد سویا تو ٹوٹ گئی۔⁽⁴⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: قسم کھائی کہ فلاں نماز جماعت سے پڑھے گا اور آدمی سے کم جماعت سے ملی یعنی چار یا تین رکعت والی میں ایک رکعت جماعت سے پائی یا قعدہ میں شریک ہوا تو قسم ٹوٹ گئی اگرچہ جماعت کا ثواب پائے گا۔⁽⁵⁾ (شرح وقایہ)

مسئلہ ۸: عورت سے کہا، اگر تو نماز چھوڑے گی تو تجھ کو طلاق اور نماز قضا ہوگی مگر پڑھ لی تو طلاق نہ ہوئی کہ عرف میں نماز چھوڑنا اسے کہتے ہیں کہ بالکل نہ پڑھے اگرچہ شرعاً قصداً⁽⁶⁾ قضا کر دینے کو بھی چھوڑنا کہتے ہیں۔⁽⁷⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۹: قسم کھائی کہ اس مسجد میں نماز نہ پڑھے گا اور مسجد بڑھائی گئی اوس نے اوس حصہ میں نماز پڑھی جواب زیادہ کیا گیا ہے تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم میں یہ کہا فلاں محلہ کی مسجد یا فلاں شخص کی مسجد میں نماز نہ پڑھیگا اور مسجد میں کچھ اضافہ ہوا اوس نے اس جگہ پڑھی جب بھی ٹوٹ گئی۔⁽⁸⁾ (بجر)

①....."الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع... إلخ، ج ۵، ص ۶۸۶.

②....."الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع... إلخ، مطلب: حلف لا یؤم أحدًا، ج ۵، ص ۶۸۶.

③....."البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع... إلخ، ج ۴، ص ۶۰۰، ۶۰۱.

④....."ردالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع... إلخ، مطلب: حلف لا یؤم أحدًا، ج ۵، ص ۶۸۸.

⑤....."شرح الوقایة مع حاشیة عمدة الرعاية"، کتاب الأیمان، ج ۲، ص ۲۶۳.

⑥..... جان بوجھ کر۔

⑦....."ردالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع... إلخ، مطلب: حلف لا یؤم أحدًا، ج ۵، ص ۶۸۸.

⑧....."البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع... إلخ، ج ۴، ص ۶۰۲.

لباس کے متعلق قسم کا بیان

مسئلہ ۱: قسم کھائی کہ اپنی عورت کے کاتے ہوئے سوت کا کپڑا نہ پہنے گا اور عورت نے سوت کا تا اور وہ سوت کپڑا طیار ہوا اگر وہ روئی جس کا سوت بنا ہے قسم کھاتے وقت شوہر کی تھی تو پہننے سے قسم ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔ اور اگر قسم کھائی کہ فلاں کے کاتے ہوئے سوت کا کپڑا نہ پہنے گا اور کچھ اوس کا کاتا ہے اور کچھ دوسرے کا دونوں کو ملا کر کپڑا بنوایا تو قسم نہ ٹوٹی اور اگر کل سوت اسی کا کاتا ہوا ہے دوسرے کے کاتے ہوئے ڈورے سے کپڑا سیا گیا ہے تو قسم ٹوٹ گئی۔^(۱) (بحر، ردالمحتار)

مسئلہ ۲: انگرکھا^(۲)، اچکن^(۳)، شیروانی^(۴) تینوں میں فرق ہے لہذا اگر قسم کھائی کہ شیروانی نہ پہنے گا تو انگرکھا پہننے سے قسم نہ ٹوٹی۔ یوہیں قیص اور گرتے میں بھی فرق ہے لہذا ایک کی قسم کھائی اور دوسرا پہنا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ عربی میں قیص گرتے کو کہتے ہیں۔ یوہیں پتلون اور پاجامہ میں بھی فرق ہے اگرچہ انگریزی میں پتلون پاجامہ ہی کو کہتے ہیں۔ یوہیں بوٹ نہ پہننے کی قسم کھائی اور ہندوستانی جو تا پہننا قسم نہ ٹوٹی کہ اس کو بوٹ نہیں کہتے۔

مسئلہ ۳: قسم کھائی کہ کپڑا نہیں پہنے گا یا نہیں خریدے گا تو مرد اتنا کپڑا ہے جس سے ستر چھپا سکیں اور اس کو پہن کر نماز جائز ہو سکے اس سے کم مثلاً ٹوپی پہننے میں نہیں ٹوٹے گی اور اگر تمامہ باندھا اور وہ اتنا ہے کہ ستر اس سے چھپ سکتے تو ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔ یوہیں ٹاٹ یا دری یا قالین پہن لینے یا خریدنے سے قسم نہ ٹوٹے گی اور پوستین^(۵) سے ٹوٹ جائیگی۔ اور اگر قسم کھائی کہ کرتا نہ پہنے گا اور اس صورت میں گرتے کو تہ بند کی طرح باندھ لیا یا چادر کی طرح اوڑھ لیا تو نہیں ٹوٹی اور اگر کہا کہ یہ کرتا نہیں پہنے گا تو کسی طرح پہننے سے قسم ٹوٹ جائیگی۔^(۶) (بحر، ردالمحتار)

مسئلہ ۴: قسم کھائی کہ زیور نہیں پہنے گا تو چاندی سونے کے ہر قسم کے گہنے^(۷) اور موتیوں یا جواہر کے ہار اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے قسم ٹوٹ جائیگی اور چاندی کی انگوٹھی سے نہیں جبکہ ایک نگ^(۸) کی ہو اور کئی نگ کی ہو تو اس سے بھی ٹوٹ جائیگی۔

①....."البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع... إلخ، ج ۴، ص ۶۰۴.

و"ردالمحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع... إلخ، مطلب: فی الفرق بین تعین... إلخ، ج ۵، ص ۶۹۱.

②..... ایک قسم کا لباس جس کے دو حصے ہوتے ہیں چولی اور دامن۔ ③..... ایک قسم کا لباس جو کوٹ کی طرح ہوتا ہے۔

④..... لمبی پٹی یا کالر دار جدید وضع قطع کا لباس۔

⑤..... چمڑے کا کوٹ۔

⑥....."رد المحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع... إلخ، مطلب: حلف لایلیس حلیا، ج ۵، ص ۶۹۴.

و"البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع... إلخ، ج ۴، ص ۶۰۶.

⑦..... ایک قسم کا زیور۔ ⑧..... نگینہ، انگوٹھی پر جڑا ہوا پتھر وغیرہ۔

یوہیں اگر اُس پر سونے کا ملمع (1) ہو تو ٹوٹ جائیگی۔ (2) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۵: قسم کھائی کہ زمین پر نہیں بیٹھے گا اور زمین پر کوئی چیز بچھا کر بیٹھا مثلاً تختہ یا چڑایا بچھونا یا چٹائی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اور اگر بغیر بچھائے ہوئے بیٹھ گیا اگرچہ کپڑا پہنے ہوئے ہے جس کی وجہ سے اس کا بدن زمین سے نہ لگا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر کپڑے اتار کر خود اس کپڑے پر بیٹھا تو نہیں ٹوٹی کہ اسے زمین پر بیٹھنا نہ کہیں گے اور اگر گھاس پر بیٹھا تو نہیں ٹوٹی جبکہ زیادہ ہو۔ (3) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۶: قسم کھائی کہ اس بچھونے پر نہیں سوئے گا اور اس پر دوسرا بچھونا اور بچھا دیا اور اس پر سویا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر صرف چادر بچھائی تو ٹوٹ گئی۔ اس چٹائی پر نہ سونے کی قسم کھائی تھی اس پر دوسری چٹائی بچھا کر سویا تو نہیں ٹوٹی اور اگر یوں کہا تھا کہ بچھونے پر نہیں سوئے گا تو اگرچہ اس پر دوسرا بچھونا بچھا دیا ہو، ٹوٹ جائے گی۔ (4) (در مختار، بحر، عالمگیری)

مسئلہ ۷: قسم کھائی کہ اس تخت پر نہیں بیٹھے گا اور اُس پر دوسرا تخت بچھا لیا تو نہیں ٹوٹی اور بچھونا یا بور یا بچھا کر بیٹھا تو ٹوٹ گئی۔ ہاں اگر یوں کہا کہ اس تخت کے تختوں پر نہ بیٹھے گا تو اس پر بچھا کر بیٹھنے سے نہیں ٹوٹے گی۔ (5) (در مختار، عالمگیری)

مسئلہ ۸: قسم کھائی کہ زمین پر نہیں چلے گا تو جو تے یا موزے پہن کر یا پتھر پر چلنے سے ٹوٹ جائیگی اور بچھونے پر چلنے سے نہیں۔ (6) (در مختار)

مسئلہ ۹: قسم کھائی کہ فلاں کے کپڑے یا بچھونے پر نہیں سوئے گا اور بدن کا زیادہ حصہ اس پر کر کے سو گیا تو ٹوٹ گئی۔ (7) (در مختار)

①..... سونا چڑھایا ہوا۔

②..... ”الدر المختار“، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع... إلخ، ج ۵، ص ۶۹۳، وغیرہ۔

③..... ”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع... إلخ، ملطوب: حلف لا یجلس... إلخ، ج ۵، ص ۶۹۴۔

④..... ”الدر المختار“، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع... إلخ، ج ۵، ص ۶۹۳۔

و ”البحر الرائق“، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع... إلخ، ج ۴، ص ۶۰۶۔

و ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب الأیمان، الباب العاشر فی الیمین فی لبس... إلخ، ج ۲، ص ۱۲۷۔

⑤..... ”الدر المختار“، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع... إلخ، ج ۵، ص ۶۹۵۔

و ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب الأیمان، الباب العاشر فی الیمین فی لبس... إلخ، ج ۲، ص ۱۲۷۔

⑥..... ”الدر المختار“، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع... إلخ، ج ۵، ص ۶۹۵۔

⑦..... المرجع السابق، ص ۶۹۶۔

مارنے کے متعلق قسم کا بیان

مسئلہ ۱: جو فعل ایسا ہے کہ اوس میں مردہ و زندہ دونوں شریک ہیں یعنی دونوں کے ساتھ متعلق ہو سکتا ہے تو اس میں زندگی و موت دونوں حالتوں میں قسم کا اعتبار ہے جیسے نہلانا کہ زندہ کو بھی نہلا سکتے ہیں اور مردہ کو بھی۔ اور جو فعل ایسا ہے کہ زندگی کے ساتھ خاص ہے اوس میں خاص زندگی کی حالت کا اعتبار ہوگا مرنے کے بعد کرنے سے قسم ٹوٹ جائیگی یعنی جبکہ اوس فعل کے کرنے کی قسم کھائی۔ اور اگر نہ کرنے کی قسم کھائی اور مرنے کے بعد وہ فعل کیا تو نہیں ٹوٹے گی۔ جیسے وہ فعل جس سے لذت یا رنج یا خوشی ہوتی ہے کہ ظاہر میں یہ زندگی کے ساتھ خاص ہیں اگرچہ شرعاً مردہ بھی بعض چیزوں سے لذت پاتا ہے اور اوس سے بھی رنج و خوشی ہوتی ہے مگر ظاہر میں نگائیں (۱) اوس کے ادراک (۲) سے قاصر ہیں اور قسم کا مدار (۳) حقیقت شرعیہ پر نہیں بلکہ عرف پر ہے لہذا ایسے افعال (۴) میں خاص زندگی کی حالت معتبر ہے۔ اس قاعدہ کے متعلق بعض مثالیں سنو: مثلاً قسم کھائی کہ فلاں کو نہیں نہلائے گا یا نہیں اٹھائے گا یا کپڑا نہیں پہنائے گا اور مرنے کے بعد اوس سے غسل دیا یا اوس کا جنازہ اٹھایا یا اوس سے کفن پہنایا تو قسم ٹوٹ گئی کہ یہ فعل اوس کی زندگی کے ساتھ خاص نہ تھے۔ اور اگر قسم کھائی کہ فلاں کو ماروں گا یا اوس سے کلام کروں گا یا اوس کی ملاقات کو جاؤں گا یا اوس سے پیار کروں گا اور یہ افعال اُس کے مرنے کے بعد کیے یعنی اُسے مارا یا اُس سے کلام کیا یا اُس کے جنازہ یا قبر پر گیا یا اُسے پیار کیا تو قسم ٹوٹ گئی کہ اب وہ ان افعال کا محل نہ رہا۔ (۵) (در مختار، رد المحتار وغیرہما)

مسئلہ ۲: قسم کھائی کہ اپنی عورت کو نہیں مارے گا اور اوس کے بال پکڑ کر کھینچے یا اوس کا گلا گھونٹ دیا یا دانت سے کاٹ لیا یا چنگلی لی اگر یہ افعال غصہ میں ہوئے تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر ہنسی ہنسی میں ایسا ہوا تو نہیں۔ یوہیں اگر دل لگی میں مرد کا سر عورت کے سر سے لگا اور عورت کا سر ٹوٹ گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (۶) (عالمگیری، بحر)

مسئلہ ۳: قسم کھائی کہ تجھے اتنا ماروں گا کہ مر جائے۔ ہزاروں گھونٹے ماروں گا تو اس سے مراد مبالغہ ہے نہ کہ مار ڈالنا یا ہزاروں گھونٹے مارنا۔ اور اگر کہا کہ مارتے مارتے بیہوش کر دوں گا یا اتنا ماروں گا کہ رونے لگے یا چلانے لگے یا پیشاب کر دے

①..... ظاہر و موجود چیزیں دیکھنے والی آنکھیں۔

②..... سمجھنا، محسوس کرنا۔

③..... انحصار۔

④..... یعنی کام، معاملات۔

⑤..... "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الضرب... إلخ، مطلب: ترد الحياة... إلخ، ج ۵، ص ۶۹۶، وغیرہما۔

⑥..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الأیمان، الباب الحادی عشر فی الیمین فی الضرب... إلخ، ج ۲، ص ۱۲۸۔

و "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الضرب... إلخ، ج ۴، ص ۶۰۹۔

تو قسم اوس وقت سچی ہوگی کہ جتنا کہا اوتنا ہی مارے اور اگر کہا کہ تلوار سے ماروں گا یہاں تک کہ مرجائے تو یہ مبالغہ نہیں بلکہ مار ڈالنے سے قسم پوری ہوگی۔⁽¹⁾ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۴: قسم کھائی کہ اوسے تلوار سے ماروں گا اور نیت کچھ نہ ہو اور تلوار پٹ کر کے⁽²⁾ اوسے ماردی تو قسم پوری ہوگی اور تلوار میان میں تھی ویسے ہی میان سمیت اوسے ماردی تو قسم پوری نہ ہوئی ہاں اگر تلوار نے میان کو کاٹ کر اوس شخص کو زخمی کر دیا تو قسم پوری ہوگئی۔ اور اگر نیت یہ ہے کہ تلوار کی دھار کی طرف سے مارے گا تو پٹ کر کے مارنے سے قسم پوری نہ ہوئی اور اگر قسم کھائی کہ اوسے کلہاڑی یا تبر⁽³⁾ سے ماروں گا اور اوس کے بینٹ⁽⁴⁾ سے مارا تو قسم پوری نہ ہوئی۔⁽⁵⁾ (عالمگیری، بحر)

مسئلہ ۵: قسم کھائی کہ سو (۱۰۰) کوڑے ماروں گا اور سو (۱۰۰) کوڑے جمع کر کے ایک مرتبہ میں مارا کہ سب اوس کے بدن پر پڑے تو قسم سچی ہوگی جبکہ اوسے چوٹ بھی لگے اور اگر صرف چھو ادا یا کہ چوٹ نہ لگی تو قسم پوری نہ ہوئی۔⁽⁶⁾ (بحر)

مسئلہ ۶: کسی سے کہا اگر تم مجھے ملے اور میں نے تمہیں نہ مارا تو میری عورت کو طلاق ہے اور وہ شخص ایک میل کے فاصلہ سے اسے دکھائی دیا یا وہ چھت پر ہے اور یہ اوس پر چڑھ نہیں سکتا تو طلاق واقع نہ ہوئی۔⁽⁷⁾ (عالمگیری)

ادائے دین وغیرہ کے متعلق قسم کا بیان

مسئلہ ۱: قسم کھائی کہ اوس کا قرض فلاں روز ادا کروں گا اور کھونٹے روپے⁽⁸⁾ یا بڑی گولی کا روپیہ جو دوکاندار نہیں لیتے اوس نے قرض میں دیا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اوس روز روپیہ لیکر اوس کے مکان پر آیا مگر وہ ملا نہیں تو قاضی کے پاس داخل کر آئے ورنہ قسم ٹوٹ جائیگی۔ اگر یہ روپے اوسے دیتا ہے مگر وہ انکار کرتا ہے، نہیں لیتا تو اگر اوس کے پاس اتنے قریب رکھ دیے کہ لینا چاہے تو ہاتھ بڑھا کر لے سکتا ہے تو قسم پوری ہوگی۔⁽⁹⁾ (درمختار، بحر)

①..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الأیمان، الباب الحادی عشر فی الیمین فی الضرب... إلخ، ج ۲، ص ۱۲۹.

و "الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع... إلخ، ج ۵، ص ۷۰۰.

②..... چوڑی کر کے۔ ③..... کلہاڑا۔ ④..... کلہاڑی میں لگا ہوا لکڑی کا دستہ۔

⑤..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الأیمان، الباب الحادی عشر فی الیمین فی الضرب... إلخ، ج ۲، ص ۱۲۹.

و "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الضرب... إلخ، ج ۴، ص ۶۱۰.

⑥..... "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الضرب... إلخ، ج ۴، ص ۶۰۹.

⑦..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الأیمان، الباب الحادی عشر فی الیمین فی الضرب... إلخ، ج ۲، ص ۱۳۰.

⑧..... کھوٹے روپے۔

⑨..... "الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع... إلخ، ج ۵، ص ۷۰۳.

و "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الضرب... إلخ، ج ۴، ص ۶۱۲.

مسئلہ ۲: قسم کھائی کہ فلاں روز اوس کے روپے ادا کرونگا اور وقت پورا ہونے سے پہلے اوس نے معاف کر دیا یا اوس دن کے آنے سے پہلے ہی اس نے ادا کر دیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر قسم کھائی کہ یہ روٹی کل کھائیگا اور آج ہی کھالی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اگر قرض خواہ نے قسم کھائی کہ فلاں روز روپیہ وصول کر لوں گا اور اوس دن کے پہلے معاف کر دیا یا ہبہ کر دیا تو نہیں ٹوٹی اور اگر دن مقرر نہ کیا تھا تو ٹوٹ گئی۔^(۱) (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳: قرض خواہ نے قسم کھائی کہ بغیر اپنا حق لیے تجھے نہ چھوڑونگا پھر قرضدار سے اپنے روپے کے بدلے میں کوئی چیز خرید لی اور چلا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر کسی عورت پر روپے تھے اور قسم کھائی کہ بغیر حق لیے نہ ہٹوں گا اور وہیں رہا یہاں تک کہ اوس روپے کو مہر قرار دیکر عورت سے نکاح کر لیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔^(۲) (بحر)

مسئلہ ۴: قسم کھائی کہ بغیر اپنا لیے تجھ سے جدا نہ ہوں گا تو اگر وہ ایسی جگہ ہے کہ یہ اُسے دیکھ رہا ہے اور اوس کی حفاظت میں ہے تو اگرچہ کچھ فاصلہ ہو مگر جدا ہونا نہ پایا گیا۔ یوہیں اگر مسجد کا ستون درمیان میں حائل^(۳) ہو یا ایک مسجد کے اندر ہے دوسرا باہر اور مسجد کا دروازہ کھلا ہوا ہے کہ اوسے دیکھتا ہے تو جدا نہ ہوا اور اگر مسجد کی دیوار درمیان میں حائل ہے کہ اُسے نہیں دیکھتا اور ایک مسجد میں ہے اور دوسرا باہر تو جدا ہو گیا اور قسم ٹوٹ گئی۔ اور اگر قرضدار کو مکان میں کر کے باہر سے قفل^(۴) بند کر دیا اور دروازہ پر بیٹھا ہے اور کنجی اس کے پاس ہے تو جدا نہ ہوا۔ اور اگر قرضدار نے اسے پکڑ کر مکان میں بند کر دیا اور کنجی قرضدار کے پاس ہے تو قسم ٹوٹ گئی۔^(۵) (بحر)

مسئلہ ۵: قسم کھائی کہ اپنا روپیہ اوس سے وصول کرونگا تو اختیار ہے کہ خود وصول کرے یا اس کا وکیل اور خواہ خود اوس سے لے یا اوس کے وکیل یا ضامن سے یا اوس سے جس پر اوس نے حوالہ کر دیا بہر حال قسم پوری ہو جائے گی۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۶: قرض خواہ قرضدار کے دروازہ پر آیا اور قسم کھائی کہ بغیر لیے نہ ہٹوں گا اور قرضدار نے آکر اوسے دھکا دیکر ہٹا دیا مگر اوس کے ڈھکیلنے سے ہٹا خود اپنے قدم سے نہ چلا اور جب اُس جگہ سے ہٹا دیا گیا اب اوس کے بعد بغیر لیے چلا گیا تو قسم

①....."الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع... إلخ، ج ۵، ص ۷۰۶.

و"الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثانی عشر فی الیمین فی تقاضی الدرہم، ج ۲، ص ۱۳۴.

②....."البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الضرب... إلخ، ج ۴، ص ۶۱۳، ۶۱۴.

③.....رکاوٹ، آڑ۔

④.....تالا۔

⑤....."البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الضرب... إلخ، ج ۴، ص ۶۱۵.

⑥....."الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثانی عشر فی الیمین فی تقاضی الدرہم، ج ۲، ص ۱۳۴.

نہیں ٹوٹی کہ وہاں سے خود نہ ہٹا۔⁽¹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۷: قسم کھائی کہ میں اپنا گل روپیہ ایک دفعہ لوں گا تھوڑا تھوڑا نہیں لوں گا اور ایک ہی مجلس میں دس دس یا پچیس پچیس گن گن کر اسے دیتا گیا اور یہ لیتا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی یعنی گننے میں جو وقفہ ہو اس کا قسم میں اعتبار نہیں اور اس کو تھوڑا تھوڑا لینا نہ کہیں گے۔ اور اگر تھوڑے تھوڑے روپے لیے تو قسم ٹوٹ جائیگی مگر جب تک کہ گل روپیہ پر قبضہ نہ کر لے نہیں ٹوٹے گی یعنی جس وقت سب روپے پر قبضہ ہو جائیگا اوس وقت ٹوٹے گی اوس سے پہلے اگر چہ کئی مرتبہ تھوڑے تھوڑے لیے ہیں مگر قسم نہیں ٹوٹی تھی۔⁽²⁾ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۸: کسی نے کہا اگر میرے پاس مال ہو تو عورت کو طلاق ہے اور اوس کے پاس مکان اور اسباب ہیں جو تجارت کے لیے نہیں تو طلاق نہ ہوئی۔⁽³⁾ (درمختار)

مسئلہ ۹: قسم کھائی کہ یہ چیز فلاں کو ہبہ کرونگا اور اس نے ہبہ کیا مگر اوس نے قبول نہ کیا تو قسم سچی ہوگئی اور اگر قسم کھائی کہ اوس کے ہاتھ بچوں گا اور اس نے کہا کہ میں نے یہ چیز تیرے ہاتھ بچتی مگر اوس نے قبول نہ کی تو قسم ٹوٹ گئی۔⁽⁴⁾ (درمختار)

مسئلہ ۱۰: قسم کھائی کہ خوشبو نہ سونگھے گا اور بلا قصد ناک میں گئی تو قسم نہیں ٹوٹی اور قصداً سونگھی تو ٹوٹ گئی۔⁽⁵⁾ (بحر وغیرہ)

مسئلہ ۱۱: قسم کھائی کہ فلاں شخص جو حکم دے گا بجلاؤں گا اور جس چیز سے منع کرے گا باز رہوں گا اور اوس نے بی بی کے پاس جانے سے منع کر دیا اور یہ نہیں مانا اگر وہاں کوئی قرینہ ایسا تھا جس سے یہ سمجھا جاتا ہو کہ اس سے منع کرے گا تو اس سے بھی باز آؤں گا جب تو قسم ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔⁽⁶⁾ (عالمگیری)

①....."الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثانی عشر فی الیمین فی تقاضی الدرہم، ج ۲، ص ۱۳۴، ۱۳۵.

②....."الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثانی عشر فی الیمین فی تقاضی الدرہم، ج ۲، ص ۱۳۴، ۱۳۵.

و"الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع... إلخ، ج ۵، ص ۷۰۷.

③....."الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع... إلخ، ج ۵، ص ۷۰۹.

④.....المرجع السابق، ص ۷۱۴.

⑤....."البحرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الضرب... إلخ، ج ۴، ص ۶۲۰، وغیرہ.

⑥....."الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثانی عشر فی الیمین فی تقاضی الدرہم، ج ۲، ص ۱۳۹.

حدود کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ۚ
وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ۖ يُضْعَفُ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدُ فِيهِ مُهَانًا ۖ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ
وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝﴾ (1)

اور اللہ (عزوجل) کے بندے وہ کہ خدا کے ساتھ دوسرے معبود کو شریک نہیں کرتے اور اس جان کو قتل نہیں کرتے جسے خدا نے حرام کیا اور
زنا نہیں کرتے اور جو بیہ کام کرے وہ سزا پانچا قیامت کے دن اُس پر عذاب بڑھایا جائے گا اور ہمیشہ ذلت کے ساتھ اس میں رہے گا مگر جو توبہ
کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو اللہ (عزوجل) اون کی برائیوں کو نیکیوں کے ساتھ بدل دیگا اور اللہ (عزوجل) بخشنے والا مہربان ہے۔
اور فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِينَ هُمْ يُعْرَفُونَ ۗ وَالَّذِينَ هُمْ يُعْرَفُونَ ۗ وَالَّذِينَ هُمْ يُعْرَفُونَ ۗ وَالَّذِينَ هُمْ يُعْرَفُونَ ۗ وَالَّذِينَ هُمْ يُعْرَفُونَ ۗ
فَمَنْ ابْتَدَعَ وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعُدُونَ ۚ﴾ (2)

جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بی بیوں یا باندیوں سے اون پر ملامت نہیں اور جو اس کے سوا کچھ
اور چاہے تو وہ حد سے گزرنے والے ہیں۔
اور فرماتا ہے:

﴿وَلَا تَقْرُبُوا الزَّانِيَةَ إِنَّهَا كَانَتْ فَاحِشَةً ۖ وَسَاءَ سَبِيلًا ۝﴾ (3)

زنا کے قریب نہ جاؤ کہ وہ بے حیائی ہے اور بری راہ ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿الرَّانِيَّةُ وَالزَّانِيَةُ فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۚ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ
كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ وَلَيَشْهَدَ عَدَاؤُكُمْ بِمَا طَافَ فِيهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝﴾ (4)

1 پ ۱۹، الفرقان: ۶۸-۷۰.

2 پ ۱۸، المؤمنون ۵-۷.

3 پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۳۲.

4 پ ۱۸، النور: ۲.

عورت زانیہ اور مرد زانی ان میں ہر ایک کو نونو کوڑے مارو اور تمہیں اون پر ترس نہ آئے، اللہ (عزوجل) کے دین میں اگر تم اللہ (عزوجل) اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان رکھتے ہو اور چاہیے کہ اون کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو۔ اور فرماتا ہے:

وَلَا تُكْذِرُ هُوَ أَفْتَيْتُمْ عَلَى الْبِعَاءِ إِنْ أَرَادَ أَنْ تَحْصُنَا لَتَبْتَغُوا عَرْضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْذِرْ هُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٣٣﴾ (1)

اپنی باندیوں کو زنا پر مجبور نہ کرو اگر وہ پارسائی چاہیں (اس لیے مجبور کرتے ہو) کہ دنیا کی زندگی کا کچھ سامان حاصل کرو اور جو اون کو مجبور کرے تو بعد اس کے کہ مجبور کی گئیں، اللہ (عزوجل) اون کو بخشے والا مہربان ہے۔

احادیث

حدیث ۱: ابن ماجہ عبد اللہ بن عمر اور نسائی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ”اللہ (عزوجل) کی حدود میں سے کسی حد کا قائم کرنا چالیس رات کی بارش سے بہتر ہے۔“ (2)

حدیث ۲: ابن ماجہ عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ (عزوجل) کی حدود کو قریب و بعید سب میں قائم کرو اور اللہ (عزوجل) کے حکم بجالانے میں ملامت کرنے والے کی ملامت تمہیں نہ روکے۔“ (3)

حدیث ۳: بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ اُم المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ ایک مخزومیہ عورت نے چوری کی تھی، جس کی وجہ سے قریش کو فکر پیدا ہوگئی (کہ اس کو کس طرح حد سے بچایا جائے۔) آپس میں لوگوں نے کہا، کہ اس کے بارے میں کون شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سفارش کریگا؟ پھر لوگوں نے کہا، سو اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوب ہیں، کوئی شخص سفارش کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا، غرض اسامہ نے سفارش کی، اس پر حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: کہ تو حد کے بارے میں سفارش کرتا ہے پھر حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے اور اس خطبہ میں یہ فرمایا: کہ ”اگلے لوگوں کو اس بات نے ہلاک کیا کہ اگر ان میں کوئی شریف چوری

① پ ۱۸، النور: ۳۳.

② ”سنن ابن ماجہ“، کتاب الحدود، باب اقامة الحدود، الحدیث: ۲۵۳۷، ج ۳، ص ۲۱۵.

③ ”سنن ابن ماجہ“، کتاب الحدود، باب اقامة الحدود، الحدیث: ۲۵۴۰، ج ۳، ص ۲۱۷.

کرتا تو اوس سے چھوڑ دیتے اور جب کمزور چوری کرتا تو اوس پر حد قائم کرتے، قسم ہے خدا کی! اگر فاطمہ بنت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (والعیاذ باللہ تعالیٰ) چوری کرتی تو اُس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔“ (1)

حدیث ۴: امام احمد و ابوداؤد و عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: کہ ”جس کی سفارش حد قائم کرنے میں حائل ہو جائے (2)، اوس نے اللہ (عزوجل) کی مخالفت کی اور جو جان کر باطل کے بارے میں جھگڑے، وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ناراضی میں ہے جب تک اُس سے جدا نہ ہو جائے اور جو شخص مومن کے متعلق ایسی چیز کہے جو اوس میں نہ ہو، اللہ تعالیٰ اوسے ردغۃ الخبال میں اوس وقت تک رکھے گا جب تک اوس کے گناہ کی سزا پوری نہ ہو۔
ردغۃ الخبال جہنم میں ایک جگہ ہے جہاں جہنمیوں کا خون اور پیپ جمع ہوگا۔“ (3)

حدیث ۵: ابوداؤد و نسائی بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ”حد کو آپس میں تم معاف کر سکتے ہو (یعنی جب تک اس کا مقدمہ میرے پاس پیش نہ ہو، تمہیں درگزر کرنے کا اختیار ہے) اور میری خدمت میں پہنچنے کے بعد واجب ہو جائے گی (یعنی اب ضرور قائم ہوگی)۔“ (4)

حدیث ۶: ابوداؤد المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”(اے ائمہ)! عزت داروں کی لغزشیں دفع کر دو (5)، مگر حدود کہ ان کو دفع نہیں کر سکتے۔“ (6)

حدیث ۷: بخاری و مسلم ابو ہریرہ و زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ دو شخصوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مقدمہ پیش کیا۔ ایک نے کہا، ہمارے درمیان کتاب اللہ کے موافق فیصلہ فرمائیے، دوسرے نے بھی کہا ہاں یا رسول اللہ! (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کیجئے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجیے۔ ارشاد فرمایا: ”عرض کرو۔“ اوس نے کہا میرا لڑکا اس کے یہاں مزدور تھا اوس نے اس کی عورت سے زنا کیا لوگوں نے مجھے خبر دی کہ میرے لڑکے پر رحم ہے، میں ننوا نے بکریاں اور ایک کنیر اپنے لڑکے کے فدیہ میں دی پھر جب میں نے اہل علم سے سوال کیا تو انھوں نے خبر دی کہ میرے لڑکے پر سنو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کیا جائیگا اور اس کی عورت پر رحم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قسم ہے اوس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! میں تم دونوں میں کتاب

① ”صحیح البخاری“، کتاب أحادیث الأنبياء، باب (۵۶)، الحدیث: ۴۷۵، ج ۲، ص ۴۶۸.

② یعنی رکاوٹ بن جائے۔

③ ”سنن أبي داود“، کتاب الأفضیة، باب فیمن یعین علی خصومة... إلخ، الحدیث: ۳۵۹۷، ج ۳، ص ۴۲۷.

④ ”سنن أبي داود“، کتاب الحدود، باب العفو عن الحدود... إلخ، الحدیث: ۴۳۷۶، ج ۴، ص ۱۷۸.

⑤ یعنی معاف کر دو۔

⑥ ”سنن أبي داود“، کتاب الحدود، باب فی الحد یشفع فیہ، الحدیث: ۴۳۷۵، ج ۴، ص ۱۷۸.

اللہ سے فیصلہ کروں گا۔ بکریاں اور کنیز واپس کی جائیں اور تیرے لڑکے کو نوا کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کو شہر بدر کیا جائے۔“ (اسکے بعد انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا:)”اے انیس! صبح کو تم اسکی عورت کے پاس جاؤ، وہ اقرار کرے تو رجم کر دو۔“ عورت نے اقرار کیا اور اس کو رجم کیا۔⁽¹⁾

حدیث ۸: صحیح بخاری شریف میں زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم فرماتے سنا: کہ ”جو شخص زنا کرے اور محسن نہ ہو، اسے نوا کوڑے مارے جائیں اور ایک برس کے لیے شہر بدر کر دیا جائے۔“⁽²⁾

حدیث ۹: بخاری و مسلم راوی، کہ امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے جو کتاب نازل فرمائی اس میں آیت رجم بھی ہے، خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رجم کیا اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے بعد ہم نے رجم کیا اور رجم کتاب اللہ میں ہے اور یہ حق ہے، رجم اس پر ہے جو زنا کرے اور محسن ہو، خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ گواہوں سے زنا ثابت ہو یا حمل ہو یا اقرار ہو۔“⁽³⁾

حدیث ۱۰: بخاری و مسلم وغیرہما راوی، کہ یہودیوں میں سے ایک مرد و عورت نے زنا کیا تھا۔ یہ لوگ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں مقدمہ لائے (شاید اس خیال سے کہ ممکن ہے کوئی معمولی اور ہلکی سزا حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تجویز فرمائیں تو قیامت کے دن کہنے کو ہو جائیگا کہ یہ فیصلہ تیرے ایک نبی نے کیا تھا، ہم اس میں بے قصور ہیں۔) حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: کہ ”تورات میں رجم کے متعلق کیا ہے؟“ یہودیوں نے کہا، ہم زانیوں کو فضیحت⁽⁴⁾ اور رسوا کرتے ہیں اور کوڑے مارتے ہیں (یعنی توریت میں رجم کا حکم نہیں ہے) عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم جھوٹے ہو توریت میں بلاشبہ رجم ہے۔ توریت لاؤ۔ یہودی توریت لائے اور کھول کر ایک شخص پڑھنے لگا اس نے آیت رجم پر ہاتھ رکھ کر ماقبل و مابعد کو پڑھنا شروع کیا (آیت رجم کو چھپا لیا اور اسکو نہیں پڑھا) عبد اللہ بن سلام نے فرمایا: اپنا ہاتھ اٹھا۔ اس نے ہاتھ اٹھایا تو آیت رجم اس کے نیچے چمک رہی تھی۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے زانی و زانیہ کے متعلق حکم فرمایا، وہ دونوں رجم کیے گئے اور یہودیوں سے دریافت فرمایا: کہ ”جب تمہارے یہاں رجم موجود ہے تو کیوں تم نے اسے چھوڑ دیا ہے؟“ یہودیوں نے

① ”صحیح مسلم“ کتاب الحدود، باب من اعترف... الخ، الحدیث ۲۵۔ (۱۶۹۷)، ص ۹۳۴۔

② ”صحیح البخاری“، کتاب المحاربین... الخ، باب البکران یجلدان... الخ، الحدیث: ۶۸۳۱، ج ۴، ص ۳۴۷۔

③ ”صحیح البخاری“، کتاب المحاربین... الخ، باب رجم الحبلی من الزنا... الخ، الحدیث: ۶۸۳۰، ج ۴، ص ۳۴۵۔

④ ذیل ورسوا۔

کہا، وجہ یہ ہے کہ ہمارے یہاں جب کوئی شریف و مالدار زنا کرتا تو اس سے چھوڑ دیا کرتے تھے اور کوئی غریب ایسا کرتا تو اس سے رجم کرتے۔ پھر ہم نے مشورہ کیا کہ کوئی ایسی سزا تجویز کرنی چاہیے، جو امیر و غریب سب پر جاری کی جائے، لہذا ہم نے یہ سزا تجویز کی کہ اس کا مونہہ کالا کریں اور گدھے پر اٹھا سوار کر کے شہر میں تشہیر کریں۔⁽¹⁾

اب ہم چاہتے ہیں کہ زنا کی مذمت و قباحت میں جو احادیث وارد ہوئیں، اون میں سے بعض ذکر کریں۔

حدیث ۱۱: بخاری و مسلم و ابوداؤد و نسائی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”زنا کرنے والا جس وقت زنا کرتا ہے مومن نہیں رہتا اور چور جس وقت چوری کرتا ہے مومن نہیں رہتا اور شرابی جس وقت شراب پیتا ہے مومن نہیں رہتا۔“ اور نسائی کی روایت میں یہ بھی ہے، کہ ”جب ان افعال کو کرتا ہے تو اسلام کا پٹا اپنی گردن سے نکال دیتا ہے پھر اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔“ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: کہ اس شخص سے نور ایمان جدا ہو جاتا ہے۔⁽²⁾

حدیث ۱۲: ابوداؤد و ترمذی و بیہقی و حاکم انہیں سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جب مرد زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان نکل کر سر پر مثل سائبان کے ہو جاتا ہے، جب اس فعل سے جدا ہوتا ہے تو اس کی طرف ایمان لوٹ آتا ہے۔“⁽³⁾

حدیث ۱۳: امام احمد عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: کہ ”جس قوم میں زنا ظاہر ہوگا، وہ قحط میں گرفتار ہوگی اور جس قوم میں رشوت کا ظہور ہوگا، وہ رعب میں گرفتار ہوگی۔“⁽⁴⁾

حدیث ۱۴: صحیح بخاری کی ایک طویل حدیث سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ ”رات میں نے دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور مجھے زمین مقدس کی طرف لے گئے (اس حدیث میں چند مشاہدات بیان فرمائے اون میں ایک یہ بات بھی ہے) ہم ایک سوراخ کے پاس پہنچے جو تور کی طرح اوپر تنگ ہے اور نیچے کشادہ، اس میں آگ جل رہی ہے اور اس آگ میں کچھ مرد اور عورتیں برہنہ ہیں جب آگ کا شعلہ بلند ہوتا ہے تو وہ لوگ اوپر آجاتے ہیں اور جب شعلہ کم ہو جاتا ہے تو شعلے کے ساتھ وہ بھی اندر چلے جاتے ہیں (یہ کون لوگ ہیں ان کے متعلق

①..... ”صحیح البخاری“۔ کتاب المحاربین... الخ، باب أحكام أهل الذمة... الخ، الحدیث ۶۸۴۱، ج ۴، ص ۳۴۹۔

و ”صحیح مسلم“، کتاب الحدود، باب رجم اليهود... الخ، الحدیث (۱۶۹۹) و (۱۷۰۰)، ص ۹۳۴، ۹۳۵، وغیرہما۔

②..... ”صحیح مسلم“، کتاب الإیمان، باب بیان نقصان الإیمان بالمعاصی... الخ، الحدیث: ۲۰۲، ص ۶۹۰۔

و ”سنن النسائی“، کتاب قطع السارق، باب تعظیم السرقة، الحدیث: ۴۸۷۶، ص ۲۴۰۳۔

③..... ”سنن أبي داود“، کتاب السنة، باب الدلیل علی زیادة الإیمان و نقصانہ، الحدیث: ۴۶۹۰، ص ۱۵۶۷۔

④..... ”مشکوٰۃ المصابیح“، کتاب الحدود، الفصل الثالث، الحدیث ۳۵۸۲، ج ۱، ص ۶۵۶۔

بیان فرمایا) یہ زانی مرد اور عورتیں ہیں۔ (1)

حدیث ۱۵: حاکم ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس بستی میں زنا اور سود ظاہر ہو جائے تو انھوں نے اپنے لیے اللہ (عزوجل) کے عذاب کو حلال کر لیا۔“ (2)

حدیث ۱۶: ابو داؤد ونسائی وابن حبان ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: کہ ”جو عورت کسی قوم میں اوس کو داخل کر دے جو اوس قوم سے نہ ہو (یعنی زنا کرایا اور اوس سے اولاد ہوئی) تو اوسے اللہ (عزوجل) کی رحمت کا حصہ نہیں اور اوسے جنت میں داخل نہ فرمائے گا۔“ (3)

حدیث ۱۷: مسلم و نسائی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ نہ کلام فرمایگا اور نہ انھیں پاک کریگا اور نہ اون کی طرف نظر رحمت فرمائے گا اور اون کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ ① بوڑھا زنا کرنے والا اور ② جھوٹ بولنے والا بادشاہ اور ③ فقیر متکبر۔“ (4)

حدیث ۱۸: بزار بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ”ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں بوڑھے زانی پر لعنت کرتی ہیں اور زانیوں کی شرمگاہ کی بدبو جہنم والوں کو ایذا دیگی۔“ (5)

حدیث ۱۹: بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا، کہ کونسا گناہ سب میں بڑا ہے؟ فرمایا: ”یہ کہ تو اللہ (عزوجل) کے ساتھ کسی کو شریک کرے، حالانکہ تجھے اوس نے پیدا کیا۔“ میں نے عرض کی، بیشک یہ بہت بڑا ہے پھر اس کے بعد کونسا گناہ؟ فرمایا: ”یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس لیے قتل کر ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔“ میں نے عرض کی پھر کونسا؟ فرمایا: ”یہ کہ تو اپنے پروسی کی عورت سے زنا کرے۔“ (6)

حدیث ۲۰: امام احمد و طبرانی مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے صحابہ سے ارشاد فرمایا: ”زنا کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟“ لوگوں نے عرض کی، وہ حرام ہے اللہ (عزوجل) و رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اوسے

① ”صحیح البخاری“، کتاب الجنائز، باب (۹۳)، الحدیث: ۱۳۸۶، ج ۱، ص ۴۶۸، و ۷۰۴۷، ج ۴، ص ۴۲۵.

② ”المستدرک“ للحاکم، کتاب البیوع، باب اذا اظهر الزنا والربا فی قریة، الحدیث: ۲۳۰۸، ج ۲، ص ۳۳۹.

③ ”سنن أبي داود“، کتاب الطلاق، باب التغلیظ فی الانتفاء، الحدیث: ۲۲۶۳، ج ۲، ص ۴۰۶.

④ ”صحیح مسلم“، کتاب الإیمان، باب بیان غلظت تحریم إیسبال الإزار... إلخ، الحدیث: ۱۷۲- (۱۰۷)، ص ۶۸.

⑤ ”مجمع الزوائد“، کتاب الحدود، باب زم الزنا، الحدیث: ۱۰۵۴۱، ج ۶، ص ۳۸۹.

⑥ ”صحیح مسلم“، کتاب الإیمان، باب کون الشریک اقبح الذنوب... إلخ، الحدیث: ۱۴۱- (۸۶)، ص ۵۹.

حرام کیا، وہ قیامت تک حرام رہے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”دس (۱۰) عورتوں کے ساتھ زنا کرنا اپنے پروسے کی عورت کے ساتھ زنا کرنے سے آسان ہے۔“ (1)

حدیث ۲۱: حاکم و بیہقی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے جو انانہ قریش! اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، زنا نہ کرو، جو شرمگاہوں کی حفاظت کرے گا اوس کے لیے جنت ہے۔“ (2)

حدیث ۲۲: ابن حبان اپنی صحیح میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے اور پارسائی کرے اور شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہو۔“ (3)

حدیث ۲۳: بخاری و ترمذی سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جو شخص اوس چیز کا جو جبرٹوں کے درمیان ہے (زبان) اور اوس چیز کا جو دونوں پاؤں کے درمیان ہے (شرمگاہ) ضامن ہو، (کہ ان سے خلاف شرع بات نہ کرے) میں اوس کے لیے جنت کا ضامن ہوں۔“ (4)

حدیث ۲۴: امام احمد و ابن ابی الدنیا و ابن حبان و حاکم عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”میرے لیے چھ چیز کے ضامن ہو جاؤ، میں تمہارے لیے جنت کا ضامن ہوں۔ ① بات بولو تو سچ بولو۔ ② وعدہ کرو تو پورا کرو۔ ③ تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو ادا کرو اور ④ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو اور ⑤ اپنی نگاہوں کو پست کرو اور ⑥ اپنے ہاتھوں کو روکو۔“ (5)

حدیث ۲۵: ترمذی و ابن ماجہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص کو قوم لوط (6) کا عمل کرتے پاؤ تو فاعل اور مفعول بہ (7) دونوں کو قتل کر ڈالو۔“ (8)

حدیث ۲۶: ترمذی و ابن ماجہ و حاکم جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنی

① ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، بقية حديث المقداد بن الأسود، الحديث: ۲۳۹۱۵، ج ۹، ص ۲۲۶.

② ”شعب الإيمان“ للبيهقي، باب في تحريم الفروج، الحديث: ۵۴۲۵، ج ۴، ص ۳۶۵.

③

④ ”صحيح البخاري“، كتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، الحديث: ۶۴۷۴، ج ۴، ص ۲۴۰.

⑤ ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، حديث عبادة بن الصامت، الحديث: ۲۲۸۲۱، ج ۸، ص ۴۱۲.

⑥ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم لڑکوں کیساتھ بد فعلی کرنے میں مبتلا تھی اور اسی وجہ سے اس قوم پر عذاب کا نزول ہوا۔

⑦ فاعل اور مفعول بہ: یعنی فاعل سے مراد بد فعلی کرنے والا اور مفعول سے مراد وہ لڑکا جس سے بد فعلی کی گئی ہو۔

⑧ ”جامع الترمذی“، كتاب الحدود، باب ماجاء في حد اللوطي، الحديث: ۱۴۶۱، ج ۳، ص ۱۳۷.

اُمت پر سب سے زیادہ جس چیز کا مجھے خوف ہے، وہ عمل قوم لوط ہے۔“ (1)

حدیث ۲۷: رزین ابن عباس و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ملعون ہے وہ جو قوم لوط کا عمل کرے۔“ اور ایک روایت میں ہے، کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں کو جلا دیا اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن پر دیوار ڈھادی۔ (2)

حدیث ۲۸: ترمذی و نسائی و ابن حبان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اُس مرد کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا، جو مرد کے ساتھ جماع کرے یا عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع کرے۔“ (3)

حدیث ۲۹: ابو یعلیٰ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”حیا کرو کہ اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے باز نہ رہے گا اور عورتوں کے پیچھے کے مقام میں جماع نہ کرو۔“ (4)

حدیث ۳۰: امام احمد و ابو داؤد و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جو شخص عورت کے پیچھے میں جماع کرے، وہ ملعون ہے۔“ (5)

احکام فقہیہ

حد ایک قسم کی سزا ہے جس کی مقدار شریعت کی جانب سے مقرر ہے کہ اس میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی اس سے مقصود لوگوں کو ایسے کام سے باز رکھنا ہے جس کی یہ سزا ہے اور جس پر حد قائم کی گئی وہ جب تک تو بہ نہ کرے محض حد قائم کرنے سے پاک نہ ہوگا۔ (6)

مسئلہ ۱: جب حاکم کے پاس ایسا مقدمہ پہنچ جائے اور ثبوت گزر جائے تو سفارش جائز نہیں اور اگر کوئی سفارش کرے

①..... ”جامع الترمذی“، کتاب الحدود، باب ماجاء فی حد اللوطی، الحدیث: ۱۴۶۲، ج ۳، ص ۱۳۸.

②..... ”مشکاۃ المصابیح“، کتاب الحدود، الفصل الثالث، الحدیث: ۳۵۸۳، ۳۵۸۴، ج ۲، ص ۳۱۴ - ۳۱۵.

③..... ”جامع الترمذی“، کتاب الرضاع، باب ماجاء فی کراهیۃ اتيان النساء فی أدبارهن، الحدیث: ۱۱۶۷، ج ۲، ص ۳۸۷.

④..... ”الترغیب و الترہیب“، کتاب الحدود... إلخ، الترہیب من اللواط... إلخ، الحدیث: ۱۴، ج ۳، ص ۱۹۸.

⑤..... ”سنن أبي داود“، کتاب النکاح، باب فی جامع النکاح، الحدیث: ۲۱۶۲، ج ۲، ص ۳۶۲.

⑥..... ”الدر المختار“ و ”رد المحتار“، کتاب الحدود د ج ۶، ص ۵.

بھی تو حاکم کو چھوڑنا جائز نہیں اور اگر حاکم کے پاس پیش ہونے سے پہلے توبہ کر لے تو حد ساقط ہو جائیگی۔⁽¹⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲: حد قائم کرنا بادشاہ اسلام یا اسکے نائب کا کام ہے یعنی باپ اپنے بیٹے پر یا آقا اپنے غلام پر نہیں قائم کر سکتا۔ اور شرط یہ ہے کہ جس پر قائم ہو اوس کی عقل درست ہو اور بدن سلامت ہو لہذا پاگل اور نشہ والے اور مریض اور ضعیف الخلقہ⁽²⁾ پر قائم نہ کریں گے بلکہ پاگل اور نشہ والا جب ہوش میں آئے اور بیمار جب تندرست ہو جائے اوس وقت حد قائم کریں گے۔⁽³⁾ (عالمگیری)

حد کی چند صورتیں ہیں، اون میں سے ایک حد زنا ہے۔ وہ زنا جس میں حد واجب ہوتی ہے یہ ہے کہ مرد کا عورت مشتبہ⁽⁴⁾ کے آگے کے مقام میں بطور حرام بقدر حشفہ⁽⁵⁾ دخول کرنا اور وہ عورت نہ اس کی زوجہ ہونہ باندی نہ ان دونوں کا شبہہ ہو نہ شبہہ اشتباہ ہو اور وہ وطی کرنے والا مکلف ہو اور گونگانہ ہو اور مجبور نہ کیا گیا ہو۔⁽⁶⁾ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳: حشفہ سے کم دخول میں حد واجب نہیں۔ اور جس کا حشفہ کٹا ہو تو مقدار حشفہ کے دخول سے حد واجب ہوگی۔ مجنون و نابالغ نے وطی کی تو حد واجب نہیں اگرچہ نابالغ سمجھ وال ہو۔ یوہیں اگر گونگا ہو یا مجبور کیا گیا ہو یا اتنی چھوٹی لڑکی کے ساتھ کیا جو مشتبہ نہ ہو۔⁽⁷⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: جس عورت سے بغیر گواہوں کے نکاح کیا یا لونڈی سے بغیر مولیٰ کی اجازت کے نکاح کیا یا غلام نے بغیر اذن مولیٰ نکاح کیا اور ان صورتوں میں وطی ہوئی تو حد نہیں۔ یوہیں کسی نے اپنے لڑکے کی باندی یا غلام کی باندی سے جماع کیا تو حد نہیں کہ ان سب میں شبہہ نکاح یا شبہہ ملک ہے اور جس عورت کو تین طلاقیں دیں عدت کے اندر اوس سے وطی کی یا لڑکے نے باپ کی باندی سے وطی کی اگر اوس کا یہ گمان تھا کہ وطی حلال ہے تو حد نہیں، ورنہ ہے۔⁽⁸⁾ (عالمگیری، ردالمحتار)

① ”الدر المختار“ و ”رد المحتار“، کتاب الحدود، مطلب التوبة تسقط الحد قبل ثبوته، ج ۶، ص ۶.

② یعنی پیدائشی کمزور۔

③ ”الفتاویٰ الہندیہ“ کتاب الحدود، الباب الاول فی تفسیرہ، ج ۲، ص ۱۴۳.

④ قابل شہوت۔ ⑤ ہر ذکر کے برابر۔

⑥ ”الدر المختار“، کتاب الحدود، ج ۶، ص ۷.

و ”الفتاویٰ الہندیہ“ کتاب الحدود، الباب الثانی فی الزنا، ج ۲، ص ۱۴۳.

⑦ ”رد المحتار“، کتاب الایمان مطلب الزنی شرعا... الخ، ج ۶، ص ۸.

⑧ ”الفتاویٰ الہندیہ“ کتاب الحدود، الباب الثانی فی الزنا، ج ۲، ص ۱۴۳.

و ”رد المحتار“ المرجع السابق، ص ۹.

مسئلہ ۵: حاکم کے نزدیک زنا اوس وقت ثابت ہوگا جب چار مرد ایک مجلس میں لفظ زنا کے ساتھ شہادت ادا کریں یعنی یہ کہیں کہ اس نے زنا کیا ہے اگر وطی یا جماع کا لفظ کہیں گے تو زنا ثابت نہ ہوگا۔⁽¹⁾ (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۶: اگر چاروں گواہ یکے بعد دیگرے آکر مجلس قضا میں بیٹھے اور ایک ایک نے اوٹھ اوٹھ کر قاضی کے سامنے شہادت دی تو گواہی قبول کر لی جائے گی۔ اور اگر دارالقضا⁽²⁾ کے باہر سب مجتمع⁽³⁾ تھے اور وہاں سے ایک ایک نے آکر گواہی دی تو گواہی مقبول نہ ہوگی اور ان گواہوں پر تہمت کی حد لگائی جائے گی۔⁽⁴⁾ (رد المحتار)

مسئلہ ۷: دو گواہوں نے یہ گواہی دی کہ اس نے زنا کیا ہے اور دو یہ کہتے ہیں کہ اس نے زنا کا اقرار کیا تو نہ اوس پر حد ہے نہ گواہوں پر، اور اگر تین نے شہادت دی کہ زنا کیا ہے اور ایک نے یہ کہ اوس نے زنا کا اقرار کیا ہے تو اون تینوں پر حد قائم کی جائے گی۔⁽⁵⁾ (بحر)

مسئلہ ۸: اگر چار عورتوں نے شہادت دی تو نہ اوس پر حد ہے، نہ ان پر۔⁽⁶⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۹: جب گواہ گواہی دے لیں تو قاضی اون سے دریافت کریگا کہ زنا کس کو کہتے ہیں۔ جب گواہ اس کو بتالیں گے اور یہ کہیں کہ ہم نے دیکھا کہ اوس کے ساتھ وطی کی جیسے سرمہ دانی میں سلائی ہوتی ہے تو اون سے دریافت کریگا کہ کس طرح زنا کیا یعنی اکراہ و مجبوری میں تو نہ ہوا۔ جب یہ بھی بتالیں گے تو پوچھے گا کہ کب کیا کہ زمانہ دراز گزر کر تمہاری⁽⁷⁾ تو نہ ہوئی۔ پھر پوچھے گا کس عورت کے ساتھ کیا کہ ممکن ہے وہ عورت ایسی ہو جس سے وطی پر حد نہیں۔ پھر پوچھے گا کہ کہاں زنا کیا کہ شاید دار الحرب میں ہوا ہو تو حد نہ ہوگی۔ جب گواہ ان سب سوالوں کا جواب دے لیں گے تو اب اگر ان گواہوں کا عادل ہونا قاضی کو معلوم ہے تو خیر ورنہ ان کی عدالت کی⁽⁸⁾ تفتیش کریگا یعنی پوشیدہ و علانیہ اس کو دریافت کرے گا۔ پوشیدہ یوں کہ ان کے نام اور پورے پتے لکھ کر وہاں کے لوگوں سے دریافت کرے گا اگر وہاں کے معتبر لوگ اس امر کو لکھ دیں کہ یہ عادل ہے اسکی گواہی

①..... "الدر المختار"، کتاب الحدود ج ۶، ص ۱۱، وغیرہ.

②..... یعنی عدالت، قاضی کی کچہری۔

③..... اکٹھے۔

④..... "رد المحتار"، المرجع السابق، ص ۱۱.

⑤..... "البحر الرائق"، کتاب الحدود د، ج ۵، ص ۹.

⑥..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الحدود د، الباب الثانی فی الزنا، ج ۲، ص ۱۴۳.

⑦..... اتنے زیادہ وقت کا گزر جانا جس کے بعد سزا نافذ نہیں کی جاتی یا دعویٰ سنائیں جاتا۔

⑧..... یعنی عادل و قابل شہادت ہونے کی۔

قابل قبول ہے اسکے بعد جس نے ایسا لکھا ہے قاضی او سے بلا کر گواہ کے سامنے دریافت کرے گا کیا جس شخص کی نسبت تم نے ایسا لکھا یا بیان کیا ہے وہ یہی ہے جب وہ تصدیق کر لے گا تو اب گواہ کی عدالت ثابت ہوگئی۔ اب اوس کے بعد اُس شخص سے جس کی نسبت زنا کی شہادت گزری قاضی یہ دریافت کریگا کہ تو محسن ہے یا نہیں (احسان کے معنی یہاں پر یہ ہیں کہ آزاد عاقل بالغ ہو جس نے نکاح صحیح کے ساتھ وطی کی ہو)۔ اگر وہ اپنے محسن ہونے کا اقرار کرے یا اس نے تو انکار کیا مگر گواہوں سے اوس کا محسن ہونا ثابت ہوا تو احسان کے معنی دریافت کریں گے یعنی اگر خود اوس نے محسن ہونے کا اقرار کیا ہے تو اوس سے احسان کے معنی پوچھیں گے اور گواہوں سے احسان ثابت ہوا تو گواہوں سے دریافت کریں گے۔ اگر اس کے صحیح معنی بتا دیے تو رجم کا حکم دیا جائیگا اور اگر اوس نے کہا میں محسن نہیں ہوں اور گواہوں سے بھی اوس کا احسان ثابت نہ ہوا تو سو دُرے مارنے کا قاضی حکم دیگا۔⁽¹⁾ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۰: گواہوں سے قاضی نے جب زنا کی حقیقت دریافت کی تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے جو بیان کیا ہے اب اس سے زیادہ بیان نہ کریں گے یا بعض نے حقیقت بیان کی اور بعض نے نہیں تو ان دونوں صورتوں میں حد نہیں نہ اوس پر نہ گواہوں پر۔ یو ہیں جب اوس سے پوچھا کہ کس عورت سے زنا کیا تو کہنے لگے ہم اوس سے نہیں پہچانتے یا پہلے تو یہ کہا کہ ہم نہیں پہچانتے، بعد میں کہا کہ فلاں عورت کے ساتھ، جب بھی حد نہیں۔⁽²⁾ (بحر)

مسئلہ ۱۱: دوسرا طریقہ اس کے ثبوت کا اقرار ہے کہ قاضی کے سامنے چار بار چار مجلسوں میں ہوش کی حالت میں صاف اور صریح لفظ میں زنا کا اقرار کرے اور تین مرتبہ تک ہر بار قاضی اُس کے اقرار کو رد کر دے جب چوتھی بار اوس نے اقرار کیا اب وہی پانچ سو ال قاضی اس سے بھی کریگا یعنی زنا کس کو کہتے ہیں اور کس کے ساتھ کیا اور کب کیا اور کہاں کیا اور کس طرح کیا اگر سب سوالوں کا جواب ٹھیک طور پر دیدے تو حد قائم کریں گے۔ اور اگر قاضی کے سوا کسی اور کے سامنے اقرار کیا یا نشہ کی حالت میں کیا یا جس عورت کے ساتھ بتاتا ہے وہ عورت انکار کرتی ہے یا عورت جس مرد کو بتاتی ہے وہ مرد انکار کرتا ہے یا وہ عورت گونگی یا مرد گونگا ہے یا وہ عورت کہتی ہے میرا اس کے ساتھ نکاح ہوا ہے یعنی جس وقت زنا کرنا بتاتا ہے اوس وقت میں اس کی زوجہ تھی یا مرد کا عضو تناسل بالکل کٹا ہے یا عورت کا سوراخ بند ہے۔ غرض جس کے ساتھ زنا کا اقرار ہے وہ منکر ہے یا خود اقرار کرنے والے میں صلاحیت نہ ہو یا جس کے ساتھ بتاتا ہے اوس سے زنا میں حد نہ ہو تو ان

①..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الحدود، الباب الثانی فی الزنا، ج ۲، ص ۱۴۳، وغیرہ.

②..... "البحر الرئیق"، کتاب الحدود، ج ۵، ص ۹.

سب صورتوں میں حد نہیں۔⁽¹⁾ (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ ۱۲: زنا کے بعد اگر ان دونوں کا باہم نکاح ہوا تو یہ نکاح حد کو دفع نہ کریگا۔ یوں اگر عورت کینہ تھی اور زنا کے بعد اسے خرید لیا تو اس سے حد جاتی نہ رہے گی۔⁽²⁾ (درمختار)

مسئلہ ۱۳: اگر ایک ہی مجلس میں چار بار اقرار کیا تو یہ ایک اقرار قرار دیا جائیگا اور اگر چار دنوں میں یا چار مہینوں میں چار اقرار ہوئے تو حد ہے جبکہ اور شرائط بھی پائے جائیں۔⁽³⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: بہتر یہ ہے کہ قاضی اسے یہ تلقین کرے کہ شاید تو نے بوسہ لیا ہوگا یا چھوا ہوگا یا شبہہ کے ساتھ وطی کی ہوگی یا تو نے اس سے نکاح کیا ہوگا۔⁽⁴⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: اقرار کرنے والے سے جب پوچھا گیا کہ تو نے کس عورت سے زنا کیا ہے تو اس نے کہا میں پہچانتا نہیں یا جس عورت کا نام لیتا ہے وہ اس وقت یہاں موجود نہیں کہ اس سے دریافت کیا جائے تو ایسے اقرار پر بھی حد قائم کریں گے۔⁽⁵⁾ (بحر)

مسئلہ ۱۶: قاضی کو اگر ذاتی علم ہے کہ اس نے زنا کیا ہے تو اس کی بنا پر حد نہیں قائم کر سکتا جب تک چار مردوں کی گواہیاں نہ گزریں یا زانی چار بار اقرار نہ کر لے۔ اور اگر کہیں دوسری جگہ اس نے اقرار کیے اور اس اقرار کی شہادت قاضی کے پاس گزری تو اس کی بنا پر حد نہیں۔⁽⁶⁾ (بحر)

مسئلہ ۱۷: جب اقرار کر لے گا تو قاضی دریافت کریگا کہ وہ محسن ہے یا نہیں اگر وہ محسن ہونے کا بھی اقرار کرے تو احسان کے معنی پوچھے اگر بیان کر دے تو رجم ہے اور اگر محسن ہونے سے انکار کیا اور گواہوں سے اس کا محسن ہونا ثابت ہے جب بھی رجم ہے ورنہ ڈرے مارنا۔⁽⁷⁾ (عالمگیری)

①..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الحدود، د، الباب الثانی فی الزنا، ج ۲، ص ۱۴۳.

و "الدرمختار"، کتاب الحدود، ج ۶، ص ۱۵، وغیرہما.

②..... "الدر المختار"، کتاب الحدود، ج ۶، ص ۱۶.

③..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الحدود، د، الباب الثانی فی الزنا، ج ۲، ص ۱۴۴.

④..... المرجع السابق.

⑤..... "البحر الرائق"، کتاب الحدود، ج ۵، ص ۱۲.

⑥..... "البحر الرائق"، کتاب الحدود، ج ۵، ص ۱۲.

⑦..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الحدود، د، الباب الثانی فی الزنا، ج ۲، ص ۱۴۳.

مسئلہ ۱۸: اقرار کر چکنے کے بعد اب انکار کرتا ہے حد قائم کرنے سے پہلے یا درمیان حد میں یا اثنائے حد میں بھاگنے لگا یا کہتا ہے کہ میں نے اقرار ہی نہ کیا تھا تو اُسے چھوڑ دینگے حد قائم نہ کریں گے اور اگر شہادت سے زنا ثابت ہوا ہو تو رجوع یا انکار یا بھاگنے سے حد موقوف نہ کریں گے۔ اور اگر اپنے مخصن ہونے کا اقرار کیا تھا پھر اس سے رجوع (۱) کر گیا تو رجم نہ کریں گے۔ (۲) (در مختار)

مسئلہ ۱۹: گواہوں سے زنا ثابت ہوا اور حد قائم کی جا رہی تھی اثنائے حد میں بھاگ گیا تو اسے دوڑ کر پکڑیں اگر فوراً مل جائے تو بقیہ حد قائم کریں اور چند روز کے بعد ملا تو حد ساقط ہے۔ (۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: رجم کی صورت یہ ہے کہ او سے میدان میں لیجا کر اس قدر پتھر ماریں کہ مرجائے اور رجم کے لیے لوگ نماز کی طرح صفیں باندھ کر کھڑے ہوں جب ایک صف مار چکے تو یہ ہٹ جائے اب اور لوگ ماریں۔ اگر رجم میں ہر شخص یہ قصد کرے (۴) کہ ایسا ماروں کہ مرجائے تو اس میں بھی حرج نہیں۔ ہاں اگر یہ اوس کا ذی رجم محرم ہے تو ایسا قصد کرنے کی اجازت نہیں اور اگر ایسے شخص کو جس پر رجم کا حکم ہو چکا ہے کسی نے قتل کر ڈالا یا اوس کی آنکھ پھوڑ دی تو اس پر نہ قصاص ہے نہ دیت مگر سزا دینگے کہ اس نے کیوں پیش قدمی کی۔ ہاں اگر حکم رجم سے پہلے ایسا کیا تو قصاص یا دیت واجب ہوگی۔ (۵) (در مختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: اگر زنا گواہوں سے ثابت ہوا ہے تو رجم میں یہ شرط ہے کہ پہلے گواہ ماریں اگر گواہ رجم کرنے سے کسی وجہ سے مجبور ہیں مثلاً سخت بیمار ہیں یا اون کے ہاتھ نہ ہوں تو ان کے سامنے قاضی پہلے پتھر مارے اور اگر گواہ مارنے سے انکار کریں یا وہ سب کہیں چلے گئے یا مر گئے یا اون میں سے ایک نے انکار کیا یا چلا گیا یا مر گیا یا گواہی کے بعد ان کے ہاتھ کسی وجہ سے کاٹے گئے تو ان سب صورتوں میں رجم ساقط ہو گیا۔ (۶) (در مختار)

مسئلہ ۲۲: سب گواہوں میں یا اون میں سے ایک میں کوئی ایسی بات پیدا ہوگئی جس کی وجہ سے وہ اب اس قابل نہیں کہ گواہی قبول کی جائے مثلاً فاسق ہو گیا یا اندھا یا گونگا ہو گیا یا اوس پر تہمت زنا کی حد ماری گئی اگرچہ یہ عیوب حکم رجم کے بعد

①..... یعنی اقرار کے بعد مکر گیا۔

②..... ”الدر المختار“، کتاب الحدود، ج ۶، ص ۱۶۔

③..... ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب الحدود، الباب الثانی فی الزنا، ج ۲، ص ۱۴۴۔

④..... ارادہ کرے۔

⑤..... ”الدر المختار“، کتاب الحدود، ج ۶، ص ۱۷۔

و ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب الحدود، الباب الثانی فی الزنا، ج ۲، ص ۱۴۵۔

⑥..... ”الدر المختار“، کتاب الحدود، ج ۶، ص ۱۷۔

پائے گئے تو رجم ساقط ہو جائیگا۔ یوہیں اگر زانی غیر محسن⁽¹⁾ ہو تو کوڑے مارنا بھی ساقط ہے اور گواہ مر گیا یا غائب ہو گیا تو دڑے مارنے کی حد ساقط نہ ہوگی۔⁽²⁾ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۳: گواہوں کے بعد بادشاہ پتھر مارے گا اور لوگ اور اگر زنا کا ثبوت زانی کے اقرار سے ہوا ہو تو پہلے بادشاہ شروع کرے اوس کے بعد اور لوگ۔⁽³⁾ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۴: اگر قاضی عادل فقیہ نے رجم کا حکم دیا ہے تو اس کی ضرورت نہیں کہ جو لوگ حکم دینے کے وقت موجود تھے وہی رجم کریں بلکہ اگرچہ ان کے سامنے شہادت نہ گزری ہو رجم کر سکتے ہیں اور اگر قاضی اس صفت کا نہ ہو تو جب تک شہادت سامنے نہ گزری ہو یا فیصلہ کی تفتیش کر کے موافق شرع نہ پالے اوس وقت تک رجم جائز نہیں۔⁽⁴⁾ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵: جس کو رجم کیا گیا، اوسے غسل و کفن دینا اور اوس کی نماز پڑھنا ضروری ہے۔⁽⁵⁾ (تنویر)

مسئلہ ۲۶: اگر وہ شخص جس کا زنا ثابت ہوا محسن نہ ہو تو اوسے دڑے مارے جائیں، اگر آزاد ہے تو سو دڑے اور غلام یا باندی ہے تو پچاس (۵۰) اور دڑہ اس قسم کا ہو جس کے کنارہ پر گرہ نہ ہونے اُس کا کنارہ سخت ہوا اگر ایسا ہو تو اوس کو کوٹ کر ملائم کر لیں اور متوسط طور پر ماریں، نہ آہستہ نہ بہت زور سے۔ نہ دڑے کو سر سے اُونچا اٹھا کر مارے نہ بدن پر پڑنے کے بعد اوسے کھینچے بلکہ اُوپر کو اٹھالے اور بدن پر ایک ہی جگہ نہ مارے، بلکہ مختلف جگہوں پر مگر چہرہ اور سر اور شرمگاہ پر نہ مارے۔⁽⁶⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷: دڑہ مارنے کے وقت مرد کے کپڑے اتار لیے جائیں مگر تہ بند یا پاجامہ نہ اتاریں کہ ستر ضرور ہے اور عورت کے کپڑے نہ اتارے جائیں ہاں پوسٹین⁽⁷⁾ یا روئی بھرا ہوا کپڑا پہنے ہو تو اسے اتروالیں مگر جبکہ اوس کے نیچے کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو تو اسے بھی نہ اتروالیں اور مرد کو کوٹھا کر کے اور عورت کو بٹھا کر دڑے ماریں۔ زمین پر لٹا کر نہ ماریں اور اگر مرد کوٹھا نہ ہو تو اوسے ستون سے باندھ کر یا پکڑ کر کوڑے ماریں۔ اور عورت کے لیے اگر گڑھا کھودا جائے تو جائز ہے یعنی جبکہ زنا گواہوں

①..... غیر شادی شدہ، جس سے نکاح صحیح کے ساتھ طہی نہ کی ہو۔

②..... ”الدر المختار“، کتاب الحدود، ج ۶، ص ۱۷۔

③..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الحدود، الباب الثانی فی الزنا، ج ۲، ص ۱۴۶، وغیرہ۔

④..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الحدود، الباب الثانی فی الزنا، ج ۲، ص ۱۴۶۔

و ”رد المختار“، کتاب الحدود، مطلب الزنی شرعا... الخ، ج ۶، ص ۱۹۔

⑤..... ”تنویر الابصار“، کتاب الحدود، ج ۶، ص ۲۰۔

⑥..... ”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب الحدود، مطلب الزنی شرعا... الخ، ج ۶، ص ۲۰۔

⑦..... چڑے کا کوٹ۔

سے ثابت ہوا ہو اور مرد کے لیے نہ کھودیں۔⁽¹⁾ (عالمگیری، درمختار، ردالمختار)

مسئلہ ۲۸: اگر ایک دن پچاس کوڑے مارے دوسرے دن پھر پچاس مارے تو کافی ہیں اور اگر ہر روز ایک ایک یا دو دو کوڑے مارے اور یوں مقدار پوری کی تو کافی نہیں۔⁽²⁾ (درمختار، ردالمختار)

مسئلہ ۲۹: ایسا نہیں ہو سکتا کہ کوڑے بھی ماریں اور جرم بھی کریں اور یہ بھی نہیں کہ کوڑے مار کر کچھ دنوں کے لیے شہر بدر کر دیں۔ ہاں اگر حاکم کے نزدیک شہر بدر کرنے میں کوئی مصلحت ہو تو کر سکتا ہے مگر یہ حد کے اندر داخل نہیں بلکہ امام کی جانب سے ایک علیحدہ سزا ہے۔⁽³⁾ (درمختار، ردالمختار)

مسئلہ ۳۰: زانی اگر مریض ہے تو جرم کر دینگے مگر کوڑے نہ ماریں گے جب تک اچھا نہ ہو جائے ہاں اگر ایسا بیمار ہو کہ اچھے ہونے کی امید نہ ہو تو بیماری ہی کی حالت میں کوڑے ماریں مگر بہت آہستہ یا کوئی ایسی لکڑی جس میں سو (۱۰۰) شاخیں ہوں اس سے ماریں کہ سب شاخیں اس کے بدن پر پڑیں۔⁽⁴⁾ (درمختار، ردالمختار)

مسئلہ ۳۱: عورت کو حمل ہو تو جب تک بچہ پیدا نہ ہو لے حد قائم نہ کریں اور بچہ پیدا ہونے کے بعد اگر جرم کرنا ہے تو فوراً کر دیں، ہاں اگر بچہ کی تربیت کر نیوالا کوئی نہ ہو تو دو برس بچہ کی عمر ہونے کے بعد جرم کریں اور اگر کوڑے مارنے کا حکم ہو تو نفاس کے بعد مارے جائیں۔ عورت کو حد کا حکم ہوا اور اس نے اپنا حاملہ ہونا بیان کیا تو عورتیں اس کا معاینہ کریں اگر یہ کہہ دیں کہ حمل ہے تو دو برس تک قید میں رکھی جائے اگر اس درمیان میں بچہ پیدا ہو گیا تو وہی کریں جو اوپر مذکور ہوا اور بچہ پیدا نہ ہوا تو اب حد قائم کر دیں۔⁽⁵⁾ (درمختار، ردالمختار)

مسئلہ ۳۲: محسن ہونے کی سات کشتیں ہیں: ① آزاد ہونا۔ ② عاقل ہونا۔ ③ بالغ ہونا۔ ④ مسلمان ہونا۔ ⑤ نکاح صحیح ہونا۔ ⑥ نکاح صحیح کے ساتھ وطی ہونا۔ ⑦ میاں بی بی دونوں کا وقت وطی میں صفات مذکورہ کے ساتھ متصف ہونا۔ لہذا اگر باندی سے نکاح کیا ہے یا آزاد عورت نے غلام سے نکاح کیا تو محسن و محسنہ نہیں، ہاں اگر اس کے آزاد ہونے کے

①..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الحدود د، الباب الثانی فی الزنا، ج ۲، ص ۱۴۶۔

و "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الحدود، مطلب الزنی شرعاً... الخ، ج ۶، ص ۲۱۔

②..... "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الحدود، مطلب الزنی شرعاً... الخ، ج ۶، ص ۲۱۔

③..... "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الحدود، مطلب فی الکلام علی السیاسة، ج ۶، ص ۲۲۔

④..... المرجع السابق، ص ۲۴۔

⑤..... المرجع السابق۔

بعد طی واقع ہوئی تو اب محسن ہو گئے۔⁽¹⁾ (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۳: مرد کے زنا پر چار گواہ گزرے اور وہ کہتا ہے کہ میں محسن نہیں حالانکہ اس کی عورت کے اس کے نکاح میں بچہ پیدا ہو چکا ہے تو رجم کیا جائے گا اور بی بی ہے مگر بچہ پیدا نہیں ہوا ہے تو جب تک گواہوں سے محسن ہونا ثابت نہ ہو لے رجم نہ کریں گے۔⁽²⁾ (بحر)

مسئلہ ۳۴: مرتد ہونے سے احسان جاتا رہتا ہے پھر اس کے بعد اسلام لایا تو جب تک دخول نہ ہو محسن نہ ہوگا۔ اور پاگل اور بوہرا ہونے سے بھی احسان جاتا رہتا ہے مگر ان دونوں میں اچھے ہونے کے بعد احسان لوٹ آئے گا اگرچہ افاقہ کی حالت میں وطی نہ کی ہو۔⁽³⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: محسن ہونے کا ثبوت دو مرد یا ایک مرد و عورتوں کی گواہی سے ہو جائیگا۔⁽⁴⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: محسن رہنے کے لیے نکاح کا باقی رہنا ضرور نہیں، لہذا نکاح کے بعد طی کر کے طلاق دیدی تو محسن ہی ہے، اگرچہ عمر بھر مجرد⁽⁵⁾ رہے۔⁽⁶⁾ (در مختار)

کھان حد واجب ہے اور کھان نہیں

ترمذی ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جہاں تک ہو سکے مسلمانوں سے حدود دفع کرو (یعنی اگر حدود کے ثبوت میں کوئی شبہ ہو تو قائم نہ کرو، اگر کوئی راہ نکل سکتی ہو تو اوس سے چھوڑ دو) کہ امام معاف کرنے میں خطا کرے، یہ اوس سے بہتر ہے کہ سزا دینے میں غلطی کرے۔“⁽⁷⁾ نیز ترمذی وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک عورت سے جبراً ناکیا گیا۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اوس عورت پر حد نہ لگائی اور اوس مرد پر حد قائم کی جس نے اوس کے ساتھ کیا تھا۔⁽⁸⁾

①..... ”الدر المختار“، کتاب الحدود، ج ۶، ص ۲۵.

②..... ”البحر ائق“، کتاب الحدود، باب الشهادة على الزنا... الخ، ج ۵، ص ۴۱.

③..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الحدود، الباب الثالث فی کیفیت الحد، ج ۲، ص ۱۴۵.

④..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الحدود، الباب الثالث فی کیفیت الحد، ج ۲، ص ۱۴۵.

⑤..... یعنی شادی کے بغیر۔

⑥..... ”الدر المختار“، کتاب الحدود، ج ۶، ص ۲۸.

⑦..... ”سنن الترمذی“، کتاب الحدود، باب ماجاء فی درء الحدود، الحدیث ۱۴۲۹، ج ۳، ص ۱۱۵.

⑧..... ”سنن الترمذی“، کتاب الحدود، باب ماجاء فی المرأة اذا استکرهت علی الزنا، الحدیث ۱۴۵۸، ج ۳، ص ۱۳۵.

مسئلہ ۱: یہ ہم اوپر بیان کر آئے کہ شبہ سے حد ساقط ہو جاتی ہے۔ وطی حرام کی نسبت یہ کہتا ہے کہ میں نے اسے حلال گمان کیا تھا تو حد ساقط ہو جائیگی اور اگر اس نے ایسا ظاہر نہ کیا تو حد قائم کی جائیگی اور اس کا اعتبار صرف اس شخص کی نسبت کیا جاسکتا ہے جس کو ایسا شبہ ہو سکتا ہے اور جس کو نہیں ہو سکتا وہ اگر دعویٰ کرے تو مسموع نہ ہوگا اور اس میں گمان کا پایا جانا ضرور ہے فقط وہم کافی نہیں۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۲: اگر (۲) کا دعویٰ کیا تو محض دعویٰ سے حد ساقط نہ ہوگی جب تک گواہوں سے یہ ثابت نہ کر لے کہ اگر وہ پایا گیا۔^(۳) (در مختار)

مسئلہ ۳: جس عورت سے وطی کی گئی اُس میں ملک کا شبہ ہو تو حد قائم نہ ہوگی اگرچہ اس کو حرام ہونے کا گمان ہو، جیسے ① اپنی اولاد کی باندی۔ ② جس عورت کو الفاظ کنایہ سے طلاق دی اور وہ عدت میں ہو، اگرچہ تین طلاق کی نیت کی ہو۔ ③ بائع (۴) کا بیچی ہوئی لونڈی سے وطی کرنا جبکہ مشتری (۵) نے لونڈی پر قبضہ نہ کیا ہو بلکہ بیع اگر فاسد ہو تو قبضہ کے بعد بھی۔ ④ شوہر نے نکاح میں لونڈی کا مہر مقرر کیا اور ابھی وہ لونڈی عورت کو نہ دی تھی کہ اس لونڈی سے وطی کی۔ ⑤ لونڈی میں چند شخص شریک ہیں، اون میں سے کسی نے اس سے وطی کی۔ ⑥ اپنے مکاتب کی کنیز سے وطی کی۔ ⑦ غلام مازون جو خود اور اس کا تمام مال دین میں مستغرق ہے، اُس کی لونڈی سے وطی کی۔ ⑧ غنیمت میں جو عورتیں حاصل ہوئیں تقسیم سے پہلے اون میں سے کسی سے وطی کی۔ ⑨ بائع کا اس لونڈی سے وطی کرنا جس میں مشتری کو اختیار (۶) تھا۔ ⑩ یا اپنی لونڈی سے استبراء سے قبل وطی کی۔ ⑪ یا اس لونڈی سے وطی کی جو اس کی رضاعی بہن ہے۔ ⑫ یا اس کی بہن اس کے تصرف (۷) میں ہے۔ ⑬ یا اپنی اس لونڈی سے وطی کی جو مجوسیہ ہے۔ ⑭ یا اپنی زوجہ سے وطی کی جو مرتدہ ہوگئی ہے یا اور کسی وجہ سے حرام ہوگئی، مثلاً اس کے بیٹے سے اس کا تعلق ہو گیا یا اس کی ماں یا بیٹی سے اس نے جماع کیا۔^(۸) (در مختار، رد المحتار)

①..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الحدود، الباب الرابع فی الوطاء الذی یوجب الحد... الخ، ج ۲، ص ۱۴۷۔

②..... اس سے مراد اگر شرعی ہے یعنی کوئی شخص کسی کو صحیح دھمکی دے کہ اگر تو نے طلاق نہ دی تو میں تجھے مار ڈالوں گا یا ہاتھ پاؤں توڑ دوں گا یا ناک، کان وغیرہ کوئی عضو کاٹ ڈالوں گا یا سخت ماروں گا اور یہ سمجھتا ہو کہ یہ کہنے والا جو کچھ کہتا ہے کر گزرے گا۔

③..... "الدر المختار"، کتاب الحدود، باب الوطاء الذی یوجب الحد... الخ، ج ۶، ص ۲۹۔

⑤..... خریدار۔

④..... بیچنے والا۔

⑦..... قبضہ، ملک۔

⑥..... اختیار۔

⑧..... "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الحدود، باب الوطاء الذی یوجب الحد... الخ، مطلب فی بیان شبہة المحل، ج ۶، ص ۳۰-۳۲۔

مسئلہ ۴: شبہ جب محل میں ہو تو حد نہیں ہے اگرچہ وہ جانتا ہے کہ یہ وطی حرام ہے بلکہ اگرچہ اس کو حرام بتاتا ہو۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۵: شبہ فعل اس کو شبہ اشتباہ کہتے ہیں کہ محل تو مشتبه نہیں، مگر اس نے اوس وطی کو حلال گمان کر لیا تو جب ایسا دعویٰ کریگا تو دونوں میں کسی پر حد قائم نہ ہوگی اگرچہ دوسرے کو اشتباہ نہ ہو، مثلاً ① ماں باپ کی لونڈی سے وطی کی یا ② عورت کو صریح لفظوں میں تین طلاقیں دیں اور زمانہ عدت میں اوس سے وطی کی خواہ ایک لفظ سے تین طلاقیں دیں یا تین لفظوں سے۔ ایک مجلس میں یا متعدد مجلسوں میں۔ ③ یا اپنی عورت کی باندی یا ④ مولیٰ کی باندی سے وطی کی یا ⑤ مرتہن^(۲) نے اُس لونڈی سے وطی کی جو اس کے پاس گروی ہے یا ⑥ دوسرے کی لونڈی اس لیے عاریۃ لایا تھا کہ اوس کو گروی رکھے گا اور اوس سے وطی کی یا ⑦ عورت کو مال کے بدلے میں طلاق دی یا مال کے عوض خلع کیا، اُس سے عدت میں وطی کی یا ⑧ ام ولد کو آزاد کر دیا اور زمانہ عدت میں اوس سے وطی کی، ان سب میں حد نہیں جبکہ دعویٰ کرے کہ میرے گمان میں وطی حلال تھی اور اگر اس قسم کی وطی ہوئی اور وہ کہتا ہے کہ میں حرام جانتا تھا اور دوسرا موجود نہیں کہ اوس کا گمان معلوم ہو سکے تو جو موجود ہے، اوس پر حد قائم کی جائے گی۔^(۳) (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۶: بھائی یا بہن یا چچا کی لونڈی یا خدمت کے لیے کسی کی لونڈی عاریۃ لایا تھا یا نوکر رکھ کر لایا تھا یا اس کے پاس امانت تھی اوس سے وطی کی تو حد ہے اگرچہ حلال ہونے کا دعویٰ کرتا ہو۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۷: نکاح کے بعد پہلی شب میں جو عورت رخصت کر کے اس کے یہاں لائی گئی اور عورتوں نے بیان کیا کہ یہ تیری بی بی ہے اس نے وطی کی بعد کو معلوم ہوا کہ بی بی نہ تھی تو حد نہیں۔^(۵) (درمختار) یعنی جبکہ پیشتر سے^(۶) یہ اوس عورت کو نہ

①..... "رد المحتار"، کتاب الحدود، مطلب الزنی شرعا... الخ، ج ۶، ص ۹.

②..... جس کے پاس کوئی چیز گروی رکھی ہو۔

③..... "الدر المختار" کتاب الحدود، باب الوطاء الذی یوجب الحد... الخ، ج ۶، ص ۳۳-۳۵.

و "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الحدود، الباب الرابع فی الوطاء الذی یوجب الحد... الخ، ج ۲، ص ۴۸.

④..... المرجع السابق.

⑤..... "الدر المختار"، کتاب الحدود، ج ۶، ص ۴۱.

⑥..... پہلے سے۔

پہچانتا ہو جس کے ساتھ نکاح ہوا ہے اور اگر پہچانتا ہے اور دوسری عورت اس کے پاس لائی گئی تو اون عورتوں کا قول کس طرح اعتبار کریگا۔ یوہیں اگر عورتیں نہ کہیں مگر سُسرال والوں نے جس عورت کو اوس کے یہاں بھیج دیا ہے اُس میں بیشک یہی گمان ہوگا کہ اسی کے ساتھ نکاح ہوا ہے جبکہ پیشتر سے دیکھا نہ ہو اور بعض واقعے ایسے ہوئے بھی ہیں کہ ایک گھر میں دو برائیں آئیں اور رخصت کے وقت دونوں بہنیں بدل گئیں اوس کی اوس کے یہاں اوسکی اس کے یہاں آگئی لہذا یہ اشتباہ ضرور معتبر ہوگا واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸: شبہ عقد یعنی جس عورت سے نکاح نہیں ہو سکتا اوس سے نکاح کر کے وطی کی مثلاً دوسرے کی عورت سے نکاح کیا یا دوسرے کی عورت ابھی عدت میں تھی اوس سے نکاح کیا تو اگرچہ یہ نکاح نکاح نہیں مگر حد ساقط ہوگئی، مگر اسے سزا دیجائیگی۔ یوہیں اگر اوس عورت کے ساتھ نکاح تو ہو سکتا ہے مگر جس طرح نکاح کیا وہ صحیح نہ ہو مثلاً بغیر گواہوں کے نکاح کیا کہ یہ نکاح صحیح نہیں مگر ایسے نکاح کے بعد وطی کی تو حد ساقط ہوگئی۔^(۱) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۹: اندھیری رات میں اپنے بستر پر کسی عورت کو پایا اور اوسے زوجہ گمان کر کے وطی کی حالانکہ وہ کوئی دوسری عورت تھی تو حد نہیں۔ یوہیں اگر وہ شخص اندھا ہے اور اپنے بستر پر دوسری کو پایا اور زوجہ گمان کر کے وطی کی اگرچہ دن کا وقت ہے تو حد نہیں۔^(۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: عاقل بالغ نے پاگل عورت سے وطی کی یا اتنی چھوٹی لڑکی سے وطی کی، جس کی مثل سے جماع کیا جاتا ہو یا عورت سو رہی تھی اوس سے وطی کی تو صرف مرد پر حد قائم ہوگی، عورت پر نہیں۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: مرد نے چوپایہ سے وطی کی یا عورت نے بندر سے کرائی تو دونوں کو سزا دینگے اور اوس جانور کو ذبح کر کے جلادیں، اوس سے نفع اٹھانا مکروہ ہے۔^(۴) (در مختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: اغلام یعنی پیچھے کے مقام میں وطی کی تو اس کی سزا یہ ہے کہ اوس کے اوپر دیوار گرا دیں یا اونچی جگہ سے اوسے

①..... "الدر المختار"، کتاب الحدود، ج ۶، ص ۳۶-۳۸، وغیرہ.

②..... "رد المختار"، کتاب الحدود، باب الوطء الذی یوجب الحد... الخ، مطلب اذا استحل المحرم... الخ، ج ۶، ص ۴۰.

③..... "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب الحدود، الباب الرابع فی الوطء... الخ ج ۲، ص ۱۴۹.

④..... "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الحدود، باب الوطء الذی یوجب الحد... الخ، مطلب فی وطء البہیمۃ، ج ۶، ص ۴۱.

اندھا کر کے گرائیں اور اس پر پتھر برسائیں یا اسے قید میں رکھیں یہاں تک کہ مر جائے یا توبہ کرے یا چند بار ایسا کیا ہو تو بادشاہ اسلام اسے قتل کر ڈالے۔ الغرض یہ فعل نہایت خبیث ہے بلکہ زنا سے بھی بدتر ہے، اسی وجہ سے اس میں حد نہیں کہ بعضوں کے نزدیک حد قائم کرنے سے اس گناہ سے پاک ہو جاتا ہے اور یہ اتنا برا ہے کہ جب تک توبہ خالصہ نہ ہو، اس میں پاکی نہ ہوگی اور اغلام کو حلال جاننے والا کافر ہے، یہی مذہب جمہور ہے۔⁽¹⁾ (درمختار، بحر وغیرہما)

مسئلہ ۱۳: کسی کی لوٹھی غصب کر لی اور اس سے وطی کی پھر اس کی قیمت کا تاوان دیا تو حد نہیں اور اگر زنا کے بعد غصب کی اور تاوان دیا تو حد ہے۔ یوں اگر زنا کے بعد عورت سے نکاح کر لیا تو حد ساقط نہ ہوگی۔⁽²⁾ (درمختار، عالمگیری)

زنا کی گواہی دے کر رجوع کرنا

مسئلہ ۱: جو امر موجب حد ہے وہ بہت پہلے پایا گیا اور گواہی اب دیتا ہے تو اگر یہ تاخیر کسی عذر کے سبب ہے مثلاً بیمار تھا یا وہاں سے کچھری دور تھی یا اس کو خوف تھا یا راستہ اندیشہ ناک⁽³⁾ تھا تو یہ تاخیر مضر⁽⁴⁾ نہیں یعنی گواہی قبول کر لی جائے گی اور اگر بلا عذر تاخیر کی تو گواہی مقبول نہ ہوگی مگر حد قذف میں اگرچہ بلا عذر تاخیر ہو گواہی مقبول ہے اور چوری کی گواہی دی اور تمادی⁽⁵⁾ ہو چکی ہے تو حد نہیں مگر چور سے تاوان دلوائیں گے۔⁽⁶⁾ (درمختار)

مسئلہ ۲: اگر وہ مجرم خود اقرار کرے تو اگرچہ تمادی ہوگی ہو حد قائم ہوگی مگر شراب پینے کا اقرار کرے اور تمادی ہو تو حد نہیں۔⁽⁷⁾ (درمختار)

مسئلہ ۳: شراب پینے کے بعد اتنا زمانہ گزرا کہ منہ سے بُو اُڑ گئی تو تمادی ہوگی اور اس کے علاوہ اوروں میں تمادی جب ہوگی کہ ایک مہینہ کا زمانہ گزر جائے۔⁽⁸⁾ (تنویر)

①..... "الدر المختار"، کتاب الحدود، باب الوطاء الذی یوجب الحد... الخ، ج ۶، ص ۴۵.

و "البحر الرائق"، کتاب الحدود، باب الوطاء الذی یوجب الحد... الخ، ج ۵، ص ۲۷، ۲۸، وغیرہما.

②..... "الدر المختار"، کتاب الحدود، باب الوطاء الذی یوجب الحد... الخ، ج ۶، ص ۴۸.

③..... خطرناک۔

④..... نقصان دہ۔

⑤..... اتنے زیادہ وقت کا گزر جانا جس کے بعد سزا نافذ نہیں ہوتی یا دعویٰ سنا نہیں جاتا۔

⑥..... "الدر المختار"، کتاب الحدود، باب الشهادة علی الزنی والرجوع عنها، ج ۶، ص ۵۰.

⑦..... المرجع السابق.

⑧..... "تنویر الأبصار"، کتاب الحدود، اب الشهادة علی الزنی والرجوع عنها، ج ۶، ص ۵۱.

مسئلہ ۴: تمادی عارض ہونے کے بعد چار گواہوں نے زنا کی شہادت دی تو نہ زانی پر حد ہے، نہ گواہوں پر۔⁽¹⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۵: گواہی دی کہ اس نے فلاں عورت کے ساتھ زنا کیا ہے اور وہ عورت کہیں چلی گئی ہے تو مرد پر حد قائم کریں گے۔ یوہیں اگر زانی خود اقرار کرتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں وہ کون عورت تھی تو حد قائم کی جائے گی۔ اور اگر گواہوں نے کہا معلوم نہیں وہ کون عورت تھی تو نہیں۔ اور اگر گواہوں نے بیان کیا کہ اس نے چوری کی مگر جس کی چوری کی وہ غائب ہے تو حد نہیں۔⁽²⁾ (درمختار)

مسئلہ ۶: چار گواہوں نے شہادت دی کہ فلاں عورت کے ساتھ اس نے زنا کیا ہے مگر دو نے ایک شہر کا نام لیا کہ فلاں شہر میں اور دو نے دوسرے شہر کا نام لیا۔ یادو کہتے ہیں کہ اس نے جبراً زنا کیا ہے اور دو کہتے کہ عورت راضی تھی۔ یادو نے کہا کہ فلاں مکان میں اور دو نے دوسرا مکان بتایا۔ یادو نے کہا مکان کے نیچے والے درجہ میں زنا کیا اور دو کہتے ہیں بالا خانہ پر۔ یادو نے کہا جمعہ کے دن زنا کیا اور دو ہفتہ کا دن بتاتے ہیں۔ یادو نے صبح کا وقت بتایا اور دو نے شام کا۔ یادو ایک عورت کو کہتے اور دو دوسری عورت کے ساتھ زنا ہونا بیان کرتے ہیں۔ یا چاروں ایک شہر کا نام لیتے ہیں اور چار دوسرے دوسرے شہر میں زنا ہونا کہتے ہیں اور جو دن تاریخ وقت اون چاروں نے بیان کیا وہی دوسرے چار بھی بیان کرتے ہیں تو ان سب صورتوں میں حد نہیں، نہ ان پر نہ گواہوں پر۔⁽³⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۷: مرد و عورت کے کپڑوں میں گواہوں نے اختلاف کیا کوئی کہتا ہے فلاں کپڑا پہنے ہوئے تھا اور کوئی دوسرے کپڑے کا نام لیتا ہے۔ یا کپڑوں کے رنگ میں اختلاف کیا۔ یا عورت کو کوئی دہلی بتاتا ہے کوئی موٹی یا کوئی لمبی کہتا ہے اور کوئی ٹھنکنی⁽⁴⁾ تو اس اختلاف کا اعتبار نہیں یعنی حد قائم ہوگی۔⁽⁵⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۸: چار گواہوں نے شہادت دی کہ اس نے فلاں دن تاریخ وقت میں فلاں شہر میں فلاں عورت سے زنا کیا اور چار کہتے ہیں کہ اسی دن تاریخ وقت میں اس نے فلاں شخص کو (دوسرے شہر کا نام لیکر) فلاں شہر میں قتل کیا تو نہ زنا کی حد قائم ہوگی

①..... ”ردالمحتار“، کتاب الحدود، باب الشهادة على الزنى... الخ، ج ۶، ص ۵۱.

②..... ”الدرالمختار“، کتاب الحدود، باب الشهادة على الزنى والرجوع عنها، ج ۶، ص ۵۱.

③..... ”الفتاوى الهندية“، کتاب الحدود، الباب الخامس فى الشهادة على الزنا والرجوع عنها، ج ۲، ص ۱۵۲، ۱۵۳.

④..... بہت چھوٹے قد والی۔

⑤..... ”الفتاوى الهندية“، کتاب الحدود، الباب الخامس فى الشهادة على الزنا والرجوع عنها، ج ۲، ص ۱۵۳.

نہ قصاص۔ یہ اس وقت ہے کہ دونوں شہادتیں ایک ساتھ گزریں اور اگر ایک شہادت گزری اور حاکم نے اس کے مطابق حکم کر دیا، اب دوسری گزری تو دوسری باطل ہے۔⁽¹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۹: چار گواہوں نے زنا کی شہادت دی تھی اور ان میں ایک شخص غلام یا اندھ یا نابالغ یا مجنون ہے یا اس پر تہمت زنا کی حد قائم ہوئی ہے یا کافر ہے تو اس شخص پر حد نہیں مگر گواہوں پر تہمت زنا کی حد قائم ہوگی۔ اور اگر ان کی شہادت کے بنا پر حد قائم کی گئی بعد کو معلوم ہوا کہ ان میں کوئی غلام یا محدودنی القذف وغیرہ ہے جب بھی گواہوں پر حد قائم کی جائے گی اور اس شخص پر جو کوڑے مارنے سے چوٹ آئی بلکہ مزہ بھی گیا اس کا کچھ معاوضہ نہیں اور اگر رحم کیا بعد کو معلوم ہوا کہ گواہوں میں کوئی شخص ناقابل شہادت تھا تو بیت المال سے دیت دیئے۔⁽²⁾ (درمختار، بحر)

مسئلہ ۱۰: رجم کے بعد ایک گواہ نے رجوع کی تو صرف اسی پر حد قذف جاری کریں گے اور اسے چوتھائی دیت دینی ہوگی اور رجم سے پہلے رجوع کی تو سب پر حد قذف قائم ہوگی اور اگر پانچ گواہ تھے اور رجم کے بعد ایک نے رجوع کی تو اس پر کچھ نہیں اور ان چار باقیوں میں ایک نے اور رجوع کی تو ان دونوں پر حد قذف ہے اور چوتھائی دیت دونوں ملکر دیں اگر پھر ایک نے رجوع کی تو اس اکیلے پر پوری چوتھائی دیت ہے اور اگر سب رجوع کر جائیں تو دیت کے پانچ حصے کریں، ہر ایک ایک ایک حصہ دے۔⁽³⁾ (بحر)

مسئلہ ۱۱: جس شخص نے گواہوں کا تزکیہ کیا⁽⁴⁾ وہ اگر رجوع کر جائے یعنی کہے میں نے قصداً جھوٹ بولا تھا واقع میں گواہ قابل شہادت نہ تھے تو مرجوم⁽⁵⁾ کی دیت اسے دینی پڑے گی اور اگر وہ اپنے قول پر اڑا ہے یعنی کہتا ہے کہ گواہ قابل شہادت ہیں مگر واقع میں قابل شہادت نہیں تو بیت المال سے دیت دیجائے گی اور گواہوں پر نہ دیت ہے نہ حد قذف۔⁽⁶⁾ (درمختار)

مسئلہ ۱۲: گواہوں کا تزکیہ ہوا⁽⁷⁾ اور رجم کر دیا گیا بعد کو معلوم ہوا کہ قابل شہادت نہ تھے تو بیت المال سے دیت دی

①..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الحدود، الباب الخامس فی الشہادۃ علی الزنا والرجوع عنہا، ج ۲، ص ۱۵۳.

②..... "الدر المختار"، کتاب الحدود، باب الشہادۃ علی الزنی... الخ، ج ۶، ص ۵۲، ۵۳.

و "البحر الرائق" کتاب الحدود، باب الشہادۃ علی الزنی... الخ، ج ۵، ص ۳۷، ۳۸.

③..... "البحر الرائق" کتاب الحدود، باب الشہادۃ علی الزنی... الخ، ج ۵، ص ۳۸، ۳۹.

④..... عادل و معتبر ہونے کی تحقیق کی۔

⑤..... جسے رجم کیا گیا ہو۔

⑥..... "الدر المختار"، کتاب الحدود، باب الشہادۃ علی الزنی... الخ، ج ۶، ص ۵۵.

⑦..... بہار شریعت کے تمام نسخوں میں یہاں عبارت ایسے ہی مذکور ہے، غالباً یہاں کتابت کی غلطی ہے کیونکہ "درمختار میں اس مقام پر

"لم یرک الشہود" یعنی "گواہوں کا تزکیہ نہ ہوا" مذکور ہے۔... علمہ

جائے۔⁽¹⁾ (درمختار)

مسئلہ ۱۳: گواہوں نے بیان کیا کہ ہم نے قصداً اوس طرف نظر کی تھی تو اس کی وجہ سے فاسق نہ ہونگے اور گواہی مقبول ہے کہ اگرچہ دوسرے کی شرمگاہ کی طرف دیکھنا حرام ہے مگر بضرورت جائز ہے، لہذا بغرض ادائے شہادت جائز ہے جیسے دائی اور ختنہ کرنے والے اور عمل دینے والے⁽²⁾ اور طبیب کو بوقت ضرورت اجازت ہے اور اگر گواہوں نے بیان کیا کہ ہم نے مزہ لینے کے لیے نظر کی تھی تو فاسق ہو گئے اور گواہی قابل قبول نہیں۔⁽³⁾ (درمختار، بحر)

مسئلہ ۱۴: مرد اپنے محسن ہونے سے انکار کرے تو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے احسان ثابت ہو گیا اوس کے بچہ پیدا ہو چکا ہے جب بھی محسن ہے اور اگر خلوت ہو چکی ہے اور مرد کہتا ہے کہ میں نے زوجہ سے وطی کی ہے مگر عورت انکار کرتی ہے تو مرد محسن ہے اور عورت نہیں۔⁽⁴⁾ (درمختار)

شراب پینے کی حد کا بیان

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْبَيْسُ وَالْآثَامُ نَجَسٌ مِنَ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ٥١ إِنَّمَا يُبَدِّئُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبُغْضَ فِي الْخَمْرِ وَالْبَيْسِ وَيُصَدِّكُمُ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ ٥٢ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ ٥٣ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا ٥٤ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَأَعْلَبُوا إِنَّمَا عَلَى رَسُولِنَا الْبَلَدُ الْمُبِينُ ٥٥﴾⁽⁵⁾

اے ایمان والو! شراب اور جو اور بت اور تیروں سے فال نکالنا یہ سب ناپاکی ہیں، شیطان کے کاموں سے ہیں، ان سے بچو تا کہ فلاح پاؤ۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوے کی وجہ سے تمہارے اندر عداوت اور بغض ڈال دے اور تم کو اللہ

① "الدر المختار"، کتاب الحدود، باب الشهادة على الزنا والرجوع عنها، ج ٦، ص ٥٦.

② یعنی حقہ کرنے والے۔

③ "الدر المختار"، کتاب الحدود، باب الشهادة على الزنى ... الخ، ج ٦، ص ٥٦، ٥٧.

و "البحر الرائق"، کتاب الحدود، باب الشهادة على الزنى ... الخ، ج ٥، ص ٤٠، ٤١.

④ "الدر المختار"، کتاب الحدود، باب الشهادة على الزنى ... الخ، ج ٦، ص ٥٧.

⑤ پ ٧، المائدة: ٩٠-٩٢.

(ع:وجل) کی یاد اور نماز سے روک دے تو کیا تم ہو باز آنے والے اور اطاعت کرو اللہ (ع:وجل) کی اور رسول کی اطاعت کرو اور پرہیز کرو اور اگر تم اعراض کرو گے تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صرف صاف طور پہنچا دینا ہے۔
شراب پینا حرام ہے اور اس کی وجہ سے بہت سے گناہ پیدا ہوتے ہیں، لہذا اگر اس کو معاصی (1) اور بے حیائیوں کی اصل کہا جائے تو بجا ہے۔ احادیث میں اس کے پینے پر نہایت سخت وعیدیں آئی ہیں، چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

احادیث

حدیث ۱: ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ لائے، وہ تھوڑی بھی حرام ہے۔“ (2)

حدیث ۲: ابوداؤد ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے مسکرا اور مفر (یعنی اعضا کو مست کرنے والی، جو اس کو کند کرنے والی مثلاً فیون) سے منع فرمایا۔ (3)

حدیث ۳: بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و بیہقی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر نشہ والی چیز خمر ہے (یعنی خمر کے حکم میں ہے) اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے اور جو شخص دنیا میں شراب پیے اور اس کی مداومت کرتا ہو امرے اور توبہ نہ کرے، وہ آخرت کی شراب نہیں پیے گا۔“ (4)

حدیث ۴: صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ”ہر نشہ والی چیز حرام ہے، بیشک اللہ تعالیٰ نے عہد کیا ہے کہ جو شخص نشہ پیے گا اسے طینۃ النجبال سے پلائیگا۔“ لوگوں نے عرض کی، طینۃ النجبال کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ ”جہنمیوں کا پسینہ یا اون کا عصارہ (نچوڑ)۔“ (5)

حدیث ۵: صحیح مسلم میں ہے کہ طارق بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شراب کے متعلق سوال کیا حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے منع فرمایا۔ انھوں نے عرض کی، ہم تو اسے دوا کے لیے بناتے ہیں فرمایا: ”یہ دوا نہیں ہے، یہ تو خود بیماری ہے۔“ (6)

① یعنی گناہوں۔

② ”جامع الترمذی“، ابواب الاشریۃ، باب ماجاء ما اسکر کثیرہ ... إلخ، الحدیث: ۱۸۷۲، ج ۳، ص ۳۴۳۔

③ ”سنن أبي داود“، کتاب الاشریۃ، باب النهی عن المسکر، الحدیث: ۳۶۸۶، ج ۳، ص ۴۶۱۔

④ ”صحیح مسلم“، کتاب الاشریۃ، باب بیان ان کل مسکر خمرا ... إلخ، الحدیث: ۷۳- (۲۰۰۳)، ص ۱۱۰۹۔

⑤ ”صحیح مسلم“، کتاب الاشریۃ، باب بیان ان کل مسکر خمرا ... إلخ، الحدیث: ۷۲- (۲۰۰۲)، ص ۱۱۰۹۔

⑥ ”صحیح مسلم“، کتاب الاشریۃ، باب تحريم التداوی بالخمر ... إلخ، الحدیث: ۱۲- (۱۹۸۴)، ص ۱۰۹۷۔

حدیث ۶: ترمذی نے عبد اللہ بن عمر اور نسائی وابن ماجہ و دارمی نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص شراب پیے گا، اوس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی پھر اگر توبہ کرے تو اللہ (عزوجل) اوس کی توبہ قبول فرمائے گا پھر اگر پیے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اس کے بعد توبہ کرے تو قبول ہے پھر اگر پیے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اس کے بعد توبہ کرے تو اللہ (عزوجل) قبول فرمائے گا پھر اگر چوتھی مرتبہ پیے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اب اگر توبہ کرے تو اللہ (عزوجل) اوس کی توبہ قبول نہیں فرمائے گا اور نہ خبال سے اوسے پلائیگا۔“ (1)

حدیث ۷: ابو داؤد نے و یلم حمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہم سرد ملک کے رہنے والے ہیں اور سخت سخت کام کرتے ہیں اور ہم گیہوں (2) کی شراب بناتے ہیں جس کی وجہ سے ہمیں کام کرنے کی قوت حاصل ہوتی ہے اور سردی کا اثر نہیں ہوتا۔ ارشاد فرمایا: ”کیا اُس میں نشہ ہوتا ہے؟“ عرض کی، ہاں۔ فرمایا: ”تو اس سے پرہیز کرو۔“ میں نے عرض کی، لوگ اسے نہیں چھوڑینگے۔ فرمایا: ”اگر نہ چھوڑیں تو اُن سے قتال کرو۔“ (3)

حدیث ۸: دارمی نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”والدین کی نافرمانی کرنے والا اور جو اکیلے والا اور احسان جتانے والا اور شراب کی مداومت کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔“ (4)

حدیث ۹: امام احمد نے ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”قسم ہے میری عزت کی! میرا جو بندہ شراب کی ایک گھونٹ بھی پیے گا، میں اوسکو اتنی ہی پیپ پلاؤں گا اور جو بندہ میرے خوف سے اوسے چھوڑے گا، میں اوس کو حوض قدس (5) سے پلاؤں گا۔“ (6)

حدیث ۱۰: امام احمد و نسائی و بزار و حاکم ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”تین شخصوں پر اللہ (عزوجل) نے جنت حرام کر دی۔ شراب کی مداومت کرنے والا اور والدین کی نافرمانی کرنے والا

①..... ”جامع الترمذی“، کتاب الاشریة، باب ماجاء فی شراب الخمر، الحدیث: ۱۸۶۹، ج ۳، ص ۳۴۲.

②..... گندم۔

③..... ”سنن أبي داود“، کتاب الاشریة، باب النهی عن السكر، الحدیث: ۳۶۸۳، ج ۳، ص ۴۶۰.

④..... ”مشكاة المصابيح“، کتاب الحدود، باب بیان الخمر... إلخ، الحدیث: ۳۶۵۳، ج ۲، ص ۳۳۰.

⑤..... یعنی حوض کوثر۔

⑥..... ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، حدیث ابی امامة الباهلی، الحدیث: ۲۲۲۸۱، ج ۸، ص ۲۸۶.

اور دیوث جو اپنے اہل میں بے حیائی کی بات دیکھے اور منع نہ کرے۔“ (1)

حدیث ۱۱: امام احمد و ابویعلیٰ و ابن حبان و حاکم نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”تین شخص جنت میں داخل نہ ہونگے۔ شراب کی مداومت کرنے والا اور قاطع رحم اور جادو کی تصدیق کرنے والا۔“ (2)

حدیث ۱۲: امام احمد نے ابن عباس سے اور ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”شراب کی مداومت کرنے والا مرے گا تو خدا سے ایسے ملے گا جیسا بت پرست۔“ (3)

حدیث ۱۳: ترمذی و ابن ماجہ نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب کے بارے میں دس شخصوں پر لعنت کی۔ ① بنانے والا اور ② بنوانے والا اور ③ پینے والا اور ④ اٹھانے والا اور ⑤ جس کے پاس اٹھا کر لائی گئی اور ⑥ پلانے والا اور ⑦ بیچنے والا اور ⑧ اس کے دام (4) کھانے والا اور ⑨ خریدنے والا اور ⑩ جس کے لیے خریدی گئی۔ (5)

حدیث ۱۴: طبرانی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جو شخص اللہ (عزوجل) اور قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہے، وہ شراب نہ پیے اور جو شخص اللہ (عزوجل) اور قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہے، وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب پی جاتی ہے۔“ (6)

حدیث ۱۵: حاکم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”شراب سے بچو کہ وہ ہر برائی کی کنجی ہے۔“ (7)

حدیث ۱۶: ابن ماجہ و بیہقی ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہتے ہیں مجھے میرے خلیل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصیت

①..... ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن عمر، الحدیث: ۵۳۷۲، ج ۲، ص ۳۵۱۔
اس حدیث کے تحت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ ان تحریر فرماتے ہیں: ”بعض شارحین نے فرمایا کہ یہاں خمیث سے مراد زنا اور اسباب زنا ہیں یعنی جو اپنی بیوی بچوں کے زنا یا بے حیائی، بے پردگی اجنبی مردوں سے اختلاط، بازاروں میں زینت سے پھرنے، بے حیائی کے گانے ناچ وغیرہ دیکھ کر باوجود قدرت کے نہ روکے وہ بے حیائی ہے مگر مرقات نے یہاں فرمایا کہ تمام بے غیرتی کے گناہ اس میں شامل ہیں جیسے شراب نوشی، غسل جنابت نہ کرنا دیگر اس قسم کے جرم، اللہ تعالیٰ دینی غیرت دے۔“

(شرح مشکوٰۃ ج ۷ ص ۲۴۱ تحت الحدیث ۳۶۵۵) (مرآة المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، ج ۵، ص ۳۳۷)

②..... ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، حدیث ابی موسیٰ اشعری، الحدیث: ۱۹۵۸۶، ج ۷، ص ۱۳۹۔

③..... ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن العباس، الحدیث: ۲۴۵۳، ج ۱، ص ۵۸۳۔

④..... قیمت۔

⑤..... ”جامع الترمذی“، کتاب البیوع، باب النهی ان یتخذ خلا، الحدیث: ۱۲۹۹، ج ۳، ص ۴۷۔

⑥..... ”المعجم الكبير“، الحدیث: ۱۱۴۶۲، ج ۱۱، ص ۱۵۳۔

⑦..... ”المستدرک للحاکم“، کتاب الاشریة، باب اجتنیبو الخمر... إلخ، الحدیث: ۷۳۱۳، ج ۵، ص ۲۰۱۔

فرمائی: کہ ”خدا کے ساتھ شرک نہ کرنا، اگرچہ ٹکڑے کر دیے جاؤ، اگرچہ جلا دیے جاؤ اور نماز فرض کو قصداً⁽¹⁾ ترک نہ کرنا کہ جو شخص اسے قصداً چھوڑے، اوس سے ذمہ بری ہے اور شراب نہ پینا کہ وہ ہر برائی کی کنجی ہے۔“⁽²⁾

حدیث ۱۷: ابن حبان و بیہقی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ام الخبائث (شراب) سے بچو کہ گزشتہ زمانہ میں ایک شخص عابد تھا اور لوگوں سے الگ رہتا تھا ایک عورت اُس پر فریفتہ⁽³⁾ ہو گئی اس نے اوس کے پاس ایک خادمہ کو بھیجا کہ گواہی کے لیے اوسے بلا کر لا، وہ بلا کر لائی، جب مکان کے دروازوں میں داخل ہوتا گیا خادمہ بند کرتی گئی جب اندر کے مکان میں پہنچا دیکھا کہ ایک خوبصورت عورت بیٹھی ہے اور اوس کے پاس ایک لڑکا ہے اور ایک برتن میں شراب ہے، اس عورت نے کہا میں نے تجھے گواہی کے لیے نہیں بلایا ہے بلکہ اس لیے بلایا ہے کہ یا اس لڑکے کو قتل کر یا مجھ سے زنا کر یا شراب کا ایک پیالہ پی اگر تو ان باتوں سے انکار کرتا ہے تو میں شور کروں گی اور تجھے رسوا کر دوں گی۔ جب اوس نے دیکھا کہ مجھے ناچار کچھ کرنا ہی پڑیگا کہا، ایک پیالہ شراب کا مجھے پلا دے جب ایک پیالہ پی چکا تو کہنے لگا اور دے جب خوب پی چکا تو زنا بھی کیا اور لڑکے کو قتل بھی کیا، لہذا شراب سے بچو۔ خدا کی قسم! ایمان اور شراب کی مداومت مرد کے سینہ میں جمع نہیں ہوتے، قریب ہے کہ اون میں کا ایک دوسرے کو نکال دے۔⁽⁴⁾

حدیث ۱۸: ابن ماجہ و ابن حبان ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ ”میری امت میں کچھ لوگ شراب پیئیں گے اور اوس کا نام بدل کر کچھ اور رکھیں گے اور اون کے سروں پر باجے بجائے جائیں گے اور گانے والیاں گائیں گی یہ لوگ زمین میں دھنسا دیے جائیں گے اور ان میں سے کچھ لوگ بندر اور سوڑ بنا دیے جائیں گے۔“⁽⁵⁾

حدیث ۱۹: ترمذی و ابو داؤد نے معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شراب پیے، اُسے کوڑے مارو اور اگر چوتھی مرتبہ پھر پیے تو اسے قتل کر ڈالو۔“ اور یہ حدیث جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ چوتھی بار حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں شراب خوار⁽⁶⁾ لایا گیا، اُسے کوڑے مارے اور قتل نہ کیا یعنی قتل کرنا

① جان بوجھ کر۔

② ”سنن ابن ماجہ“، أبواب الفتن، باب الصبر علی البلاء، الحدیث: ۴۰۳۴، ج ۴، ص ۳۷۶۔

③ عاشق۔

④ ”صحیح ابن حبان“، کتاب الاشریة، فصل فی الاشریة، الحدیث: ۵۳۲۴، ج ۷، ص ۳۶۷۔

⑤ ”سنن ابن ماجہ“، أبواب الفتن، باب العقوبات، الحدیث: ۴۰۲۰، ص ۲۷۱۹۔

⑥ شراب پینے والا۔

منسوخ ہے۔ (1)

حدیث ۲۰: بخاری و مسلم انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب کے متعلق شاخوں اور جوتیوں سے مارنے کا حکم دیا۔ (2)

حدیث ۲۱: صحیح بخاری میں سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہتے ہیں کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے زمانہ میں اور حضرت ابوبکر کے زمانہ خلافت میں اور حضرت عمر کے ابتدائی زمانہ خلافت میں شرابی لایا جاتا، ہم اپنے ہاتھوں اور جوتوں اور چادروں سے اسے مارتے پھر حضرت عمر نے چالیس کوڑے کا حکم دیا پھر جب لوگوں میں سرکشی ہو گئی تو اسی کوڑے کا حکم دیا۔ (3)

حدیث ۲۲: امام مالک نے ثور بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ نے حدِ خمر (4) کے متعلق صحابہ سے مشورہ کیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ میری رائے یہ ہے کہ اسے اسی کوڑے مارے جائیں کیونکہ جب پیسے کا نشہ ہوگا اور جب نشہ ہوگا، بیہودہ بکے گا اور جب بیہودہ بکے گا، افترا کرے گا، لہذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑوں کا حکم دیا۔ (5)

احکام فقہیہ

مسئلہ ۱: مسلمان، عاقل، بالغ، ناطق، غیر مضطر (6) بلا اکراہ شرعی (7) خمر کا ایک قطرہ بھی پیے تو اس پر حد قائم کی جائیگی جبکہ اسے اس کا حرام ہونا معلوم ہو۔ کافر یا مجنون یا نابالغ یا گونگے نے پی تو حد نہیں۔ یوہیں اگر پیاس سے مر اجاتا تھا اور پانی نہ تھا کہ پی کر جان بچاتا اور اتنی پی کہ جان بچ جائے تو حد نہیں اور اگر ضرورت سے زیادہ پی تو حد ہے۔ یوہیں اگر کسی نے شراب پینے پر مجبور کیا یعنی اکراہ شرعی پایا گیا تو حد نہیں۔ شراب کی حرمت کو جانتا ہو اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ واقع

①..... "جامع الترمذی"، کتاب الحدود، باب ماجاء من شرب الخمر فاجلدوه... إلخ، الحدیث: ۱۴۴۹، ج ۳، ص ۱۲۸.

②..... "صحیح البخاری"، کتاب الحدود، باب ماجاء فی ضرب شراب الخمر، الحدیث: ۶۷۷۳، ج ۴، ص ۳۲۸.

③..... "صحیح البخاری"، کتاب الحدود، باب الضرب بالجریدو الثغال، الحدیث: ۶۷۷۹، ج ۴، ص ۳۲۹.

④..... یعنی شراب کی سزا۔

⑤..... "الموطأ"، لإمام مالک، کتاب الأشربة، باب الحد فی الخمر، الحدیث: ۱۶۱۵، ج ۲، ص ۳۵۱.

⑥..... یعنی انتہائی مجبور بے بس نہ ہو۔

⑦..... اکراہ شرعی یہ ہے کہ کوئی شخص کسی صحیح ذہم کی دے کہ اگر تو فلاں کام نہ کرے گا تو میں تجھے مار ڈالوں گا یا ہاتھ پاؤں توڑ دوں گا یا ناک، کان

وغیرہ کوئی عضو کاٹ ڈالوں گا یا سخت ماروں گا اور وہ یہ سمجھتا ہو کہ یہ جو کچھ کہتا ہے کر گزرے گا۔

میں اسے معلوم ہو کہ یہ حرام ہے دوسرے یہ کہ دارالاسلام میں رہتا ہو تو اگرچہ نہ جانتا ہو حکم یہی دیا جائیگا کہ اسے معلوم ہے کیونکہ دارالاسلام میں جہل⁽¹⁾ عذر نہیں لہذا اگر کوئی حربی دارالحرب سے آکر مشرف باسلام ہو اور شراب پی اور کہتا ہے مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ حرام ہے تو حد نہیں۔⁽²⁾ (درمختار)

مسئلہ ۲: شراب پی اور کہتا ہے میں نے دودھ یا شربت اسے تصور کیا تھا یا کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ شراب ہے تو حد ہے اور اگر کہتا ہے میں نے اسے نبیذ سمجھا تھا تو حد نہیں۔⁽³⁾ (بحر)

مسئلہ ۳: انگور کا کچا پانی جب خود جوش کھانے لگے اور اس میں جھاگ پیدا ہو جائے اسے خمر کہتے ہیں۔ اسکے ساتھ پانی ملا دیا ہو اور پانی کم ہو جب بھی خالص کے حکم میں ہے کہ ایک قطرہ پینے پر بھی حد قائم ہوگی اور پانی زیادہ ہے تو جب تک نشہ نہ ہو حد نہیں اور اگر انگور کا پانی پکایا گیا تو جب تک اسکے پینے سے نشہ نہ ہو حد نہیں۔ اور اگر خمر کا عرق کھینچا⁽⁴⁾ تو اس عرق کا بھی وہی حکم ہے کہ ایک قطرہ پر بھی حد ہے۔⁽⁵⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: خمر کے علاوہ اور شرابیں پینے سے حد اس وقت ہے کہ نشہ آجائے۔⁽⁶⁾ (درمختار)

مسئلہ ۵: شراب پی کر حرم میں داخل ہوا تو حد ہے مگر جبکہ حرم میں پناہ لی تو حد نہیں اور حرم میں پی تو حد ہے دارالحرب میں پینے سے بھی حد نہیں۔⁽⁷⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۶: نشہ کی حالت میں حد قائم نہ کریں بلکہ نشہ جاتے رہنے کے بعد قائم کریں اور نشہ کی حالت میں قائم کر دی تو نشہ جانے کے بعد پھر اعادہ کریں۔⁽⁸⁾ (درمختار)

مسئلہ ۷: شراب خوار پکڑا گیا اور اس کے منہ میں ہنوز⁽⁹⁾ بُو موجود ہے، اگرچہ افاقہ⁽¹⁰⁾ ہو گیا ہو یا نشہ کی حالت

۱..... یعنی لاعلمی۔

۲..... ”الدرالمختار“، کتاب الحدود، باب حد الشرب المحرم، ج ۶، ص ۵۸-۶۱۔

۳..... ”البحر الرائق“، کتاب الحدود، باب حد الشرب، ج ۵، ص ۴۳۔

۴..... رس چوسا۔

۵..... ”ردالمحتار“، کتاب الحدود، باب حد الشرب المحرم، ج ۶، ص ۵۹۔

۶..... ”الدرالمختار“، کتاب الحدود، باب حد الشرب المحرم، ج ۶، ص ۶۰۔

۷..... ”ردالمحتار“، کتاب الحدود، باب حد الشرب المحرم، مطلب: فی نجاسة العرق... إلخ، ج ۶، ص ۶۲۔

۸..... ”الدرالمختار“، کتاب الحدود، باب حد الشرب المحرم، ج ۶، ص ۵۸ و ۶۲۔

۹..... ابھی تک۔

۱۰..... یعنی نشہ ختم ہو گیا اور ہوش میں آ گیا۔

میں لایا گیا اور گواہوں سے شراب پینا ثابت ہو گیا تو حد ہے اور اگر جس وقت اونھوں نے پکڑا تھا اس وقت نشہ تھا اور بُو تھی، مگر عدالت دور ہے وہاں تک لاتے لاتے نشہ اور بوجاتی رہی تو حد ہے، جبکہ گواہ بیان کریں کہ ہم نے جب پکڑا تھا اس وقت نشہ تھا اور بُو تھی۔⁽¹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۸: نشہ والا اگر ہوش آنے کے بعد شراب پینے کا خود اقرار کرے اور ہنوز بوموجود ہے تو حد ہے اور بوجاتی رہنے کے بعد اقرار کیا تو حد نہیں۔⁽²⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۹: نشہ یہ ہے کہ بات چیت صاف نہ کر سکے اور کلام کا اکثر حصہ ہدیان⁽³⁾ ہو اگرچہ کچھ باتیں ٹھیک بھی ہوں۔⁽⁴⁾ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۰: شراب پینے کا ثبوت فقط منہ میں شراب کی سی بد بو آنے بلکہ تے میں شراب نکلنے سے بھی نہ ہوگا یعنی فقط اتنی بات سے کہ بُو پائی گئی یا شراب کی تے کی حد قائم نہ کرینگے کہ ہو سکتا ہے حالت اضطراب⁽⁵⁾ یا اکراہ میں پی ہو مگر بویا نشہ کی صورت میں تعزیر کرینگے جبکہ ثبوت نہ ہو۔ اور اس کا ثبوت دومردوں کی گواہی سے ہوگا۔ اور ایک مرد اور دو عورتوں نے شہادت دی تو حد قائم کرنے کے لیے یہ ثبوت نہ ہوا۔⁽⁶⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: قاضی کے سامنے جب گواہوں نے کسی شخص کے شراب پینے کی شہادت دی تو قاضی اون سے چند سوال کرے گا۔ خمر کس کو کہتے ہیں۔ اس نے کس طرح پی، اپنی خواہش سے یا اکراہ کی حالت میں، کب پی، اور کہاں پی، کیونکہ تہامی⁽⁷⁾ کی صورت میں یا دار الحرب میں پینے سے حد نہیں۔ جب گواہ ان امور کے جواب دے لیں تو وہ شخص جس کے اوپر یہ شہادت گزری روک لیا جائے اور گواہوں کی عدالت کے متعلق سوال کرے اگر ان کا عادل ہونا ثابت ہو جائے تو حد کا حکم دیا جائے۔ گواہوں کا بظاہر عادل ہونا کافی نہیں جب تک اس کی تحقیق نہ ہو۔⁽⁸⁾ (درمختار)

①..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الحدود، الباب السادس فی حد الشرب، ج ۲، ص ۱۵۹.

②..... المرجع السابق.

③..... بے ہودہ باتیں کرنا۔

④..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الحدود، الباب السادس فی حد الشرب، ج ۲، ص ۱۵۹.

⑤..... "الدر المختار"، کتاب الحدود، باب حد الشرب المحرم، ج ۶، ص ۶۵.

⑥..... یعنی انتہائی مجبور بے اختیار ہونے کی حالت۔

⑦..... "الدر المختار و رد المحتار"، کتاب الحدود، باب حد الشرب المحرم، مطلب: فی نجاسة العرق... إلخ، ج ۶، ص ۶۳.

⑧..... عرصہ دراز: یعنی وہ میعاد جس کے گزرنے کے بعد حد وغیرہ نافذ نہیں ہوتی۔

⑧..... "الدر المختار"، کتاب الحدود، باب حد الشرب المحرم، ج ۶، ص ۶۳.

مسئلہ ۱۲: گواہوں نے جب بیان کیا، اس نے شراب پی اور کسی نے مجبور نہ کیا تھا تو اس کا یہ کہنا کہ مجھے مجبور کیا گیا، سنا نہ جائیگا۔^(۱) (بحر)

مسئلہ ۱۳: گواہوں میں اگر باہم اختلاف ہو ایک صبح کا وقت بتاتا ہے دوسرا شام کا یا ایک نے کہا شراب پی دوسرا کہتا ہے شراب کی تے کی یا ایک پینے کی گواہی دیتا ہے اور دوسرا اس کی کہ میرے سامنے اقرار کیا ہے تو ثبوت نہ ہو اور حد قائم نہ ہوگی۔^(۲) (درمختار) مگر ان سب صورتوں میں سزا دیئے۔

مسئلہ ۱۴: اگر خود اقرار کرتا ہو تو ایک بار اقرار کافی ہے حد قائم کر دیں گے جبکہ اقرار ہوش میں کرتا ہو اور نشہ میں اقرار کیا تو کافی نہیں۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۱۵: کسی فاسق کے گھر میں شراب پائی گئی یا چند شخص اکٹھے ہیں اور وہاں شراب بھی رکھی ہے اور اون کی مجلس اس قسم کی ہے جیسے شراب پینے والے شراب پینے بیٹھا کرتے ہیں اگرچہ انھیں پیتے ہوئے کسی نے نہیں دیکھا تو ان پر حد نہیں مگر سب کو سزا دیجائے۔^(۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶: اس کی حد میں انسی کوڑے مارے جائیں گے اور غلام کو چالیس اور بدن کے متفرق۔^(۵) (حصوں میں ماریں گے، جس طرح حد زنا میں بیان ہوا۔)^(۶) (درمختار)

مسئلہ ۱۷: نشہ کی حالت میں تمام وہ احکام جاری ہوں گے جو ہوش میں ہوتے ہیں، مثلاً اپنی زوجہ کو طلاق دیدی تو طلاق ہوگی یا اپنا کوئی مال بیچ ڈالا تو بیع ہوگی۔ صرف چند باتوں میں اس کے احکام علیحدہ ہیں۔ اگر کوئی کلمہ (۱) کفر بکا تو اسے مرتد کا حکم نہ دیں گے یعنی اس کی عورت بائن نہ ہوگی رہا یہ کہ عند اللہ بھی کافر ہوگا یا نہیں اگر قصد کفر بکا ہے تو عند اللہ کافر ہے، ورنہ نہیں۔ جو حدود ⑤ خالص حق اللہ ہیں اون کا اقرار کیا تو اقرار صحیح نہیں اسی وجہ سے اگر شراب پینے کا نشہ کی حالت میں اقرار کیا تو حد نہیں۔ اپنی ③ شہادت پر دوسرے کو گواہ نہیں بنا سکتا۔ اپنے ④ چھوٹے بچہ کا مہر مثل ⑦ سے زیادہ پر نکاح نہیں کر سکتا۔ اپنی ⑤ نابالغ لڑکی کا مہر مثل سے کم پر نکاح نہیں کر سکتا۔ کسی ⑥ نے ہوش کے وقت اسے وکیل کیا تھا کہ یہ میرا سامان بیچ دے اور

①..... "البحر الرائق"، کتاب الحدود، باب حد الشرب، ج ۵، ص ۴۳.

②..... "الدر المختار"، کتاب الحدود، باب حد الشرب المحرم، ج ۶، ص ۶۴.

③..... المرجع السابق.

④..... "ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب حد الشرب المحرم، مطلب: فی نجاسة العرق... إلخ، ج ۶، ص ۶۴.

⑤..... مختلف۔

⑥..... "ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب حد الشرب المحرم، مطلب: فی نجاسة العرق... إلخ، ج ۶، ص ۶۴.

⑦..... عام طور پر خاندان میں جتنے مہر پر نکاح کیا جاتا ہے اسے مہر مثل کہتے ہیں۔

نشہ میں بیچا تو بیچ نہ ہوئی۔ کسی ۷ نے ہوش میں وکیل کیا تھا کہ تو میری عورت کو طلاق دیدے اور نشہ میں اوس کی عورت کو طلاق دی تو طلاق نہ ہوئی۔⁽¹⁾ (ردالمحتار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸: بھگ اور انیون پینے سے نشہ ہو تو حد قائم نہ کرینگے مگر سزا دی جائے اور ان سے نشہ کی حالت میں طلاق دی تو ہو جائے گی جبکہ نشہ کے لیے استعمال کی ہو اور اگر علاج کے طور پر استعمال کی ہو تو نہیں۔⁽²⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹: حد ماری جا رہی تھی اور بھاگ گیا پھر پکڑ کر لایا گیا اگر تمادی آگئی ہے تو چھوڑ دیں گے ورنہ بقیہ پوری کریں اور اگر دوبارہ پھر پی اور حد قائم کرنے کے بعد ہے تو دوسری مرتبہ پھر حد قائم کریں اور اگر پہلے بالکل نہیں ماری گئی یا کچھ کوڑے مارے تھے کچھ باقی تھے تو اب دوسری بار کے لیے حد ماریں پہلی اسی میں متداخل⁽³⁾ ہوگئی۔⁽⁴⁾ (ردالمحتار، ردالمحتار)

حد قذف کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بَغْيٍ مَا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنْ يَقْتُلُوا أَوْلِيَاءَهُمْ تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾⁽⁵⁾

اور جو لوگ مسلمان مرد اور عورتوں کو ناکردہ باتوں سے ایذا دیتے ہیں انھوں نے بہتان اور کھلا ہوا گناہ اٹھایا۔

اور فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِينَ يَمُونُ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ يَأْتُوا بِأَرْبَاعٍ بَعَثَ شَهَادَةً فَأَجِلْدُوا وَهُمْ ثَلَاثِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً

أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾⁽⁶⁾ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

اور جو لوگ پارسا عورتوں کو تہمت لگاتے ہیں پھر چار گواہ نہ لائیں اور ان کو اسی کوڑے مارو اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو

①..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب حد الشرب المحرم، مطلب: في نجاسة العرق... إلخ، ج ۶، ص ۶۵.

②..... "الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب حد الشرب المحرم، مطلب: في البنج... إلخ، ج ۶، ص ۶۶.

③..... یعنی اب دوسری بار حد مارنے سے پہلی بھی ادا ہو جائے گی، علیحدہ سے پہلی کو پورا نہیں کیا جائے گا۔

④..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب حد الشرب المحرم، مطلب: في البنج... إلخ، ج ۶، ص ۶۷.

⑤..... پ ۲۲، الاحزاب: ۵۸.

⑥..... پ ۱۸، النور: ۵، ۴.

اور وہ لوگ فاسق ہیں مگر وہ کہ اس کے بعد توبہ کریں اور اپنی حالت درست کر لیں تو بیشک اللہ (عزوجل) بخشنے والا مہربان ہے۔

احادیث

حدیث ۱: صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اپنے مملوک پر زنا کی تہمت لگائے، قیامت کے دن اوس پر حد لگائی جائے گی مگر جبکہ واقع میں وہ غلام ویسا ہی ہے، جیسا اوس نے کہا۔“ (1)

حدیث ۲: عبدالرزاق عکرمہ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں ایک عورت نے اپنی باندی کو زانیہ کہا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: تو نے زنا کرتے دیکھا ہے؟ اوس نے کہا، نہیں۔ فرمایا: قسم ہے اوس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! قیامت کے دن اس کی وجہ سے لوہے کے انسی کوڑے تجھے مارے جائیں گے۔ (2)

مسائل فقہیہ

مسئلہ ۱: کسی کو زنا کی تہمت لگانے کو قذف کہتے ہیں اور یہ کبیرہ گناہ ہے۔ یوہیں لواطت کی تہمت بھی کبیرہ گناہ ہے مگر لواطت کی تہمت لگائی تو حد نہیں بلکہ تعزیر ہے اور زنا کی تہمت لگانے والے پر حد ہے۔ حد قذف آزاد پر انسی کوڑے ہے اور غلام پر چالیس۔ (3) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۲: زنا کے علاوہ اور کسی گناہ کے اتہام (4) کو قذف نہ کہیں گے نہ اس پر حد ہے البتہ بعض صورتوں میں تعزیر ہے (5) جس کا بیان انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔ (بحر)

مسئلہ ۳: قذف کا ثبوت دو مردوں کی گواہی سے ہوگا یا اوس تہمت لگانے والے کے اقرار سے۔ اور اس جگہ عورتوں کی گواہی یا شہادۃ علی الشہادۃ (6) کافی نہیں بلکہ ایک قاضی نے اگر دوسرے قاضی کے پاس لکھ بھیجا کہ میرے نزدیک قذف

①..... ”صحیح مسلم“، کتاب الأیمان، باب التغلیظ علی من قذف... إلخ، الحدیث: ۳۷- (۱۶۶۰)، ص ۹۰۵.

②..... ”المصنّف“، لعبدالرزاق، کتاب العقول، [باب قذف الرجل مملو کہ]، الحدیث: ۱۸۲۹۱، ج ۹، ص ۳۲۰.

③..... ”الدر المختار“ و ”رد المحتار“، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج ۶، ص ۶۹.

④..... تہمت لگانا۔

⑤..... ”البحر الرائق“، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج ۵، ص ۴۹.

⑥..... اصل گواہ قاضی کے پاس حاضر نہ ہو سکے وہ کسی دوسرے سے کہے کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں تم میری طرف سے قاضی کے دربار میں یہ گواہی دے دینا۔

کا ثبوت ہو چکا ہے اور کتاب القاضی کے شرائط بھی پائے جائیں جب بھی یہ دوسرا قاضی حد قذف قائم نہیں کر سکتا۔ یوہیں اگر قاذف (1) نے قذف سے انکار کیا اور گواہوں سے ثبوت نہ ہوا تو اس سے حلف نہ لیں گے اور اگر اس پر حلف رکھا گیا اور اس نے قسم کھانے سے انکار کر دیا تو حد قائم نہ کریں گے اور اگر گواہوں میں باہم اختلاف ہو، ایک گواہ قذف کا کچھ وقت بتاتا ہے اور دوسرا گواہ دوسرا وقت کہتا ہے تو یہ اختلاف معتبر نہیں یعنی حد جاری کریں گے۔ اور اگر ایک نے قذف کی شہادت دی اور دوسرے نے اقرار کیا یا ایک کہتا ہے مثلاً فارسی زبان میں تہمت لگائی اور دوسرا یہ بیان کرتا ہے کہ اُردو میں تو حد نہیں۔ (2) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: جب اس قسم کا دعویٰ قاضی کے یہاں ہو اور گواہ ابھی نہیں لایا ہے تو تین دن تک قاذف کو مجبوس (3) رکھیں گے اور اس شخص سے گواہوں کا مطالبہ ہوگا اگر تین دن کے اندر گواہ لایا نہیں (4) ورنہ اس سے رہا کر دیں گے۔ (5) (درمختار)

مسئلہ ۵: تہمت لگانے والے پر حد واجب ہونے کے لیے چند شرطیں ہیں۔ جس پر تہمت لگائی وہ مسلمان (1)، عاقل (2)، بالغ (3)، آزاد (4)، پارسا (5) ہو اور (6) تہمت لگانے والے کا نہ وہ لڑکا ہو، نہ پوتا اور (7) نہ گونگا ہو، نہ خصی (8)، نہ اس (9) کا عضو تناسل جڑ سے کٹا ہو، نہ اس (10) نے نکاح فاسد کے ساتھ وطی کی اور (11) اگر عورت کو تہمت لگائی تو وہ ایسی نہ ہو جس سے وطی نہ کی جاسکے اور (12) وقت حد تک وہ شخص محسن ہو، لہذا معاذ اللہ قذف کے بعد مرتد ہو گیا یا مجنون یا بوہرا ہو گیا یا وطی حرام کی یا گونگا ہو گیا تو حد نہیں۔ (6) (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۶: جس عورت کو اس نے تین طلاقیں یا طلاق بائن دی اور زمانہ عدت میں اس سے وطی کی یا کسی لونڈی سے وطی کی پھر اس کے خریدنے یا اس سے نکاح کرنے کا دعویٰ کیا یا مشترک لونڈی تھی اس سے وطی کی یا کسی عورت سے جبراً (7) زنا کیا یا غلطی سے زوجہ کے بدلے دوسری عورت اس کے یہاں رخصت کر دی گئی اور اس نے اس سے وطی کی یا زمانہ کفر میں زنا کیا

①..... زنا کی جھوٹی تہمت لگانے والا۔

②..... ”ردالمحتار“، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج ۶، ص ۷۰۔

③..... قید۔

④..... تو بہتر ہے۔

⑤..... ”الدرالمختار“، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج ۶، ص ۷۱۔

⑥..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج ۶، ص ۷۱۔

و ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الحدود، الباب السابع فی حد القذف والتعزیر، ج ۵، ص ۱۶۰، ۱۶۱۔

⑦..... یعنی زبردستی، انتہائی مجبور کر کے۔

تھا پھر مسلمان ہوا۔ یا حالت جنون میں زنا کیا۔ یا جو باندی اس پر ہمیشہ کے لیے حرام تھی اوس سے وطی کی۔ یا جو باندی اس کے باپ کی موطوہ تھی اوسے اس نے خرید اور وطی کی۔ یا اوس کی ماں سے اس نے خود وطی کی تھی اب اس لڑکی کو خرید اور وطی کی۔ ان سب صورتوں میں اگر کسی نے اس شخص پر زنا کی تہمت لگائی تو اوس پر حد نہیں۔⁽¹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۷: حرہ⁽²⁾ اس کے نکاح میں ہے اسکے ہوتے ہوئے باندی سے نکاح کیا۔ یا ایسی دو عورتوں کو نکاح میں جمع کیا جن کا جمع کرنا حرام تھا جیسے دو بہنیں یا پھوپھی بھتیجی اور وطی کی۔ یا اس کے نکاح میں چار عورتیں موجود ہیں اور پانچویں سے نکاح کر کے جماع کیا۔ یا کسی عورت سے نکاح کر کے وطی کی بعد کو معلوم ہوا کہ یہ عورت مصاہرت کی وجہ سے اس پر حرام تھی۔ پھر کسی نے زنا کی تہمت لگائی تو تہمت لگانے والے پر حد نہیں۔⁽³⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۸: کسی عورت سے بغیر گواہوں کے نکاح کیا۔ یا شوہر والی عورت سے جان بوجھ کر نکاح کیا۔ یا جان بوجھ کر عدت کے اندر یا اوس عورت سے نکاح کیا جس سے نکاح حرام ہے اور ان سب صورتوں میں وطی بھی کی تو تہمت لگانے والے پر حد نہیں۔⁽⁴⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۹: جس عورت پر حد زنا قائم ہو چکی ہے اوس کو کسی نے تہمت لگائی۔ یا ایسی عورت پر تہمت لگائی جس میں زنا کی علامت موجود ہے مثلاً میاں بی بی میں قاضی نے لعان کرایا اور بچہ کا نسب باپ سے منقطع کر کے عورت کی طرف منسوب کر دیا۔ یا عورت کے بچہ ہے جس کا باپ معلوم نہیں تو ان سب صورتوں میں تہمت لگانے والے پر حد نہیں۔ اور اگر لعان بغیر بچہ کے ہوا۔ یا بچہ موجود تھا مگر اوس کا نسب باپ سے منقطع نہ کیا یا نسب بھی منقطع کر دیا مگر بعد میں شوہر نے اپنا جھوٹا ہونا بیان کیا اور بچہ باپ کی طرف منسوب کر دیا گیا تو ان صورتوں میں عورت پر تہمت لگانے سے حد ہے۔⁽⁵⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: جس عورت کو اس نے شہوت کے ساتھ چھوایا شرمگاہ کی طرف شہوت کے ساتھ نظر کی اب اوس کی ماں یا بیٹی کو خرید کر یا نکاح کر کے وطی کی۔ یا جس عورت کو اس کے باپ یا بیٹے نے اسی طرح چھوایا نظر کی تھی اوس کو اس نے خرید کر یا نکاح

①..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الحدود، الباب السابع فی حد القذف والتعزیر، ج ۵، ص ۱۶۱.

②..... آزاد عورت جو باندی نہ ہو۔

③..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الحدود، الباب السابع فی حد القذف والتعزیر، ج ۵، ص ۱۶۱.

④..... المرجع السابق.

⑤..... المرجع السابق.

کر کے وطی کی اور کسی نے زنا کی تہمت لگائی تو اوس پر حد ہے۔⁽¹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: اپنی عورت سے حیض میں جماع کیا۔ یا عورت سے ظہار کیا تھا اور بغیر کفارہ دیے جماع کیا یا عورت روزہ دار تھی اور شوہر کو معلوم بھی تھا اور جماع کیا تو ان صورتوں میں تہمت لگانے والے پر حد ہے۔⁽²⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: زنا کی تہمت لگائی اور حد قائم ہونے سے پہلے اوس شخص نے زنا کیا جس پر تہمت لگائی۔ یا کسی ایسی عورت سے وطی کی جس سے وطی حرام تھی۔ یا معاذ اللہ مرتد ہو گیا اگرچہ پھر مسلمان ہو گیا تو ان سب صورتوں میں حد ساقط⁽³⁾ ہو گئی۔⁽⁴⁾ (بجر)

مسئلہ ۱۳: حد قذف اوس وقت قائم ہوگی جب صریح لفظ زنا سے تہمت لگائی مثلاً تُو زانی ہے یا تُو نے زنا کیا یا تُو زنا کار ہے اور اگر صریح لفظ نہ ہو مثلاً یہ کہ تُو نے وطی حرام کی یا تُو نے حرام طور پر جماع کیا تو حد نہیں اور اگر یہ کہا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ تُو زانی ہے یا مجھے فلاں نے اپنی شہادت پر گواہ بنایا ہے کہ تُو زانی ہے یا کہا تُو فلاں کے پاس جا کر اوس سے کہہ کہ تُو زانی ہے اور قاصد نے یو ہیں جا کر کہہ دیا تو حد نہیں۔⁽⁵⁾ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۴: اگر کہا کہ تو اپنے باپ کا نہیں یا اوس کے باپ کا نام لے کر کہا کہ تو فلاں کا بیٹا نہیں حالانکہ اوس کی ماں پاک دامن عورت ہے اگرچہ یہ شخص جس کو کہا گیا کیسا ہی ہو تو حد ہے جبکہ یہ الفاظ غصہ میں کہے ہوں اور اگر رضامندی میں کہے تو حد نہیں کیونکہ اس کے یہ معنی بن سکتے ہیں کہ تو اپنے باپ سے مشابہ نہیں⁽⁶⁾ مگر پہلی صورت میں شرط یہ ہے کہ جس پر تہمت لگائی وہ حد کا طالب ہو اگرچہ تہمت لگانے کے وقت وہاں موجود نہ تھا۔ اور اگر کہا کہ تو اپنے باپ ماں کا نہیں یا تو اپنی ماں کا نہیں تو حد نہیں۔⁽⁷⁾ (در مختار)

مسئلہ ۱۵: اگر دادا یا چچا یا ماموں یا مربی⁽⁸⁾ کا نام لیکر کہا کہ تو اوس کا بیٹا ہے تو حد نہیں کیونکہ ان لوگوں کو بھی مجازاً باپ

①..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الحدود، الباب السابع فی حد القذف والتعزیر، ج ۵، ص ۱۶۱.

②..... المرجع السابق.

③..... یعنی اب حد قائم نہ ہوگی۔

④..... "البحر الرائق"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج ۵، ص ۵۲.

⑤..... "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج ۶، ص ۷۳.

⑥..... یعنی اپنے باپ کا ہم شکل نہیں، باپ جیسی عادات والا نہیں۔

⑦..... "الدر المختار"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج ۶، ص ۷۵.

⑧..... پالنے والا، سرپرست۔

کہہ دیا کرتے ہیں۔⁽¹⁾ (در مختار)

مسئلہ ۱۶: کسی شخص کو اوس کی قوم کے سوا دوسری قوم کی طرف نسبت کرنا یا کہنا کہ تو اوس قوم کا نہیں ہے سبب حد نہیں۔ پھر اگر کسی ذلیل قوم کی طرف نسبت کیا تو مستحق تعزیر ہے جبکہ حالت غصہ میں کہا ہو کہ یہ گالی ہے اور گالی میں سزا ہے۔⁽²⁾ (در مختار، ردالمحتار) اگر کسی شخص نے بہادری کا کام کیا اوس پر کہا کہ یہ پٹھان ہے تو اس میں کچھ نہیں کہ یہ نہ تہمت ہے، نہ گالی۔
مسئلہ ۱۷: کسی عقیفہ⁽³⁾ عورت کو رنڈی⁽⁴⁾ یا کسبی⁽⁵⁾ کہا تو یہ قذف ہے اور حد کا مستحق ہے کہ یہ لفظ انہیں کے لیے ہے جنہوں نے زنا کو پیشہ کر لیا ہے۔

مسئلہ ۱۸: ولد الزنا⁽⁶⁾ یا زنا کا بچہ کہا یا عورت کو زانی کہا تو حد ہے اور اگر کسی کو حرام زادہ کہا تو حد نہیں کیونکہ اس کے یہ معنی ہیں کہ وطی حرام سے پیدا ہوا اور وطی حرام کے لیے زنا ہونا ضرور نہیں اس لیے کہ حیض میں وطی حرام ہے اور جب اپنی عورت سے ہے تو زنا نہیں۔⁽⁷⁾ (در مختار وغیرہ) اور حرام زادہ میں حد نہ ہونے کی یہ وجہ بھی ہے کہ عرف میں بعض لوگ شریر کے لیے یہ لفظ استعمال کرتے ہیں۔ یوہیں حرامی یا حیضی بچہ⁽⁸⁾ یا ولد الحرام⁽⁹⁾ کہنے پر بھی حد نہیں۔

مسئلہ ۱۹: عورت کو اگر جانور پیل۔ گھوڑے۔ گدھے سے فعل کرانے کی گالی دی تو اس میں سزا دی جائے گی۔⁽¹⁰⁾
مسئلہ ۲۰: جس کو تہمت لگائی وہ اگر مطالبہ کرے تو حد قائم ہوگی ورنہ نہیں یعنی اوس کی زندگی میں دوسرے کو مطالبہ کا حق نہیں اگرچہ وہ موجود نہ ہو کہیں چلا گیا ہو یا تہمت کے بعد مر گیا بلکہ مطالبہ کے بعد بلکہ چند کوڑے مارنے کے بعد انتقال ہوا تو باقی ساقط ہے۔ ہاں اگر اوس کا انتقال ہو گیا اور اوس کے ورثہ میں وہ شخص مطالبہ کرے جس کے نسب پر اوس تہمت کی وجہ سے

①..... "الدر المختار"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج ۶، ص ۷۸.

②..... "الدر المختار و رد المختار"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج ۶، ص ۷۹.

③..... پکدامن۔ ④..... یعنی بدکار عورت۔ ⑤..... فاحشہ، بازاری عورت۔ ⑥..... زنا سے پیدا ہونے والا بچہ۔

⑦..... "الدر المختار"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج ۶، ص ۷۹ و ۸۸، وغیرہ.

⑧..... حالت حیض میں جماع کرنے سے پیدا ہونے والا بچہ، حیض کی حالت میں بیوی سے جماع کرنا حرام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص حیض والی عورت سے یا عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع کرے یا کاہن کے پاس جائے اس نے اس چیز کا کفر کیا جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل کی گئی"۔ (جامع الترمذی، الحدیث: ۱۳۵، ج ۱، ص ۱۸۵) اگر کوئی ایسا کرے تو کفارہ دے، اور استغفار واجب ہے، سنن ابوداؤد شریف میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنی بیوی سے حیض میں جماع کرے تو نصف دینار صدقہ کرے (الحدیث: ۲۶۶، ج ۱، ص ۱۲۴) نیز جامع الترمذی شریف میں ہے "جب سرخ خون ہو تو ایک دینار اور زرد ہو تو نصف دینار صدقہ کرے"۔ (الحدیث: ۱۳۷، ج ۱، ص ۱۸۷) علیہذا امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ ص ۳۵۶ پر فرماتے ہیں، اگر ابتدائے حیض میں ہے تو ایک دینار اور ختم پرے تو نصف دینار اور دینار دم کا ہوتا ہے اور دم دور پے تیرہ آنے کچھ کوڑیاں کم۔ حیض کے تفصیلی احکام بہار شریعت حصہ ۲ میں ملاحظہ فرمائیں۔... عَلَمِیہ

⑨..... حرام وطی سے پیدا ہونے والا بچہ۔

⑩..... "الدر المختار"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج ۶، ص ۷۹.

حرف آتا ہے (1) تو اس کے مطالبہ پر بھی حد قائم کر دی جائے گی مثلاً اس کے دادا یا دادی یا باپ یا ماں یا بیٹا یا بیٹی پر تہمت لگائی اور جسے تہمت لگائی مرچکا ہے تو اس کو مطالبہ کا حق ہے۔ وارث سے مراد وہی نہیں جسے ترکہ پہنچتا ہے بلکہ محبوب (2) یا محروم (3) بھی مطالبہ کر سکتا ہے مثلاً میت کا بیٹا اگر مطالبہ نہ کرے تو پوتا مطالبہ کر سکتا ہے اگرچہ محبوب ہے یا اس وارث نے اپنی مورث (4) کو مار ڈالا ہے یا غلام یا کافر ہے تو ان کو مطالبہ کا استحقاق (5) ہے اگرچہ محروم ہیں۔ یوہیں نواسہ اور نواسی کو بھی مطالبہ کا حق ہے۔ (6) (در مختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: قریبی رشتہ دار نے مطالبہ نہ کیا یا معاف کر دیا تو دور کے رشتہ والے کا حق ساقط نہ ہوگا بلکہ یہ مطالبہ کر سکتا ہے۔ (7) (در مختار)

مسئلہ ۲۲: کسی کے باپ اور ماں دونوں پر تہمت لگائی اور دونوں مرچکے ہیں تو اس کے مطالبہ پر حد قائم ہوگی مگر ایک ہی حد ہوگی دو نہیں۔ یوہیں اگر وہ دونوں زندہ ہیں جب بھی دونوں کے مطالبہ پر ایک ہی حد ہوگی کہ جب چند حدیں جمع ہوں تو ایک ہی قائم کی جائے گی۔ (8) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۲۳: کسی پر ایک نے تہمت لگائی اور حد قائم ہوئی پھر دوسرے نے تہمت لگائی تو دوسرے پر بھی حد قائم کریں گے۔ (9) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: اگر چند حدیں مختلف قسم کی جمع ہوں مثلاً اس نے تہمت بھی لگائی ہے اور شراب بھی پی اور چوری بھی کی اور زنا بھی کیا تو سب حدیں قائم کی جائیں گی مگر ایک ساتھ سب قائم نہ کریں کہ اس میں ہلاک ہو جانے کا خوف ہے بلکہ ایک قائم

- ① یعنی عیب لگ جاتا ہے۔
- ② اس سے مراد وہ وارث ہے جس کا حصہ کسی دوسرے وارث کی وجہ سے کم یا بالکل ختم ہو جائے۔
- ③ اس سے مراد وہ وارث ہے جو کسی سبب سے مورث کے ترکہ سے کچھ نہ پائے۔ تفصیل بہار شریعت، حصہ ۲۰، ص ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔
- ④ وہ عورت جس کے ترکہ سے میراث ملے۔
- ⑤ یعنی حق حاصل ہے۔
- ⑥ ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الحدود، الباب السابع فی حد القذف والتعزیر، ج ۵، ص ۱۶۵۔
- و ”الدر المختار“، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج ۶، ص ۸۰۔
- ⑦ ”الدر المختار“، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج ۶، ص ۸۰۔
- ⑧ ”الدر المختار“ و ”رد المحتار“، کتاب الحدود، باب حد القذف، مطلب: فی الشرف من الأم، ج ۶، ص ۸۱۔
- ⑨ ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الحدود، الباب السابع فی حد القذف والتعزیر، ج ۵، ص ۱۶۵۔

کرنے کے بعد اتنے دنوں او سے قید میں رکھیں کہ اچھا ہو جائے پھر دوسری قائم کریں اور سب سے پہلے حد قذف جاری کریں اس کے بعد امام کو اختیار ہے کہ پہلے زنا کی حد قائم کرے یا چوری کی بنا پر ہاتھ پہلے کاٹے یعنی ان دونوں میں تقدیم و تاخیر۔⁽¹⁾ کا اختیار ہے پھر سب کے بعد شراب پینے کی حد ماریں۔⁽²⁾ (در مختار)

مسئلہ ۲۵: اگر اوس نے کسی کی آنکھ بھی پھوڑی ہے اور وہ چاروں چیزیں بھی کی ہیں تو پہلے آنکھ پھوڑنے کی سزا دی جائے یعنی اس کی بھی آنکھ پھوڑ دی جائے پھر حد قذف قائم کی جائے اس کے بعد رجم کر دیا جائے اگر محسن ہو اور باقی حدیں ساقط اور محسن نہ ہو تو اسی طرح عمل کریں۔ اور اگر ایک ہی قسم کی چند حدیں ہوں مثلاً چند شخصوں پر تہمت لگائی یا ایک شخص پر چند بار تو ایک حد ہے ہاں اگر پوری حد قائم کرنے کے بعد پھر دوسرے شخص پر تہمت لگائی تو اب دوبارہ حد قائم ہوگی اور اگر اسی پر دوبارہ تہمت ہو تو نہیں۔⁽³⁾ (در مختار)

مسئلہ ۲۶: باپ نے بیٹے پر زنا کی تہمت لگائی یا مولیٰ نے غلام پر تو لڑکے یا غلام کو مطالبہ کا حق نہیں۔ یوہیں ماں یا دادا یا دادی نے تہمت لگائی یعنی اپنی اصل سے مطالبہ نہیں کر سکتا۔ یوہیں اگر مری زوجہ پر تہمت لگائی تو بیٹا مطالبہ نہیں کر سکتا ہاں اگر اوس عورت کا دوسرے خاوند سے لڑکا ہے تو یہ لڑکا یا عورت کا باپ ہے تو یہ مطالبہ کر سکتا ہے۔⁽⁴⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: تہمت لگانے والے نے پہلے اقرار کیا کہ ہاں تہمت لگائی ہے پھر اپنے اقرار سے رجوع کر گیا یعنی اب انکار کرتا ہے تو اب رجوع معتبر نہیں یعنی مطالبہ ہو تو حد قائم کریں گے۔ یوہیں اگر باہم صلح کر لیں اور کچھ معاوضہ لیکر معاف کر دے یا بلا معاوضہ معاف کر دے تو حد معاف نہ ہوگی یعنی اگر پھر مطالبہ کرے تو کر سکتا ہے اور مطالبہ پر حد قائم ہوگی۔⁽⁵⁾ (فتح القدیر وغیرہ)

مسئلہ ۲۸: ایک شخص نے دوسرے سے کہا تو زانی ہے اوس نے جواب میں کہا کہ نہیں بلکہ تو ہے تو دونوں پر حد ہے کہ ہر ایک نے دوسرے پر تہمت لگائی اور اگر ایک نے دوسرے کو خبیث کہا دوسرے نے کہا نہیں بلکہ تو ہے تو کسی پر سزا نہیں کہ اس

①..... یعنی جو سزا چاہے پہلے دے اور جو چاہے بعد میں۔

②..... ”الدر المختار“، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج ۶، ص ۸۲۔

③..... المرجع السابق۔

④..... ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب الحدود، الباب السابع فی حد القذف والتعزیر، ج ۵، ص ۱۶۵۔

⑤..... ”فتح القدیر“، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج ۵، ص ۹۷، وغیرہ۔

میں دونوں برابر ہو گئے اور تہمت میں چونکہ حق اللہ غالب ہے لہذا حد ساقط نہ ہوگی کہ وہ اپنے حق کو ساقط کر سکتے ہیں حق اللہ کو ساقط کرنا ان کے اختیار میں نہیں۔⁽¹⁾ (بحر وغیرہ)

مسئلہ ۲۹: شوہر نے عورت کو زانیہ کہا، عورت نے جواب میں کہا کہ نہیں بلکہ تو، تو عورت پر حد ہے مرد پر نہیں اور لعان بھی نہ ہوگا کہ حد قذف کے بعد عورت لعان کے قابل نہ رہی۔ اور اگر عورت نے جواب میں کہا کہ میں نے تیرے ساتھ زنا کیا ہے تو حد و لعان کچھ نہیں کہ اس کلام کے دو احتمال ہیں ایک یہ کہ نکاح کے پہلے تیرے ساتھ زنا کیا دوسرا یہ کہ نکاح کے بعد تیرے ساتھ ہم بستری ہوئی اور اس کو زنا سے تعبیر کیا تو جب کلام محتمل ہے تو حد ساقط۔ ہاں اگر جواب میں عورت نے تصریح⁽²⁾ کر دی کہ نکاح سے پہلے میں نے تیرے ساتھ زنا کیا تو عورت پر حد ہے اور اگر اجنبی عورت سے مرد نے یہ بات کہی اور اس عورت نے یہی جواب دیا تو عورت پر حد ہے کہ وہ زنا کا اقرار کرتی ہے اور مرد پر کچھ نہیں۔⁽³⁾ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۳۰: زنا کی تہمت لگائی اور چار گواہ زنا کے پیش کر دیے یا مقدم⁽⁴⁾ نے زنا کا چار بار اقرار کر لیا تو جس پر تہمت لگائی ہے اوس پر زنا کی حد قائم کی جائے گی اور تہمت لگانے والا بری ہے۔ اور اگر فی الحال گواہ لانے سے عاجز ہے اور مہلت مانگتا ہے کہ وقت دیا جائے تو شہر سے گواہ تلاش کر لاؤں تو اوسے پچھری کے وقت تک مہلت دی جائے گی اور خود اوسے جانے نہ دینگے بلکہ کہا جائیگا کہ کسی کو بھیج کر گواہوں کو بلا لے۔ اور اگر چار فاسق گواہ پیش کر دیے تو سب سے حد ساقط ہے نہ قاذف⁽⁵⁾ پر حد ہے نہ مقدم پر نہ گواہوں پر۔⁽⁶⁾ (در مختار)

مسئلہ ۳۱: کسی نے دعویٰ کیا کہ مجھ پر فلاں نے زنا کی تہمت لگائی اور ثبوت میں دو گواہ پیش کیے مگر گواہوں کے مختلف بیان ہوئے ایک کہتا ہے فلاں جگہ تہمت لگائی دوسرا دوسری جگہ کا نام لیتا ہے تو حد قذف قائم کریں گے۔⁽⁷⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: حد قذف میں سوا پو ستین اور روئی بھرے ہوئے کپڑے کے کچھ نہ اوتاریں۔⁽⁸⁾ (بحر)

مسئلہ ۳۳: جس شخص پر حد قذف قائم کی گئی اوس کی گواہی کسی معاملہ میں مقبول نہیں ہاں عبادات میں قبول کر لیں

①..... "البحر الرائق"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج ۵، ص ۶۲، وغیرہ.

②..... وضاحت۔

③..... "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الحدود، باب حد القذف، مطلب: هل للفاضی العفو... إلخ، ج ۶، ص ۸۶.

④..... جس پر زنا کی تہمت لگائی گئی ہو۔

⑤..... "الدر المختار"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج ۶، ص ۹۰.

⑥..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الحدود، الباب السابع فی حد القذف والتعزیر، ج ۵، ص ۱۶۴.

⑦..... "البحر الرائق"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج ۵، ص ۴۸.

گے۔ یوہیں اگر کافر پر حد قذف جاری ہوئی تو کافروں کے خلاف بھی اس کی گواہی مقبول نہیں۔ ہاں اگر اسلام لائے تو اس کی گواہی مقبول ہے اور اگر کفر کے زمانہ میں تہمت لگائی اور مسلمان ہونے کے بعد حد قائم ہوئی تو اسکی گواہی بھی کبھی کسی معاملہ میں مقبول نہیں۔ یوہیں غلام پر حد قذف جاری ہوئی پھر آزاد ہو گیا تو گواہی مقبول نہیں۔ اور اگر کسی پر حد قائم کی جا رہی تھی اور درمیان میں بھاگ گیا تو اگر بعد میں باقی حد پوری کر لی گئی تو اب گواہی مقبول نہیں اور پوری نہیں کی گئی تو مقبول ہے۔ حد قائم ہونے کے بعد اپنی سچائی پر چار گواہ پیش کیے جنہوں نے زنا کی شہادت دی تو اب اس تہمت لگانے والے کی گواہی آئندہ مقبول ہوگی۔⁽¹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: بہتر یہ ہے کہ جس پر تہمت لگائی گئی مطالبہ نہ کرے اور اگر دعویٰ کر دیا تو قاضی کے لیے مستحب یہ ہے کہ جب تک ثبوت نہ پیش ہو مدعی کو درگزر کرنے کی طرف توجہ دلائے۔⁽²⁾ (عالمگیری)

تعزیر کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرُ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِاللِّقَابِ بَغِضٍ أَوْ كِبَرٍ وَلَا لِيَأْخَبَهُنَّ بَعْضُ الْإِيمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿١١﴾﴾⁽³⁾

اے ایمان والو! نہ مرد مرد سے مسخرہ پن کریں، عجب نہیں وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے، دور نہیں کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور آپس میں طعنہ نہ دو اور برے لقبوں سے نہ پکارو کہ ایمان کے بعد فاسق کہلانا برانا نام ہے اور جو توبہ نہ کرے، وہی ظالم ہے۔

احادیث

حدیث ۱: ترمذی نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب ایک شخص دوسرے کو یہودی کہہ کر پکارے تو اسے بیس کوڑے مارو اور مخنث کہہ کر پکارے تو بیس مارو اور اگر کوئی اپنے

①..... ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب الحدود، الباب السابع فی حد القذف والتعزیر، ج ۵، ص ۱۶۶.

②..... ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب الحدود، الباب السابع فی حد القذف والتعزیر، ج ۵، ص ۱۶۷.

③..... ۲۶، الحجرات: ۱۱.

محارم سے زنا کرے تو اسے قتل کر ڈالو۔“ (1)

حدیث ۲: بیہقی نے روایت کی، کہ حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ اگر ایک شخص دوسرے کو کہے اے کافر، اے خبیث، اے فاسق، اے گدھے تو اس میں کوئی حد مقرر نہیں، حاکم کو اختیار ہے جو مناسب سمجھے سزا دے۔ (2)

حدیث ۳: بیہقی نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص غیر حد کو حد تک پہنچا دے (یعنی وہ سزا دے جو حد میں ہے) وہ حد سے گزرنے والوں میں ہے۔“ (3)

مسئلہ ۱: کسی گناہ پر بغرض تادیب جو سزا دی جاتی ہے اس کو تعزیر کہتے ہیں شارع نے اس کے لیے کوئی مقدار معین نہیں کی ہے بلکہ اس کو قاضی کی رائے پر چھوڑا ہے جیسا موقع ہو اس کے مطابق عمل کرے۔ تعزیر کا اختیار صرف بادشاہ اسلام ہی کو نہیں بلکہ شوہر بی بی کو آغا غلام کو ماں باپ اپنی اولاد کو اُستاد شاگرد کو تعزیر کر سکتا ہے۔ (4) (ردالمحتار وغیرہ)

اس زمانہ میں کہ ہندوستان میں اسلامی حکومت نہیں اور لوگ بے دھڑک بلا خوف و خطر معاصی (5) کرتے اور اون پر اصرار کرتے ہیں اور کوئی منع کرے تو باز نہیں آتے۔ اگر مسلمان متفق ہو کر ایسی سزائیں تجویز کریں جن سے عبرت ہو اور یہ بیباکی اور جرأت (6) کا سلسلہ بند ہو جائے تو نہایت مناسب و انسب (7) ہوگا۔ بعض قوموں میں بعض معاصی پر ایسی سزائیں دی جاتی ہیں مثلاً حقہ پانی (8) اوس کا بند کر دیتے اور نہ اوس کے یہاں کھاتے نہ اپنے یہاں اوس کو کھلاتے ہیں جب تک تو بہ نہ کر لے اور اس کی وجہ سے اون لوگوں میں ایسی باتیں کم پائی جاتی ہیں جن پر اون کے یہاں سزا ہوا کرتی ہے مگر کاش وہ تمام معاصی کے انسداد (9) میں ایسی ہی کوشش کرتے اور اپنے پنچائتی قانون (10) کو چھوڑ کر شرع مطہر (11) کے موافق فیصلے دیتے اور احکام سناتے تو بہت بہتر ہوتا۔ نیز دوسری قومیں بھی اگر ان لوگوں سے سبق حاصل کریں اور یہ بھی اپنے اپنے مواقع اقتدار میں ایسا ہی کریں تو بہت ممکن ہے کہ مسلمانوں کی حالت درست ہو جائے بلکہ ایک یہی کیا اگر اپنے دیگر معاملات و منازعات (12) میں بھی

①..... ”جامع الترمذی“، کتاب الحدود، باب ماجاء فیمن یقول لآخر یا منخنث، الحدیث: ۱۶۷، ج ۳، ص ۱۴۱۔

②..... ”السنن الکبریٰ“ للبیہقی، کتاب الحدود، باب من حد فی التعریض، الحدیث: ۱۷۱، ۱۷۱، ۱۷۱، ج ۸، ص ۴۴۰۔

③..... ”السنن الکبریٰ“ للبیہقی، کتاب الأشربة، باب ماجاء فی التعزیر... إلخ، الحدیث: ۱۷۵، ۱۷۵، ج ۸، ص ۵۶۷۔

④..... ”ردالمحتار“، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج ۶، ص ۹۵، وغیرہ۔

⑤..... گناہ۔ ⑥..... یعنی سرعام گناہ کرنے اور ان پر دلیر ہونے۔ ⑦..... بہت زیادہ مناسب۔

⑧..... یعنی بول چال، لین دین، ملنا جلنا۔ ⑨..... روک تھام۔ ⑩..... جھگڑے وغیرہ ختم کرنے والے جرگہ کے اصول۔

⑪..... یعنی اسلامی قانون۔ ⑫..... لڑائی جھگڑے وغیرہ۔

شرع مطہر کا دامن پکڑیں اور روزمرہ کی تباہ کن مقدمہ بازیوں سے دست برداری کریں تو دینی فائدہ کے علاوہ ان کی دُنیوی حالت بھی سنبھل جائے اور بڑے بڑے فوائد حاصل کریں۔ مقدمہ بازی کے مصارف (1) سے زیر بار (2) بھی نہ ہوں اور اس سلسلہ کے دراز ہونے سے بغض و عداوت جو دلوں میں گھر کر جاتی ہے اس سے بھی محفوظ رہیں۔

مسئلہ ۲: گناہوں کی مختلف حالتیں ہیں کوئی بڑا کوئی چھوٹا اور آدمی بھی مختلف قسم کے ہیں کوئی حیا دار باعزت اور غیرت والا ہوتا ہے بعض بیباک دلیر (3) ہوتے ہیں لہذا قاضی جس موقع پر جو تعزیر مناسب سمجھے وہ عمل میں لائے کہ تھوڑے سے جب کام نکلے تو زیادہ کی کیا حاجت (4) (ردالمحتار، بحر)

مسئلہ ۳: سادات و علما اگر وجاہت (5) و عزت والے ہوں کہ کبیرہ تو کبیرہ صغیرہ بھی نادرا (6) یا بطور لغزش اون سے صادر ہو تو ان کی تعزیر ادنیٰ درجہ (7) کی ہوگی کہ قاضی ان سے اگر اتنا ہی کہدے کہ آپ نے ایسا کیا ایسوں کے لیے اتنا کہہ دینا ہی باز آنے کے لیے کافی ہے۔ اور اگر یہ لوگ اس صفت پر نہ ہوں بلکہ ان کے اطوار خراب ہو گئے ہوں مثلاً کسی کو اس قدر مارا کہ خوناً خون ہو گیا یا چند بار جرم کا ارتکاب کیا یا شراب خواری کے جلسہ میں بیٹھتا ہے یا لواطت (8) میں مبتلا ہے تو اب جرم کے لائق سزا دی جائے گی ایسی صورتوں میں دُرے لگائے جائیں یا قید کیا جائے۔ اُون علما و سادات کے بعد دوسرا مرتبہ زمیندار و تاجران اور مالداروں کا ہے کہ ان پر دعویٰ کیا جائے گا اور دربار قاضی میں طلب کیے جائیں گے پھر قاضی انہیں متنہ (9) کرے گا کہ کیا تم نے ایسا کیا ہے ایسا نہ کرو۔ تیسرا درجہ متوسط لوگوں کا ہے یعنی بازاری لوگ کہ ایسے لوگوں کے لیے قید ہے۔ چوتھا درجہ ذلیلوں اور کمینوں کا ہے کہ انہیں مارا بھی جائے مگر جرم جب اس قابل ہو جب ہی یہ سزا ہے۔ (10) (ردالمحتار)

①..... اخراجات وغیرہ۔

②..... یعنی مقروض۔

③..... یعنی ایسے بے حیا جو سرعام گناہ کرنے سے نہیں ڈرتے۔

④..... ”ردالمحتار“، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج ۶، ص ۹۶۔

و ”البحر الرائق“، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، ج ۵، ص ۶۸۔

⑤..... مقام و مرتبہ

⑥..... کبھی کبھار، نہ ہونے کے برابر۔

⑦..... سب سے ہلکی، بہت کم۔

⑧..... آدمی کے در میں بد فعلی کرنا۔

⑨..... بخبردار، تنبیہ۔

⑩..... ”ردالمحتار“، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج ۶، ص ۹۷۔

مسئلہ ۴: تعزیر کی بعض صورتیں یہ ہیں۔ قید کرنا، کوڑے مارنا، گوشمالی کرنا^(۱)، ڈانٹنا، ترش روئی سے^(۲) اوس کی طرف غصہ کی نظر کرنا۔^(۳) (زیلعی)

مسئلہ ۵: اگر تعزیر ضرب^(۴) سے ہو تو کم از کم تین کوڑے اور زیادہ سے زیادہ اونتالیس کوڑے لگائے جائیں، اس سے زیادہ کی اجازت نہیں یعنی قاضی کی رائے میں اگر دس (۱۰) کوڑوں کی ضرورت معلوم ہو تو دس، بیس کی ہو تو بیس، تیس کی ہو تو تیس لگائے یعنی جتنے کی ضرورت محسوس کرتا ہو اوس سے کمی نہ کرے۔ ہاں اگر چالیس یا زیادہ کی ضرورت معلوم ہوتی ہے تو اونتالیس سے زیادہ نہ مارے باقی کے بدلے دوسری سزا کرے مثلاً قید کر دے۔ کم از کم تین کوڑے یہ بعض متون کا قول ہے اور امام ابن ہمام وغیرہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک کوڑا مارنے سے کام چلے تو تین کی کچھ حاجت نہیں اور یہی قرین قیاس بھی ہے۔^(۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۶: اگر چند کوڑے مارے جائیں تو بدن پر ایک ہی جگہ ماریں اور بہت سے مارنے ہوں تو متفرق جگہ مارے جائیں کہ عضو بے کار نہ ہو جائے۔^(۶) (درمختار)

مسئلہ ۷: تعزیر بالمال یعنی جرمانہ لینا جائز نہیں ہاں اگر دیکھے کہ بغیر لیے باز نہ آئیگا تو وصول کر لے پھر جب اوس کام سے توبہ کر لے واپس دیدے^(۷) (بحر وغیرہ) پنچایت^(۸) میں بھی بعض تو میں بعض جگہ جرمانہ لیتی ہیں اونھیں اس سے باز آنا چاہیے۔

مسئلہ ۸: جس مسلمان نے شراب پیٹی اوس کو سزا دی جائے۔ یوہیں گویا اور ناچنے والے اور منگھٹ اور نوحہ کرنے والی بھی مستحق تعزیر ہے۔ مقیم بلا عذر شرعی رمضان کا روزہ نہ رکھے تو مستحق تعزیر ہے اور اگر یہ اندیشہ ہو کہ اب بھی نہیں رکھے گا تو قید

①.....کان مروڈنا، تنبیہ کرنا۔

②.....سخت اور نفرت کے انداز سے۔

③.....”تبیین الحقائق“، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، ج ۳، ص ۶۳۳۔

④.....مارنا۔

⑤.....”ردالمحتار“، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج ۶، ص ۹۶۔

⑥.....”الدرالمختار“، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج ۶، ص ۹۷۔

⑦.....”البحر الرائق“، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، ج ۵، ص ۶۸، وغیرہ۔

⑧.....”بڑائی جھگڑوں کا فیصلہ کرنے والا عوامی جرگہ۔“

کیا جائے۔⁽¹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۹: کوئی شخص کسی کی عورت یا چھوٹی لڑکی کو بھگالے گیا اور اس کا کسی سے نکاح کر دیا تو اس پر تعزیر ہے۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ قید کیا جائے، یہاں تک کہ مرجائے یا اسے واپس کرے۔⁽²⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: ایک شخص نے کسی مرد کو اجنبی عورت کے ساتھ خلوت میں دیکھا اگرچہ فعل فبیح میں مبتلا نہ دیکھا تو چاہیے کہ شور کرے یا مار پیٹ کرنے سے بھاگ جائے تو یہی کرے اور اگر ان باتوں کا اس پر اثر نہ پڑے تو اگر قتل کر سکے تو قتل کر ڈالے اور عورت اس کے ساتھ راضی ہے تو عورت کو بھی مار ڈالے یعنی اس کے مار ڈالنے پر قصاص نہیں۔ یوہیں اگر عورت کو کسی نے زبردستی پکڑا اور کسی طرح اسے نہیں چھوڑتا اور آبرو جانے کا گمان ہے تو عورت سے اگر ہو سکے، اسے مار ڈالے۔⁽³⁾ (بحر، درمختار)

مسئلہ ۱۱: چور کو چوری کرنے دیکھا اور چلانے یا شور کرنے یا مار پیٹ کرنے پر بھی باز نہیں آتا تو قتل کرنے کا اختیار ہے یہی حکم ڈاکو اور عَشَّار⁽⁴⁾ اور ہر ظالم اور کبیرہ گناہ کرنے والے کا ہے۔ اور جس گھر میں ناچ رنگ شراب خواری کی مجلس ہو اس کا محاصرہ⁽⁵⁾ کر کے گھر میں گھس پڑیں اور خم⁽⁶⁾ توڑ ڈالیں اور انھیں نکال باہر کر دیں اور مکان ڈھادیں۔⁽⁷⁾ (درمختار، بحر)

مسئلہ ۱۲: یہ احکام جو بیان کیے گئے ان پر اس وقت عمل کر سکتا ہے جب ان گناہوں میں مبتلا دیکھے اور بعد گناہ کر لینے کے اب اسے سزا دینے کا اختیار نہیں بلکہ بادشاہ اسلام چاہے تو قتل کر سکتا ہے۔⁽⁸⁾ (درمختار)

قتل وغیرہ کے متعلق جو کچھ بیان ہوا یہ اسلامی احکام ہیں جو اسلامی حکومت میں ہو سکتے ہیں مگر اب کہ ہندوستان میں اسلامی سلطنت باقی نہیں اگر کسی کو قتل کرے تو خود قتل کیا جائے، لہذا حالت موجودہ میں ان پر کیسے عمل ہو سکے اس وقت جو کچھ ہم

①..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الحدود، الباب السابع فی حد القذف والتعزیر، فصل فی التعزیر، ج ۲، ص ۱۶۹.

②..... المرجع السابق، ص ۱۷۰.

③..... "البحر الرائق"، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، ج ۵، ص ۶۹.

و "الدر المختار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج ۶، ص ۹۹.

④..... زبردستی، ناجائز عشر (دسواں حصہ) ٹیکس وصول کرنے والا۔

⑤..... چاروں طرف سے گھیرا ڈال کر۔

⑥..... شراب کے مٹکے۔

⑦..... "الدر المختار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج ۶، ص ۱۰۲.

و "البحر الرائق"، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، ج ۵، ص ۷۰.

⑧..... "الدر المختار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج ۶، ص ۱۰۴.

کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں سے مقاطعہ⁽¹⁾ کیا جائے اور ان سے میل جول نشست و برخاست⁽²⁾ وغیرہ ترک کریں۔
مسئلہ ۱۳: اگر جرم ایسا ہے جس میں حد واجب ہوتی مگر کسی وجہ سے ساقط ہوگئی تو سخت درجہ کی تعزیر ہوگی، مثلاً دوسرے کی لوٹڈی کو زانیہ کہا تو یہ صورت حدِ قذف کی تھی مگر چونکہ محصنہ نہیں ہے لہذا سخت قسم کی تعزیر ہوگی اور اگر اس میں حد واجب نہیں مثلاً کسی کو خبیث کہا تو اس میں تعزیر کی مقدار رائے قاضی پر ہے۔⁽³⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: دو شخصوں نے باہم مار پیٹ کی تو دونوں مستحق تعزیر ہیں اور پہلے اسے سزا دیں گے جس نے ابتدا کی۔⁽⁴⁾ (درمختار)

مسئلہ ۱۵: چوپایہ کے ساتھ براکام کیا یا کسی مسلمان کو تھپڑ مارا یا بازار میں اس کے سر سے پگڑی اتار لی تو مستحق تعزیر ہے۔⁽⁵⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: تعزیر کے دڑے سختی سے مارے جائیں اور زنا کی حد میں اس سے نرم اور شراب کی حد میں اور نرم اور حدِ قذف میں سب سے نرم۔⁽⁶⁾ (درمختار)

مسئلہ ۱۷: جو شخص مسلمان کو کسی فعل یا قول سے ایذا پہنچائے اگرچہ آنکھ یا ہاتھ کے اشارے سے وہ مستحق تعزیر ہے۔⁽⁷⁾ (درمختار)

مسئلہ ۱۸: کسی مسلمان کو فاسق، فاجر، خبیث، لوطی⁽⁸⁾، سود خوار، شراب خوار، خائن⁽⁹⁾، دیوث، مخنث⁽¹⁰⁾، بھڑوا چور، حرام زادہ، ولد الحرام⁽¹¹⁾، پلید، سفلہ⁽¹²⁾، کمین⁽¹³⁾، جواری کہنے پر تعزیر کی جائے یعنی جبکہ وہ شخص ایسا نہ ہو جیسا اس نے

۱..... بایکٹ، قطع تعلق۔ ۲..... اٹھنا بیٹھنا۔

۳..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الحدود، الباب السابع فی حد القذف و التعزیر، فصل فی التعزیر، ج ۲، ص ۱۶۷۔

۴..... "الدر المختار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج ۶، ص ۱۰۵۔

۵..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الحدود، الباب السابع فی حد القذف و التعزیر، فصل فی التعزیر، ج ۲، ص ۱۶۹۔

۶..... "الدر المختار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج ۶، ص ۱۰۶۔

۷..... المرجع السابق۔

۸..... یعنی لواطت کرنے والا۔ ۹..... خیانت کرنے والا۔

۱۰..... بھڑوا۔ ۱۱..... وطی حرام سے پیدا ہونے والا بچہ۔

۱۲..... گھٹیا نالائق۔ ۱۳..... کمینہ۔

کہا اور اگر واقع میں یہ عیوب⁽¹⁾ اس میں پائے جاتے ہیں اور کسی نے کہا تو تعزیر نہیں کہ اس نے خود اپنے کو عیبی بنا رکھا ہے، اس کے کہنے سے اسے کیا عیب لگا۔⁽²⁾ (بجر وغیرہ)

مسئلہ ۱۹: کسی مسلمان کو فاسق کہا اور قاضی کے یہاں جب دعویٰ ہوا اس نے جواب دیا کہ میں نے اسے فاسق کہا ہے کیونکہ یہ فاسق ہے تو اس کا فاسق ہونا گواہوں سے ثابت کرنا ہوگا اور قاضی اس سے دریافت کرے کہ اس میں فسق کی کیا بات ہے اگر کسی خاص بات کا ثبوت دے اور گواہوں نے بھی گواہی میں اس خاص فسق کو بیان کیا تو تعزیر ہے اور اگر خاص فسق نہ بیان کریں صرف یہ کہیں کہ فاسق ہے تو قول معتبر نہیں۔ اور اگر گواہوں نے بیان کیا کہ یہ فرائض کو ترک کرتا ہے تو قاضی اس شخص سے فرائض اسلام دریافت کرے گا اگر نہ بتا سکا تو فاسق ہے یعنی وہ فرائض جن کا سیکھنا اس پر فرض تھا اور سیکھا نہیں تو فاسق ہونے کے لیے یہی بس ہے۔ اور اگر ایسے مسلمان کو فاسق کہا جو علانیہ فسق کرتا ہے مثلاً ناجائز نوکری کرتا ہے یا علانیہ سود لیتا ہے وغیرہ وغیرہ تو کہنے والے پر کچھ الزام نہیں۔⁽³⁾ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۰: کسی مسلمان کو کافر کہا تو تعزیر ہے رہا یہ کہ وہ قائل خود کافر ہوگا یا نہیں اس میں دو صورتیں ہیں اگر اسے مسلمان جانتا ہے تو کافر نہ ہوا۔ اور اگر اسے کافر اعتقاد کرتا ہے تو خود کافر ہے کہ مسلمان کو کافر جاننا دین اسلام کو کفر جاننا ہے اور دین اسلام کو کفر جاننا کفر ہے۔ ہاں اگر اس شخص میں کوئی ایسی بات پائی جاتی ہے جس کی بنا پر تکفیر ہو سکے اور اس نے اسے کافر کہا اور کافر جاننا تو کافر نہ ہوگا۔⁽⁴⁾ (درمختار، رد المحتار) یہ اس صورت میں ہے کہ وہ وجہ جس کی بنا پر اس نے کافر کہا ظنی ہو یعنی تاویل ہو سکے تو وہ مسلمان ہی کہا جائیگا مگر جس نے اسے کافر کہا وہ بھی کافر نہ ہوا۔ اور اگر اس میں قطعی کفر پایا جاتا ہے جو کسی طرح تاویل کی گنجائش نہیں رکھتا⁽⁵⁾ تو وہ مسلمان ہی نہیں اور بیشک وہ کافر ہے اور اس کو کافر کہنا مسلمان کو کافر کہنا نہیں بلکہ کافر کو کافر کہنا ہے بلکہ ایسے کو مسلمان جاننا یا اس کے کفر میں شک کرنا بھی کفر ہے۔

مسئلہ ۲۱: کسی شخص پر حاکم کے یہاں دعویٰ کیا کہ اس نے چوری کی یا اس نے کفر کیا اور ثبوت نہ دے سکا تو مستحق

①.....عیب کی جمع، بری صفات۔

②.....”البحر الرائق“، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، ج ۵، ص ۶۹، وغیرہ۔

③.....”الدر المختار“، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج ۶، ص ۱۰۸، وغیرہ۔

④.....”الدر المختار“ و ”رد المحتار“، کتاب الحدود، باب التعزیر، مطلب فی الجرح المجرد، ج ۶، ص ۱۱۱۔

⑤.....یعنی کسی بھی طرح کفر کے سوا اور بات مراد نہ لی جاسکتی ہو۔

تعزیر نہیں یعنی جبکہ اس کا مقصد گالی دینا یا توہین کرنا نہ ہو۔⁽¹⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲: رافضی، بد مذہب، منافق، زندیق⁽²⁾، یہودی، نصرانی، نصرانی بچہ، کافر بچہ کہنے پر بھی تعزیر ہے۔⁽³⁾ (درمختار، بحر) یعنی جبکہ سنی کو رافضی یا بد مذہب یا بدعتی کہا اور رافضی کو کہا تو کچھ نہیں کہ اس کو تو رافضی کہیں گے ہی۔ یوہیں سنی کو وہابی یا خارجی کہنا بھی موجب تعزیر ہے۔

مسئلہ ۲۳: حرامی کا لفظ بھی بہت سخت گالی ہے اور حرام زادہ کے معنی میں ہے اس کا بھی حکم تعزیر ہونا چاہیے، کسی کو بے ایمان کہا تو تعزیر ہوگی اگرچہ عرف عام⁽⁴⁾ میں یہ لفظ کافر کے معنی میں نہیں بلکہ خائن کے معنی میں ہے اور لفظ خائن میں تعزیر ہے۔

مسئلہ ۲۴: سور، کتا، گدھا، بکرا، بیل، بندر، اٹو کہنے پر بھی تعزیر ہے جبکہ ایسے الفاظ علماء و سادات یا اچھے لوگوں کی شان میں استعمال کیے۔⁽⁵⁾ (ہدایہ وغیرہ) یہ چند الفاظ جن کے کہنے پر تعزیر ہوتی ہے بیان کر دیے باقی ہندوستان میں خصوصاً عوام میں آج کل بکثرت نہایت کر یہ و فحش⁽⁶⁾ الفاظ گالی میں بولے جاتے یا بعض بیباک⁽⁷⁾ مذاق اور دل لگی میں کہا کرتے ہیں ایسے الفاظ بالقصد⁽⁸⁾ نہیں لکھے اور اون کا حکم ظاہر ہے کہ عزت دار کو کہے جس کی اون الفاظ سے ہتک حرمت⁽⁹⁾ ہوتی ہے تو تعزیر ہے یا اون الفاظ سے ہر شخص کی بے آبروئی⁽¹⁰⁾ ہے جب بھی تعزیر ہے۔

مسئلہ ۲۵: جس کو گالی دی یا اور کوئی ایسا لفظ کہا جس میں تعزیر ہے اور اس نے معاف کر دیا تو تعزیر ساقط ہو جائے گی۔ اور اس کی شان میں چند الفاظ کہے تو ہر ایک پر تعزیر ہے یہ نہ ہوگا کہ ایک کی تعزیر سب کے قائم مقام ہو۔ یوہیں اگر چند شخصوں کی نسبت کہا مثلاً تم سب فاسق ہو تو ہر ایک شخص کی طرف سے الگ الگ تعزیر ہوگی۔⁽¹¹⁾ (ردالمحتار)

①..... ”ردالمحتار“، کتاب الحدود، باب التعزیر، مطلب: فی الجرح المجرد، ج ۶، ص ۱۱۳۔

②..... وہ شخص جو اللہ کی واحدانیت کا قائل نہ ہو۔

③..... ”الدر المختار“، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج ۶، ص ۱۱۲۔

و ”البحر الرائق“، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، ج ۵، ص ۶۹۔

④..... عام بول چال۔

⑤..... ”الهدایہ“، کتاب الحدود، باب حد القذف، فصل فی التعزیر، ج ۱، ص ۳۶۰، وغیرہ۔

⑥..... بہت برے اور بے ہودہ۔

⑦..... بے خوف، بے ادب۔

⑧..... ارادۃ۔

⑨..... ذلت و رسوائی۔

⑩..... بے عزتی، توہین۔

⑪..... ”ردالمحتار“، کتاب الحدود، باب التعزیر، مطلب: فی مالو شتم... الخ، ج ۶، ص ۱۱۸۔

مسئلہ ۲۶: جس کو گالی دی اگر وہ ثبوت نہ پیش کر سکا تو گالی دینے والے سے حلف لیں گے اگر قسم کھانے سے انکار کرے تو تعزیر ہوگی۔^(۱) (درمختار)

مسئلہ ۲۷: جہاں تعزیر میں کسی بندہ کا حق متعلق نہ ہو مثلاً ایک شخص فاسقوں کے مجمع میں بیٹھتا ہے یا اوس نے کسی عورت کا بوسہ لیا اور کسی دیکھنے والے نے قاضی کے پاس اس کی اطلاع کی تو یہ شخص اگرچہ بظاہر مدعی کی صورت میں ہے مگر گواہ بن سکتا ہے لہذا اگر اس کے ساتھ ایک اور شخص شہادت دے تو تعزیر کا حکم ہوگا۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۲۸: شوہر اپنی عورت کو ان امور پر مار سکتا ہے۔ ① عورت اگر باوجود قدرت بناؤ سنگار نہ کرے یعنی جو زینت شرعاً جائز ہے اوس کے نہ کرنے پر مار سکتا ہے اور اگر شوہر مردانہ لباس پہننے کو یا گودنا گودانے^(۳) کو کہتا ہے اور نہیں کرتی تو مارنے کا حق نہیں۔ یوہیں اگر عورت بیمار ہے یا احرام باندھے ہوئے ہے یا جس قسم کی زینت کو کہتا ہے وہ اوس کے پاس نہیں ہے تو نہیں مار سکتا۔ ② غسل جنابت نہیں کرتی۔ ③ بغیر اجازت گھر سے چلی گئی جس موقع پر اوسے اجازت لینے کی ضرورت تھی۔ ④ اپنے پاس بلایا اور نہیں آئی جبکہ حیض و نفاس سے پاک تھی اور فرض روزہ بھی رکھے ہوئے نہ تھی۔ ⑤ چھوٹے نا سمجھ بچہ کے مارنے پر۔ ⑥ شوہر کو گالی دی، گدھا وغیرہ کہا۔ ⑦ یا اوس کے کپڑے پھاڑ دیے۔ ⑧ غیر محرم کے سامنے چہرہ کھول دیا۔ ⑨ اجنبی مرد سے کلام کیا۔ ⑩ شوہر سے بات کی یا جھگڑا کیا اس غرض سے کہ اجنبی شخص اس کی آواز سنے یا شوہر کی کوئی چیز بغیر اجازت کسی کو دے دی اور وہ ایسی چیز ہو کہ عادتاً بغیر اجازت عورتیں ایسی چیز نہ دیا کرتی ہوں اور اگر ایسی چیز دی جس کے دینے پر عادت جاری ہے تو نہیں مار سکتا۔^(۴) (بحر)

مسئلہ ۲۹: عورت اگر نماز نہیں پڑھتی ہے تو اکثر فقہاء کے نزدیک شوہر کو مارنے کا اختیار ہے اور ماں باپ اگر نماز نہ پڑھیں یا اور کوئی معصیت^(۵) کریں تو اولاد کو چاہیے کہ انہیں سمجھائے اگر مان لیں فہماور نہ سکوت کرے^(۶) اور اون کے لیے دعا واستغفار کرے اور کسی کی ماں اگر کہیں شادی وغیرہ میں جانا چاہتی ہے تو اولاد کو منع کرنے کا حق نہیں۔^(۷) (درمختار، ردالمحتار)

①....."الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج ۶، ص ۱۱۹.

②.....المرجع السابق، ص ۱۲۰.

③.....بدن کے کسی حصہ پر سوئی سے سرمہ یا نیل بھر کر نقش وغیرہ بنانا.

④....."البحر الرائق"، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، ج ۵، ص ۸۲.

⑤.....گناہ۔ ⑥.....خاموش رہے۔

⑦....."الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، مطلب: فی تعزیر المتہم، ج ۶، ص ۱۲۵.

- مسئلہ ۳۰:** چھوٹے بچہ کو بھی تعزیر کر سکتے ہیں اور اس کو سزا اس کا باپ یا دادا یا ان کا وصی^(۱) یا معلم دے گا اور ماں کو بھی سزا دینے کا اختیار ہے۔ قرآن پڑھنے اور ادب حاصل کرنے اور علم سیکھنے کے لیے بچہ کو اس کے باپ، ماں مجبور کر سکتے ہیں۔ یتیم بچے جو اس کی پرورش میں ہے اسے بھی اون باتوں پر مار سکتا ہے جن پر اپنے لڑکے کو مارتا۔^(۲) (درمختار، ردالمحتار)
- مسئلہ ۳۱:** عورت کو اتنا نہیں مار سکتا کہ ہڈی ٹوٹ جائے یا کھال پھٹ جائے یا نیلا داغ پڑ جائے اور اگر اتنا مارا اور عورت نے دعویٰ کر دیا اور گواہوں سے ثابت کر دیا تو شوہر پر اس مارنے کی تعزیر ہے۔^(۳) (درمختار)
- مسئلہ ۳۲:** عورت نے اس غرض سے کفر کیا کہ شوہر سے جدائی ہو جائے تو اس سے سزا دی جائے اور اسلام لانے اور اسی شوہر سے نکاح کرنے پر مجبور کی جائے دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی۔^(۴) (درمختار)

چوری کی حد کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جِزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿۳۸﴾ فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۳۹﴾﴾^(۵)

چورانے والا مرد اور چورانے والی عورت ان دونوں کے ہاتھ کاٹ دو یہ سزا ہے اون کے فعل کی اللہ (عزوجل) کی طرف سے سزائش ہے اور اللہ (عزوجل) غالب حکمت والا ہے اور اگر ظلم کے بعد توبہ کرے اور اپنی حالت درست کر لے تو بیشک اللہ (عزوجل) اس کی توبہ قبول کرے گا، بیشک اللہ (عزوجل) بخشنے والا مہربان ہے۔

حدیث ۱: امام بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”چور پر اللہ (عزوجل) کی لعنت کہ بیضہ (خود)^(۶) چوراتا ہے، جس پر اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور رسی چوراتا ہے، اس پر ہاتھ

①..... وصی وہ ہے جس کو وصیت کی جائے کہ تم ایسا کرنا۔

②..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمختار“، کتاب الحدود، باب التعزیر، مطلب: فی تعزیر المتہم، ج ۶، ص ۱۲۵۔

③..... ”الدرالمختار“، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج ۶، ص ۱۲۶۔

④..... المرجع السابق، ص ۱۲۸۔

⑤..... پ ۶، المائدہ: ۳۸۔

⑥..... لو ہے کی بنی ایک خاص ٹوپی جو جنگ کے دوران پہنتے ہیں۔

کاٹا جاتا ہے۔“ (1)

حدیث ۲: ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا اوس کا ہاتھ کاٹا گیا پھر حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے حکم فرمایا: ”وہ کٹا ہوا ہاتھ اوس کی گردن میں لٹکا دیا جائے۔“ (2)

حدیث ۳: ابن ماجہ صفوان بن امیہ سے اور دارمی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، کہ صفوان بن امیہ مدینہ میں آئے اور اپنی چادر کا تکیہ لگا کر مسجد میں سو گئے چور آیا اور اون کی چادر لے بھاگا، اونھوں نے اوس سے پکڑا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر لائے، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ صفوان نے عرض کی، میرا یہ مطلب نہ تھا، یہ چادر اوس پر صدقہ ہے۔ ارشاد فرمایا: ”میرے پاس حاضر کرنے سے پہلے تم نے ایسا کیوں نہ کیا۔“ (3)

حدیث ۴: امام مالک نے عبد اللہ بن عمرو (4) رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ ایک شخص اپنے غلام کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر لایا اور کہا اس کا ہاتھ کاٹے کہ اس نے میری بی بی کا آئینہ چورایا ہے۔ امیر المؤمنین نے فرمایا: اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا کہ یہ تمہارا خادم ہے، جس نے تمہارا مال لیا ہے۔ (5)

حدیث ۵: ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”خائن اور لوٹنے والے اور اچک لے (6) جانے والے کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔“ (7)

حدیث ۶: امام مالک و ترمذی و ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ و دارمی رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پھل اور گائے بھے (8) کے چورانے میں ہاتھ کاٹنا نہیں۔“ یعنی جبکہ پیڑ (9) میں لگے ہوں

①..... ”صحیح البخاری“، کتاب الحدود، باب لعن السارق... إلخ، الحدیث: ۶۷۸۳، ج ۴، ص ۳۳۰.

②..... ”جامع الترمذی“، کتاب الحدود باب ماجاء فی تعلیق ید السارق، الحدیث: ۱۴۵۲، ج ۳، ص ۱۳۱.

③..... ”سنن الدارمی“، کتاب الحدود، باب السارق یوہب... إلخ، الحدیث: ۲۲۹۹، ج ۲، ص ۲۲۶.

و ”سنن ابن ماجہ“، کتاب الحدود، من سرق من الحرز، الحدیث: ۲۵۹۵، ج ۳، ص ۲۴۶.

④..... بہار شریعت کے نسخوں میں اس مقام پر ”عبد اللہ بن عمر“ رضی اللہ تعالیٰ عنہما لکھا ہے، جو کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے کیونکہ یہ حدیث پاک ”موطأ امام مالک“ میں حضرت سیدنا ”عبد اللہ بن عمرو“ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، لہذا اسی وجہ سے ہم نے درست کر دیا ہے... علیہ

⑤..... ”الموطأ“، لإمام مالک، کتاب الحدود، باب مالا قطع فیہ، الحدیث: ۱۶۱۱، ج ۲، ص ۳۴۹.

⑥..... چھین کر، چھپٹ کر۔

⑦..... ”جامع الترمذی“، کتاب الحدود، باب ماجاء فی الخائن... إلخ، الحدیث: ۱۴۵۳، ج ۳، ص ۱۳۲.

⑧..... کھجور کا خوشہ جو پہلے پہل نکلتا ہے، نیز کھجور کے درخت سے نکلنے والا سفید گوند جو چربی کی طرح کا ہوتا ہے۔ ⑨..... درخت۔

اور کوئی چورائے۔⁽¹⁾

حدیث ۷: امام مالک نے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”درختوں پر جو پھل لگے ہوں، اون میں قطع نہیں اور نہ اون بکریوں کے چورانے میں جو پہاڑ پر ہوں، ہاں جب مکان میں آجائیں اور پھل خرمن⁽²⁾ میں جمع کر لیے جائیں اور سپر⁽³⁾ کی قیمت کو پہنچیں تو قطع ہے۔“⁽⁴⁾

حدیث ۸: عبداللہ بن عمر، و دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سپر کی قیمت میں ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا ہے۔ سپر کی قیمت میں روایات بہت مختلف ہیں، بعض میں تین درہم، بعض میں ربع دینار، بعض میں دس درہم۔ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے احتیاطاً دس درہم والی روایت پر عمل فرمایا۔⁽⁵⁾

احکام فقہیہ

چوری یہ ہے کہ دوسرے کا مال چھپا کر ناحق لے لیا جائے اور اس کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے مگر ہاتھ کاٹنے کے لیے چند شرطیں ہیں۔

① چورانے والا مکلف ہو یعنی بچہ یا مجنون نہ ہو اب خواہ وہ مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام مسلمان ہو یا کافر اور اگر چوری کرتے وقت مجنون نہ تھا پھر مجنون ہو گیا تو ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

② گونگانہ ہو،^(۳) انکھارا⁽⁶⁾ ہو اور اگر گونگانے ہو تو ہاتھ کاٹنا نہیں کہہ سکتا ہے اپنا مال سمجھ کر لیا ہو۔ یوہیں اندھے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے کہ شاید اس نے اپنا مال جان کر لیا۔

④ دس درم چورائے یا اس قیمت کا سونا یا اور کوئی چیز چورائے اس سے کم میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ اور

⑤ دس درم کی قیمت چورانے کے وقت بھی ہو اور ہاتھ کاٹنے کے وقت بھی۔

①..... ”جامع الترمذی“، کتاب الحدود، باب ما جاء لاقطع فی ثمر ولا کثر، الحدیث: ۱۴۵۴، ج ۳، ص ۱۳۲۔

②..... وہ جگہ جہاں پھل اور غلہ جمع کیئے جاتے ہیں نیز وہ جگہ جہاں صاف کیئے جاتے ہیں۔

③..... ڈھال۔

④..... ”الموطأ“، لإمام مالک، کتاب الحدود، باب ما یجب فیہ القطع، الحدیث: ۱۵۹۹، ج ۲، ص ۳۴۱۔

⑤..... ”فتح القدیر“، کتاب السرقة، ج ۵، ص ۱۲۲-۱۲۴۔

⑥..... آنکھوں والا جو اندھانہ ہو۔

⑥ اور اتنی قیمت اوس جگہ ہو جہاں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ لہذا اگر چور انے کے وقت وہ چیز دس درم قیمت کی تھی مگر ہاتھ کاٹنے کے وقت اس سے کم کی ہوگئی یا جہاں چور آیا ہے وہاں تو اب بھی دس درم قیمت کی ہے مگر جہاں ہاتھ کاٹا جائے گا وہاں کم کی ہے تو ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ ہاں اگر کسی عیب کی وجہ سے قیمت کم ہوگئی یا اوس میں سے کچھ ضائع ہوگئی کہ دس درم کی نہ رہی تو دونوں صورتوں میں ہاتھ کاٹے جائیں گے۔

⑦ اور چورانے میں خود اس شے کا چورانا مقصود ہو لہذا اگر اچکن⁽¹⁾ وغیرہ کوئی کپڑا چورایا اور کپڑے کی قیمت دس درم سے کم ہے مگر اوس میں دینار نکلا تو جس کو بالقصد چورایا وہ دس درم کا نہیں لہذا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ ہاں اگر وہ کپڑا ان درموں کے لیے ظرف ہو تو قطع ہے کہ مقصود کپڑا چورانا نہیں بلکہ اوس شے کا چورانا ہے یا کپڑا چورایا اور جانتا تھا کہ اس میں روپے بھی ہیں تو دونوں کو قصداً چورانا قرار دیا جائیگا اگرچہ کہتا ہو کہ میرا مقصود صرف کپڑا چورانا تھا۔ یوہیں اگر روپے کی تھیلی چورائی تو اگرچہ کہے مجھے معلوم نہ تھا کہ اس میں روپے ہیں اور نہ میں نے روپے کے قصد سے چورائی بلکہ میرا مقصود صرف تھیلی کا چورانا تھا تو ہاتھ کاٹا جائیگا اور اوس کے قول کا اعتبار نہ کیا جائیگا۔

⑧ اوس مال کو اس طرح لے گیا ہو کہ اُس کا نکالنا ظاہر ہو لہذا اگر مکان کے اندر جہاں سے لیا وہاں اشرفی نکل لی تو قطع نہیں بلکہ تاوان لازم ہے۔

⑨ خفیۃً⁽²⁾ لیا ہو یعنی اگر دن میں چوری کی تو مکان میں جانا اور وہاں سے مال لینا دونوں چھپ کر ہوں اور اگر گیا چھپ کر مگر مال کا لینا علانیہ⁽³⁾ ہو جیسا ڈاکو کرتے ہیں تو اس میں ہاتھ کاٹنا نہیں۔ مغرب و عشا کے درمیان کا وقت دن کے حکم میں ہے۔ اور اگر رات میں چوری کی اور جانا خفیۃً ہو اگرچہ مال لینا علانیۃً یا لٹ جھگڑ کر ہو ہاتھ کاٹا جائے۔

⑩ جس کے یہاں سے چوری کی اوس کا قبضہ صحیح ہو خواہ وہ مال کا مالک ہو یا امین⁽⁴⁾ اور اگر چور کے یہاں سے چور لیا⁽⁵⁾ تو قطع نہیں یعنی جبکہ پہلے چور کا ہاتھ کاٹا جا چکا ہو، ورنہ اس کا کاٹا جائے۔

⑪ ایسی چیز نہ چورائی ہو جو جلد خراب ہو جاتی ہے جیسے گوشت اور ترکاریاں۔

⑫ وہ چوری دار الحرب میں نہ ہو۔

⑬ مال محفوظ ہو اور حفاظت کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ وہ مال ایسی جگہ ہو جو حفاظت کے لیے بنائی گئی ہو جیسے مکان، دوکان، خیمہ، خزانہ، صندوق۔ دوسری یہ کہ وہ جگہ ایسی نہیں مگر وہاں کوئی نگہبان مقرر ہو جیسے مسجد، راستہ، میدان،

①..... کوٹ کی طرح کامردانہ لباس، شیروانی۔ ②..... چھپا کر۔ ③..... ظاہراً، سب کے سامنے۔

④..... یعنی جس کے پاس مال امانت رکھا جاتا ہے۔ ⑤..... یعنی چور جو مال چوری کر کے لایا تھا اسے چرایا۔

۱۴) بقدر دس درم کے ایک بار مکان سے باہر لے گیا ہو اور اگر چند بار لے گیا کہ سب کا مجموعہ دس درم یا زیادہ ہے، مگر ہر بار دس سے کم لے گیا تو قطع نہیں کہ یہ ایک سرقہ (۱) نہیں بلکہ متعدد (۲) ہیں، اب اگر دس درم ایک بار لے گیا اور وہ سب ایک ہی شخص کے ہوں یا کئی شخصوں کے مثلاً ایک مکان میں چند شخص رہتے ہیں اور کچھ کچھ ہر ایک کا چور یا جمن کا مجموعہ دس درم یا زیادہ ہے اگرچہ ہر ایک کا اس سے کم ہے دونوں صورتوں میں قطع ہے (۳)۔

۱۵) شبہ یا تاویل کی گنجائش نہ ہو، لہذا اگر باپ کا مال چور یا یا قرآن مجید کی چوری کی توقع نہیں کہ پہلے میں شبہ ہے اور دوسرے میں یہ تاویل ہے کہ پڑھنے کے لیے لیا ہے۔ (۴) (در مختار، بحر، عالمگیری وغیرہا)

مسئلہ ۱: چند شخصوں نے ملکر چوری کی اگر ہر ایک کو بقدر دس درم کے حصہ ملا تو سب کے ہاتھ کاٹے جائیں خواہ سب نے مال لیا ہو یا بعضوں نے لیا اور بعض نگہبانی کرتے رہے۔ (۵) (عالمگیری، بحر)

مسئلہ ۲: چوری کے ثبوت کے دو طریقے ہیں ایک یہ کہ چور خود اقرار کرے اور اس میں چند بار کی حاجت نہیں صرف ایک بار کافی ہے دوسرا یہ کہ دو مرد گواہی دیں اور اگر ایک مرد اور دو عورتوں نے گواہی دی تو قطع نہیں مگر مال کا تاوان دلایا جائے اور گواہوں نے یہ گواہی دی کہ ہمارے سامنے اقرار کیا ہے تو یہ گواہی قابل اعتبار نہیں گواہ کا آزاد ہونا شرط نہیں۔ (۶) (در مختار)

مسئلہ ۳: قاضی گواہوں سے چند باتوں کا سوال کرے کس طرح چوری کی، اور کہاں کی، اور کتنے کی کی، اور کس کی چیز چورائی، جب گواہ ان امور کا جواب دیں اور ہاتھ کاٹنے کے تمام شرائط پائے جائیں تو قطع کا حکم ہے۔ (۷) (در مختار)

مسئلہ ۴: پہلے اقرار کیا پھر اقرار سے پھر گیا یا چند شخصوں نے چوری کا اقرار کیا تھا ان میں سے ایک اپنے اقرار سے پھر گیا یا گواہوں نے اسکی شہادت دی کہ ہمارے سامنے اقرار کیا ہے اور چور انکار کرتا ہے کہتا ہے میں نے اقرار نہیں کیا ہے یا کچھ

①..... ایک بار چوری کرنا۔

②..... زیادہ۔

③..... یعنی ہاتھ کاٹا جائے گا۔

④..... ”الدر المختار“، کتاب السرقة، ج ۶، ص ۱۳۲-۱۳۸۔

و ”البحر الرائق“، کتاب السرقة، ج ۶، ص ۸۴-۸۶۔

و ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب السرقة، الباب الأول فی بیان السرقة... إلخ، ج ۲، ص ۱۷۰، وغیرہا۔

⑤..... ”البحر الرائق“، کتاب السرقة، ج ۵، ص ۸۹۔

و ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب السرقة، الباب الأول فی بیان السرقة... إلخ، ج ۲، ص ۱۷۰۔

⑥..... ”الدر المختار“، کتاب السرقة، ج ۶، ص ۱۳۸۔

⑦..... المرجع السابق، ص ۱۳۸۔

جواب نہیں دیتا تو ان سب صورتوں میں قطع نہیں مگر اقرار سے رجوع کی تو تاوان لازم ہے۔⁽¹⁾ (درمختار)

مسئلہ ۵: اقرار کر کے بھاگ گیا تو قطع نہیں کہ بھاگنا بمنزلہ رجوع کے ہے ہاں تاوان لازم ہے۔ اور گواہوں سے ثابت ہو تو قطع ہے اگرچہ بھاگ جائے اگرچہ حکم سنانے سے پہلے بھاگا ہو البتہ اگر بہت دنوں میں گرفتار ہوا تو تمادی⁽²⁾ عارض ہوگئی مگر تاوان لازم ہے۔⁽³⁾ (درمختار)

مسئلہ ۶: مدعی گواہ نہ پیش کر سکا چور پر حلف رکھا اوس نے حلف لینے سے انکار کیا تو تاوان دلایا جائے مگر قطع نہیں۔⁽⁴⁾ (درمختار)

مسئلہ ۷: چور کو مار پیٹ کر اقرار کرانا جائز ہے کہ یہ صورت نہ ہو تو گواہوں سے چوری کا ثبوت بہت مشکل ہے۔⁽⁵⁾ (درمختار)

مسئلہ ۸: ہاتھ کاٹنے کا قاضی نے حکم دیدیا اب وہ مدعی کہتا ہے کہ یہ مال اوس کا ہے یا میں نے اوس کے پاس امانت رکھا تھا یا کہتا ہے کہ گواہوں نے جھوٹی گواہی دی یا اوس نے غلط اقرار کیا تو اب ہاتھ نہیں کاٹا جاسکتا۔⁽⁶⁾ (درمختار)

مسئلہ ۹: گواہوں کے بیان میں اختلاف ہوا ایک کہتا ہے کہ فلاں قسم کا کپڑا تھا دوسرا کہتا ہے فلاں قسم کا تھا تو قطع نہیں۔⁽⁷⁾ (بحر) اقرار و شہادت کے جزئیات کثیر ہیں چونکہ یہاں حدود جاری نہیں ہیں لہذا بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ ۱۰: ہاتھ کاٹنے کے وقت مدعی اور گواہوں کا حاضر ہونا ضرور نہیں⁽⁸⁾ بلکہ اگر غائب ہوں یا مر گئے ہوں جب بھی ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔⁽⁹⁾ (درمختار)

①..... "الدرالمختار"، کتاب السرقة، ج ۶، ص ۱۳۹.

②..... عرصہ دراز، وہ میعاد جس کے گزرنے کے بعد حد وغیرہ نافذ نہیں ہوتی۔

③..... "الدرالمختار"، کتاب السرقة، ج ۶، ص ۱۴۰.

④..... المرجع السابق، ص ۱۴۰.

⑤..... المرجع السابق، ص ۱۴۱.

⑥..... المرجع السابق، ص ۱۴۳.

⑦..... "البحر الرائق"، کتاب السرقة، ج ۵، ص ۸۸.

⑧..... بہار شریعت کے تمام نسخوں میں یہاں عبارت ایسے ہی مذکور ہے، غالباً یہاں کتابت کی غلطی ہے کیونکہ "درمختار میں ہے کہ ہاتھ کاٹنے کے وقت مدعی کا حاضر ہونا شرط ہے گواہوں کا حاضر ہونا شرط نہیں۔... علمیہ

⑨..... "الدرالمختار"، کتاب السرقة، باب کیفیة القطع وإثباتہ، ج ۶، ص ۱۶۹.

کن چیزوں میں ہاتھ کاٹا جائے گا اور کس میں نہیں

مسئلہ ۱: ساکھو^(۱)، آبنوس^(۲)، اگر کی لکڑی^(۳)، ہندل، نیزہ، مشک، زعفران، عنبر اور ہر قسم کے تیل، زمرد، یاقوت، زبرجد، فیروزہ، موتی اور ہر قسم کے جواہر۔ لکڑی کی ہر قسم کی قیمتی چیزیں جیسے کرسی، میز، تخت، دروازہ جو ابھی نصب نہ کیا گیا ہو^(۴)، لکڑی کے برتن۔ یوہیں تانبے، پیتل، لوہے، چمڑے وغیرہ کے برتن، چھری، چاقو، قینچی اور ہر قسم کے غلے گیہوں، جو، چاول اور ستو، آٹا، شکر، گھی، سرکہ، شہد، کھجور، چھوہارے، مٹھے، روئی، اُون، کتان^(۵)، پھننے کے کپڑے، بچھونا اور ہر قسم کے عمدہ اور نفیس مال میں ہاتھ کاٹا جائیگا۔

مسئلہ ۲: حقیر چیزیں جو عادتاً محفوظ نہ رکھی جاتی ہوں اور باعتبار اصل کے مباح ہوں اور ہنوز^(۶) ان میں کوئی ایسی صنعت^(۷) بھی نہ ہوئی ہو جس کی وجہ سے قیمتی ہو جائیں ان میں ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا جیسے معمولی لکڑی، گھاس، نرکل^(۸)، مچھلی، پرند، گیرو^(۹)، چونا، کونکے، نمک، مٹی کے برتن، پکی اینٹیں۔ یوہیں شیشہ اگرچہ قیمتی ہو کہ جلد ٹوٹ جاتا ہے اور ٹوٹنے پر قیمتی نہیں رہتا۔ یوہیں وہ چیزیں جو جلد خراب ہو جاتی ہیں جیسے دودھ، گوشت، تر بوز، خر بزه، لکڑی، کھیرا، ساگ، ترکاریاں اور تیار کھانے جیسے روٹی بلکہ قحط کے زمانہ میں غلے گیہوں، چاول، جو وغیرہ بھی اور ترمیوے جیسے انگور، سیب، ناشپاتی، بہی^(۱۰)، انار اور خشک میوے میں ہاتھ کاٹا جائیگا جیسے اخروٹ، بادام وغیرہ جبکہ محفوظ ہوں۔ اگر درخت پر سے پھل توڑے یا کھیت کاٹ لے گیا تو قطع نہیں، اگرچہ درخت مکان کے اندر ہو یا کھیت کی حفاظت ہوتی ہو اور پھل توڑ کر یا کھیت کاٹ کر حفاظت میں رکھا اب چورائے گا تو قطع ہے۔

مسئلہ ۳: شراب چورائی تو قطع نہیں ہاں اگر شراب قیمتی برتن میں تھی کہ اوس برتن کی قیمت دس (۱۰) درم ہے اور صرف شراب نہیں بلکہ برتن چورانا بھی مقصود تھا، مثلاً بظاہر دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ برتن بیش قیمت^(۱۱) ہے

①..... ایک درخت کا نام جس کی لکڑی مضبوط اور پائیدار ہوتی ہے۔

②..... جنوب مشرقی ایشیا کے ایک درخت کا نام جس کی لکڑی سخت، وزنی اور سیاہ ہوتی ہے۔

③..... ایک قسم کی لکڑی جو جلانے سے خوشبودی ہے۔

④..... لگایا نہ گیا ہو۔ ⑤..... ایک قسم کا باریک کپڑا جس کی نسبت مشہور ہے کہ چاندنی رات میں نکلنے نکلنے ہو جاتا ہے۔

⑥..... ابھی تک۔ ⑦..... دستکاری۔ ⑧..... سرکنڈا۔

⑨..... ایک قسم کی لال مٹی۔ ⑩..... ایک پھل کا نام جو ناشپاتی کے مشابہ ہوتا ہے۔ ⑪..... زیادہ قیمت والا۔

تو قطع ہے۔⁽¹⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: لہو و لعب کی چیزیں جیسے ڈھول طبلہ سارنگی⁽²⁾ وغیرہ ہر قسم کے باجے اگر چہ طبل جنگ⁽³⁾ چورایا ہا تھ نہیں کاٹا جائیگا۔ یوہیں سونے چاندی کی صلیب⁽⁴⁾ یا بت اور شطرنج نرد⁽⁵⁾ چورانے میں قطع نہیں اور روپے اشرفی پر تصویر ہو جیسے آج کل ہندوستان کے روپے اشرفیاں تو قطع ہے۔⁽⁶⁾ (ردالمحتار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: گھاس اور زکل کی بیش قیمت چٹائیاں کہ صنعت کی وجہ سے بیش قیمت ہو گئیں۔ جیسے آج کل بمبئی کلکتہ سے آیا کرتی ہیں ان میں قطع⁽⁷⁾ ہے۔⁽⁸⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۶: مکان کا بیرونی دروازہ اور مسجد کا دروازہ بلکہ مسجد کے دیگر اسباب جھاڑ فانوس⁽⁹⁾۔ ہانڈیاں۔ قمقمے۔ گھڑی، جانماز وغیرہ اور نمازیوں کے جوتے چورانے میں قطع نہیں مگر جو اس قسم کی چوری کرتا ہو اسے پوری سزا دی جائے اور قید کریں یہاں تک کہ سچی توبہ کر لے بلکہ ہر ایسے چور کو جس میں کسی شبہہ کی بنا پر قطع نہ ہو تعزیری کی جائے۔⁽¹⁰⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: ہاتھی دانت یا اس کی بنی ہوئی چیز چورانے میں قطع نہیں اگرچہ صنعت کی وجہ سے بیش قیمت قرار پاتی ہو اور اونٹ کی ہڈی کی بیش قیمت چیز بنی ہو تو قطع ہے۔⁽¹¹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۸: شیر، چیتا وغیرہ درندہ کو ذبح کر کے ان کی کھال کو چھونایا جانماز بنا لیا ہے تو قطع ہے ورنہ نہیں اور باز، شکر، کتا، چیتا وغیرہ جانوروں کو چورایا تو قطع نہیں۔⁽¹²⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۹: مصحف شریف چورایا تو قطع نہیں اگرچہ سونے چاندی کا اس پر کام ہو۔ یوہیں کتب تفسیر و حدیث و فقہ و نحو

①..... ”ردالمحتار“، کتاب السرقة، مطلب: فی ضمان الساعی، ج ۶، ص ۱۴۷، ۱۴۸.

②..... ایک ساز جس میں تار لگے ہوتے ہیں اور اسے گز (چھوٹی کمان) سے بجایا جاتا ہے۔

③..... اعلان جنگ کے لیے بجائے جانے والا نقارہ، بڑا ڈھول۔

④..... عیسائیوں کا ایک مقدس نشان۔ ⑤..... شطرنج کی گوٹ یا مہرہ۔

⑥..... ”الدرالمختار و ردالمحتار“، کتاب السرقة، مطلب: فی ضمان الساعی، ج ۶، ص ۱۴۸.

⑦..... یعنی ہاتھ کاٹا جائے گا۔

⑧..... ”ردالمحتار“، کتاب السرقة، مطلب: فی ضمان الساعی، ج ۶، ص ۱۴۶.

⑨..... ایک قسم کا فانوس جو گھروں میں روشنی اور خوبصورتی (Decoration) کیلئے لگاتے ہیں۔

⑩..... ”ردالمحتار“، کتاب السرقة، مطلب: فی ضمان الساعی، ج ۶، ص ۱۴۸.

⑪..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب السرقة، الباب الثانی فی ما یقطع فیہ وما لا... إلخ، الفصل الأول، ج ۲، ص ۱۷۶.

⑫..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب السرقة، الباب الثانی فی ما یقطع فیہ وما لا... إلخ، الفصل الأول، ج ۲، ص ۱۷۶.

ولغت و اشعار میں بھی قطع نہیں۔⁽¹⁾ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: حساب کی بہیاں⁽²⁾ اگر بیکار ہو چکی ہیں اور وہ کاغذات دس درم کی قیمت کے ہیں تو قطع ہے، ورنہ نہیں۔
(3) (ردمختار)

مسئلہ ۱۱: آزاد بچہ کو چورایا اگر چہ زیور پہنے ہوئے ہے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ یوہیں اگر بڑے غلام کو جو اپنے کو بتا سکتا ہے چورایا تو قطع نہیں، اگر چہ سونے یا بیہوشی یا جنون کی حالت میں اسے چورایا ہو اور اگر نا سمجھ غلام کو چرایا تو قطع ہے۔
(4) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۲: ایک شخص کے دوسرے پردس درم آتے تھے قرض خواہ نے قرضدار کے یہاں سے روپے یا اشرفیاں چورا لیں تو قطع نہیں اور اگر اسباب⁽⁵⁾ چورایا اور کہتا ہے کہ میں نے اپنے روپے کے معاوضہ میں لیا یا بطور رہن اپنے پاس رکھنے کے لیے لایا تو قطع نہیں۔⁽⁶⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: امانت میں خیانت کی یا مال لوٹ لیا یا اُچک لیا⁽⁷⁾ تو قطع نہیں۔ یوہیں قبر سے کفن چورانے میں قطع نہیں اگر چہ قبر مقفل مکان⁽⁸⁾ میں ہو بلکہ جس مکان میں قبر ہے اُس میں سے اگر علاوہ کفن کے کوئی اور کپڑا وغیرہ چورایا جب بھی قطع نہیں بلکہ جس گھر میں میت ہو وہاں سے کوئی چیز چورائی تو قطع نہیں، ہاں اگر اس فعل کا عادی ہو تو بطور سیاست⁽⁹⁾ ہاتھ کاٹ دیں گے۔⁽¹⁰⁾ (ردمختار)

مسئلہ ۱۴: ذی رحم محرم⁽¹¹⁾ کے یہاں سے چورایا تو قطع نہیں اگر چہ وہ مال کسی اور کا ہو اور ذی رحم محرم کا مال دوسرے

①..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب السرقة، الباب الثانی فی ما یقطع فیہ وما لا... إلخ، الفصل الأول، ج ۲، ص ۱۷۷

و "ردالمحتار"، کتاب السرقة، مطلب: فی ضمان الساعی، ج ۶، ص ۱۴۹.

②..... وہ رجسٹر جس میں حساب وغیرہ لکھتے ہیں۔

③..... "الدرالمختار"، کتاب السرقة، ج ۶، ص ۱۵۰.

④..... "الفتاویٰ الہندیۃ" المرجع السابق، ص ۱۷۷، وغیرہ.

⑤..... گھریلو ساز و سامان۔

⑥..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب السرقة، الباب الثانی فی ما یقطع فیہ وما لا... إلخ، الفصل الأول، ج ۲، ص ۱۷۷.

⑦..... چھپٹ کر چھین لیا۔

⑧..... وہ مکان جسے تالا لگا کر بند کر دیا ہو۔

⑨..... یعنی حکمت عملی کے تحت تاکہ چوری سے باز آجائے۔

⑩..... "الدرالمختار"، کتاب السرقة، ج ۶، ص ۱۵۱، ۱۵۰.

⑪..... ایسا قریبی رشتہ دار جس سے نکاح کرنا ہمیشہ کے لیے حرام ہو۔

کے یہاں تھا وہاں سے چورایا تو قطع ہے۔ شوہر نے عورت کے یہاں سے یا عورت نے شوہر کے یہاں سے یا غلام نے اپنے مولیٰ (1) یا مولیٰ کی زوجہ کے یہاں سے یا عورت کے غلام نے اوس کے شوہر کے یہاں چوری کی تو قطع نہیں۔ یوہیں تاجروں کی دوکانوں سے چورانے میں بھی قطع نہیں ہے جبکہ ایسے وقت چوری کی کہ اوس وقت لوگوں کو وہاں جانے کی اجازت ہے۔ (2) (درمختار)

مسئلہ ۱۵: مکان جب محفوظ ہے تو اب اس کی ضرورت نہیں کہ وہاں کوئی محافظ مقرر ہو اور مکان محفوظ نہ ہو تو محافظ کے بغیر حفاظت نہیں مثلاً مسجد سے کسی کی کوئی چیز چورائی تو قطع نہیں مگر جبکہ اوس کا مالک وہاں موجود ہو اگرچہ سو رہا ہو یعنی مالک ایسی جگہ ہو کہ مال کو وہاں سے دیکھ سکے۔ یوہیں میدان یا راستہ میں اگر مال ہے اور محافظ وہاں پاس میں ہے تو قطع ہے ورنہ نہیں۔ (3) (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: جو جگہ ایک شے کی حفاظت کے لیے ہے وہ دوسری چیز کی حفاظت کے لیے بھی قرار پائے گی مثلاً اصطلب سے اگر روپے چوری کئے تو قطع ہے اگرچہ اصطلب روپے کی حفاظت کی جگہ نہیں۔ (4) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: اگر چند بار کسی نے چوری کی تو بادشاہ اسلام اُسے سیسہ قتل کر سکتا ہے۔ (5) (درمختار)

ہاتھ کاٹنے کا بیان

مسئلہ ۱: چور کا دہنا ہاتھ گٹے (6) سے کاٹ کر کھولتے تیل میں داغ دینگے (7) اور اگر موسم سخت گرمی یا سخت سردی کا ہو تو ابھی نہ کاٹیں بلکہ اُسے قید میں رکھیں۔ گرمی یا سردی کی شدت جانے پر کاٹیں۔ تیل کی قیمت اور کاٹنے والے اور داغنے والے کی اجرت اور تیل کھولانیکے مصارف (8) سب چور کے ذمہ ہیں اور اس کے بعد اگر پھر چوری کرے تو اب بایاں پاؤں گٹے سے کاٹ دیں گے اس کے بعد پھر اگر چوری کرے تو اب نہیں کاٹیں گے بلکہ بطور تعزیر ماریں گے اور قید میں رکھیں گے یہاں تک کہ توبہ کر لے یعنی اُس کے بٹھرہ (9) سے یہ ظاہر ہونے لگے کہ سچے دل سے توبہ کی اور نیکی کے آثار نمایاں ہوں۔ (10) (درمختار وغیرہ)

①..... مالک۔

②..... "الدرالمختار"، کتاب السرقة، ج ۶، ص ۱۵۳ تا ۱۵۶۔

③..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب السرقة، الباب الثانی فی ما یقطع وما لا... الخ، الفصل الأول، ج ۲، ص ۱۷۹۔

و"الدرالمختار"، کتاب السرقة، ج ۶، ص ۱۵۸۔

④..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب السرقة، الباب الثانی فی ما یقطع وما لا... الخ، الفصل الأول، ج ۲، ص ۱۷۹۔

⑤..... "الدرالمختار"، کتاب السرقة، ج ۶، ص ۱۶۵۔

⑥..... کلانی۔ ⑦..... زخم کو جلا دیں گے۔ ⑧..... اخراجات۔ ⑨..... چہرہ۔

⑩..... "الدرالمختار"، کتاب السرقة، باب کیفیۃ القطع... الخ، ج ۶، ص ۱۶۷، ۱۶۶، وغیرہ۔

مسئلہ ۲: اگر دہنا ہاتھ اُس کا شل^(۱) ہو گیا ہے یا اس میں کانگوٹھا یا اونگلیاں کٹی ہوں جب بھی کاٹ دیں گے اور اگر بایاں ہاتھ شل ہو یا اس کانگوٹھا یا دو اونگلیاں کٹی ہوں تو اب دہنا نہیں کاٹیں گے۔ یوہیں اگر دہنا پاؤں بیکار ہو یا کٹا ہو تو بایاں پاؤں نہیں کاٹیں گے، بلکہ قید کریں گے۔^(۲) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳: ہاتھ کاٹنے کی شرط یہ ہے کہ جس کا مال چوری گیا ہے وہ اپنے مال کا مطالبہ کرے، خواہ گواہوں سے چوری کا ثبوت ہو یا چور نے خود اقرار کیا ہو اور یہ بھی شرط ہے کہ جب گواہ گواہی دیں اُس وقت وہ حاضر ہو اور جس وقت ہاتھ کاٹا جائے اُس وقت بھی موجود ہو لہذا اگر چور چوری کا اقرار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے فلاں شخص جو غائب ہے اُس کی چوری کی ہے یا کہتا ہے کہ یہ روپے میں نے چورائے ہیں مگر معلوم نہیں کس کے ہیں یا میں یہ نہیں بتاؤں گا کہ کس کے ہیں تو قطع نہیں اور پہلی صورت میں جبکہ غائب حاضر ہو کر مطالبہ کرے تو اس وقت قطع کریں گے۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۴: جس شخص کا مال پر قبضہ ہے وہ مطالبہ کر سکتا ہے جیسے امین^(۴) وغاصب^(۵) و مرتہن^(۶) و متولی^(۷) اور باپ اور وصی اور سود خوار جس نے سودی مال پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور سودینے والا جس نے سود کے روپے ادا کر دیے اور یہ روپے چوری کئے تو اس کے مطالبہ پر قطع نہیں۔^(۸) (درمختار)

مسئلہ ۵: وہ چیز جس کے چورانے پر ہاتھ کاٹا گیا ہے اگر چور کے پاس موجود ہے تو مالک کو واپس دلانیں گے اور جاتی رہی تو تاوان نہیں اگرچہ اس نے خود ضائع کر دی ہو۔ اور اگر بیچ ڈالی یا ہبہ کر دی اور خریدار یا موہوب لہ^(۹) نے ضائع کر دی تو یہ تاوان دیں اور خریدار چور سے شمن^(۱۰) واپس لے۔ اور اگر ہاتھ کاٹا نہ گیا ہو تو چور سے ضمان لے گا۔^(۱۱) (درمختار)

①..... بے کار ہو گیا۔

②..... ”الدرالمختار“، کتاب السرقة، باب كيفية القطع... إلخ، ج ۶، ص ۱۶۸، ۱۶۷۔

و ”الفتاویٰ الہندیة“، کتاب السرقة، الباب الثانی فی ما یقطع وما لا... إلخ، الفصل الثالث، ج ۲، ص ۱۸۲۔

③..... ”الدرالمختار“، کتاب السرقة، باب كيفية القطع... إلخ، ج ۶، ص ۱۶۹، ۱۷۰۔

④..... امانتدار۔

⑤..... زبردستی قبضہ کرنے والا۔

⑥..... جس کے پاس مال گروی رکھا جاتا ہے۔

⑦..... مال وقف کا انتظام کرنے والا۔

⑧..... ”الدرالمختار“، کتاب السرقة، باب كيفية القطع... إلخ، ج ۶، ص ۱۷۰۔

⑨..... جس کو چیز ہبہ کر دی ہو۔

⑩..... چیز کی وہ قیمت جو فروخت کرنے والا اور خریدنے والا آپس میں مقرر کر لیں۔

⑪..... ”الدرالمختار“، کتاب السرقة، باب كيفية القطع... إلخ، ج ۶، ص ۱۷۵۔

مسئلہ ۶: کپڑا چورایا اور پھاڑ کر دو ٹکڑے کر دیے، اگر ان ٹکڑوں کی قیمت دس (۱۰) درم ہے تو قطع ہے اور اگر ٹکڑے کرنے کی وجہ سے قیمت گھٹ کر آدھی ہوگئی تو پوری قیمت کا ضمان لازم ہے اور قطع نہیں۔^(۱)

راہزنی کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا
أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذَلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ
عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿۳۳﴾ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَفُوٌّ رَحِيمٌ ﴿۳۴﴾﴾^(۲)

جو لوگ اللہ (عزوجل) ورسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کی سزا یہی ہے کہ قتل کر ڈالے جائیں یا انھیں سولی دی جائے یا ان کے ہاتھ پاؤں مقابل کے کاٹ دیے جائیں یا جلا وطن کر دیے جائیں۔ یہ ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے، مگر وہ کہ تمہارے قابو پانے سے قبل تو بہ کر لیں تو جان لو کہ اللہ (عزوجل) بخشنے والا مہربان ہے۔

ابوداؤد امام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو مرد مسلمان اس امر کی شہادت دے کہ اللہ (عزوجل) ایک ہے اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ (عزوجل) کے رسول ہیں، اس کا خون حلال نہیں مگر تین وجہ سے، محسن ہو کر زنا کرے تو وہ رجم کیا جائے گا اور جو شخص اللہ (عزوجل) ورسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) (یعنی مسلمانوں) سے لڑنے کو نکلا تو وہ قتل کیا جائے گا یا اسے سولی دی جائے گی یا جلا وطن کر دیا جائے گا اور جو شخص کسی کو قتل کرے گا تو اس کے بدلے میں قتل کیا جائے گا۔“^(۳) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں قبیلہ عکھل وعرینہ کے کچھ لوگوں نے ایسا ہی کیا تھا، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ان کے ہاتھ پاؤں کوٹا کر سنگستان میں ڈلوادیا، وہیں تڑپ تڑپ کر مر گئے۔^(۴)

مسئلہ ۱: راہزن (۵) جس کے لیے شریعت کی جانب سے سزا مقرر ہے، اُس میں چند شرطیں ہیں۔ (۱) ان میں اتنی

①..... ”الدر المختار“، کتاب السرقة، باب كيفية القطع.... إلخ، ج ۶، ص ۱۷۶.

②..... پ ۶، المائدة: ۳۳، ۳۴.

③..... ”سنن أبي داود“، كتاب الحلود، باب الحكم فيمن ارتد... إلخ، الحديث: ۴۳۵۳، ج ۴، ص ۱۶۹.

④..... ”صحيح البخاري“، كتاب الوضوء، باب أحوال الأبل... إلخ، الحديث: ۲۳۳، ج ۱، ص ۱۰۰، والحديث: ۵۷۲۷، ج ۴، ص ۲۸.

⑤..... یعنی ڈاکو۔

طاقت ہو کہ راہ گیر اُن کا مقابلہ نہ کر سکیں اب چاہے ہتھیار کے ساتھ ڈاکا ڈالایا لاٹھی لے کر یا پتھر وغیرہ سے۔ (۲) بیرون شہر راہزنی کی ہو (۱) یا شہر میں رات کے وقت ہتھیار سے ڈاکا ڈالا۔ (۳) دارالاسلام میں ہو۔ (۴) چوری کے سب شرائط پائے جائیں۔ (۵) توبہ کرنے اور مال واپس کرنے سے پہلے بادشاہ اسلام نے اُن کو گرفتار کر لیا ہو۔ (۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۲: ڈاکہ پڑا مگر جان و مال تلف (۳) نہ ہو اور ڈاکو گرفتار ہو گیا تو تعزیراً اُسے زد و کوب (۴) کرنے کے بعد قید کریں یہاں تک کہ توبہ کر لے اور اُس کی حالت قابل اطمینان ہو جائے اب چھوڑ دیں اور فقط زبانی توبہ کافی نہیں، جب تک حالت درست نہ ہو نہ چھوڑیں اور اگر حالت درست نہ ہو تو قید میں رکھیں یہاں تک کہ مرجائے اور اگر مال لے لیا ہو تو اُس کا داہنا ہاتھ اور بائیں پیر کاٹیں۔ یوہیں اگر چند شخص ہوں اور مال اتنا ہے کہ ہر ایک کے حصہ میں دس درم یا اس قیمت کی چیز آئے تو سب کے ایک ایک ہاتھ اور ایک ایک پاؤں کاٹ دیے جائیں اور اگر ڈاکووں نے مسلمان یا ذمی کو قتل کیا اور مال نہ لیا ہو تو قتل کیے جائیں اور اگر مال بھی لیا اور قتل بھی کیا ہو تو بادشاہ اسلام کو اختیار ہے کہ (۱) ہاتھ پاؤں کاٹ کر قتل کر ڈالے یا (۲) سولی دیدے یا (۳) ہاتھ پاؤں کاٹ کر قتل کرے پھر اس کی لاش کو سولی پر چڑھا دے یا (۴) صرف قتل کر دے یا (۵) قتل کر کے سولی پر چڑھا دے یا (۶) فقط سولی دیدے۔ یہ چھ طریقے ہیں جو چاہے کرے اور اگر صرف سولی دینا چاہے تو اسے زندہ سولی پر چڑھا کر پیٹ میں نیزہ بھونک (۵) دیں پھر جب مرجائے تو مرنے کے بعد تین دن تک اُس کا لاشہ سولی پر رہنے دیں پھر چھوڑ دیں کہ اُس کے ورثہ دفن کر دیں اور یہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ ڈاکو کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ (۶) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳: ڈاکووں کے پاس اگر وہ مال موجود ہے تو بہر حال واپس دیا جائے اور نہیں ہے اور ہاتھ پاؤں کاٹ دیے گئے یا قتل کر دیے گئے تو اب تاوان نہیں۔ یوہیں جو اونھوں نے راگیروں کو زخمی کیا یا مار ڈالا ہے اسکا بھی کچھ معاوضہ نہیں دلایا جائے گا۔ (۷) (درمختار، ردالمحتار)

①..... یعنی شہر سے باہر ڈکیتی کی ہو۔

②..... ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب السرقة، الباب الرابع فی قطاع الطريق، ج ۲، ص ۱۸۶۔

③..... ضائع۔

④..... مار پیٹ۔

⑤..... گھونپ دیں، یعنی نیزہ ماریں۔

⑥..... ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب السرقة، الباب الرابع فی قطاع الطريق، ج ۲، ص ۱۸۶۔

و”الدرالمختار“، کتاب السرقة، باب قطع الطريق، ج ۶، ص ۱۸۱، ۱۸۲۔

⑦..... ”الدرالمختار و ردالمحتار“، کتاب السرقة، باب قطع الطريق، ج ۶، ص ۱۸۳۔

مسئلہ ۴: ڈاکوؤں میں سے صرف ایک نے قتل کیا یا مال لیا یا ڈرایا یا سب کچھ کیا تو اس صورت میں جو سزا ہوگی وہ صرف اسی ایک کی نہ ہوگی، بلکہ سب کو پوری سزا دی جائے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۵: ڈاکوؤں نے قتل نہ کیا مگر مال لیا اور زخمی کیا تو ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں اور زخم کا معاضہ کچھ نہیں اور اگر فقط زخمی کیا مگر نہ مال لیا نہ قتل کیا اور مال لیا مگر گرفتاری سے پہلے توبہ کر لی اور مال واپس دیدیا یا اون میں کوئی غیر مکلف^(۲) یا گونگا ہو یا کسی راغبیر کا قریبی رشتہ دار ہو تو ان صورتوں میں حد نہیں۔ اور ولی مقتول اور قتل نہ کیا ہو تو خود وہ شخص جسے زخمی کیا یا جس کا مال لیا قصاص یا دیت یا تاوان لے سکتا ہے یا معاف کر دے۔^(۳) (درمختار)

کتاب السیر

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ اذِنَ لِلَّذِينَ يُقْتَلُونَ بِاَنَّهُمْ ظَلَمُوا ۗ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ ۗ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّا اَنْ يَقُوْلُوْا رَبَّنَا اللّٰهُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَبِئْسَ مَا كَانَتْ وَّمَسْجِدٌ يُدْعٰى كَرِيْمًا سُمِّيَ اللّٰهُ كَثِيْرًا ۗ وَلِيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَن يَّصْرُكَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝۴﴾

اون لوگوں کو جہاد کی اجازت دی گئی جن سے لوگ لڑتے ہیں اس وجہ سے کہ اون پر ظلم کیا گیا اور بیشک اللہ (عزوجل) اون کی مدد کرنے پر قادر ہے وہ جن کو ناحق اون کے گھروں سے نکالا گیا محض اس وجہ سے کہ کہتے تھے ہمارا رب اللہ (عزوجل) ہے اور اگر اللہ (عزوجل) لوگوں کو ایک دوسرے سے دفع نہ کیا کرتا تو خانقاہیں اور مدرسے اور عبادت خانے اور مسجدیں ڈھادی جاتیں جن میں اللہ (عزوجل) کے نام کی کثرت سے یاد ہوتی ہے اور ضرور اللہ (عزوجل) اوس کی مدد کرے گا جو اوس کے دین کی مدد کرتا ہے، بیشک اللہ (عزوجل) قوی غالب ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۗ وَاَقْتُلُوْهُمْ

①..... "الفتاوى الهندية"، كتاب السرقة، الباب الرابع في قطاع الطريق، ج ۲، ص ۱۸۷.

②..... یعنی عاقل بالغ نہ ہو۔

③..... "الدر المختار"، كتاب السرقة، باب قطع الطريق، ج ۶، ص ۱۸۳.

④..... پ ۱۷، الحج: ۴۰، ۳۹.

حَيْثُ تَقْفُسُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُمْ مِّنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ حَتَّى يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ ۚ فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ فَأَقْتُلُوهُمْ ۗ كَذَلِكَ جَزَاءُ الْكٰفِرِينَ ۖ ۞ فَإِنْ ائْتَمَوْا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ
رَّحِيمٌ ۖ ۞ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ ۗ فَإِنْ ائْتَمَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ ۖ ﴿١٦٦﴾ ﴿١﴾

اور اللہ (عزوجل) کی راہ میں اون سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں اور زیادتی نہ کرو بیشک اللہ (عزوجل) زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور ایسوں کو جہاں پاؤ مارو اور جہاں سے انھوں نے تمہیں نکالا تم بھی نکال دو اور فتنہ قتل سے زیادہ سخت ہے اور اون سے مسجد حرام کے پاس نہ لڑو جب تک وہ تم سے وہاں نہ لڑیں۔ اگر وہ تم سے لڑیں تو انھیں قتل کرو۔ کافروں کی یہی سزا ہے اور اگر وہ باز آ جائیں تو بیشک اللہ (عزوجل) بخشنے والا مہربان ہے اور اون سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے اور دین اللہ (عزوجل) کے لیے ہو جائے اور اگر وہ باز آ جائیں تو زیادتی نہیں مگر ظالموں پر۔

احادیث

حدیث ۱: صحیح بخاری و مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”اللہ (عزوجل) کی راہ میں صبح کو جانا یا شام کو جانا دنیا و ما فیہا (2) سے بہتر ہے۔“ (3)

حدیث ۲: صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”سب سے بہتر اوس کی زندگی ہے جو اللہ (عزوجل) کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ (4) پکڑے ہوئے ہے، جب کوئی خوفناک آواز سنتا ہے یا خوف میں اوسے کوئی بلاتا ہے تو اوڑھ کر پہنچ جاتا ہے (یعنی نہایت جلد) قتل و موت کو اوس کی جگہوں میں تلاش کرتا ہے (یعنی مرنے کی جگہ سے ڈرتا نہیں ہے) یا اوس کی زندگی بہتر ہے جو چند بکریاں لیکر پہاڑ کی چوٹی پر یا کسی وادی میں رہتا ہے، وہاں نماز پڑھتا ہے اور زکاۃ دیتا ہے اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت کرتا ہے۔“ (5)

حدیث ۳: ابوداؤد و نسائی و دارمی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مشرکین سے جہاد کرو، اپنے مال اور جان اور زبان سے یعنی دین حق کی اشاعت میں ہر قسم کی قربانی کے لیے طیار ہو جاؤ۔“ (6)

① پ ۲، البقرہ: ۱۹۰، ۱۹۳۔

② دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے۔

③ ”صحیح البخاری“، کتاب الجہاد، باب الغدوة والروحة فی سبیل اللہ... الخ، الحدیث: ۲۷۹۲، ج ۲، ص ۲۵۱۔

④ گام۔

⑤ ”صحیح مسلم“، کتاب الامارة، باب فصل الجہاد و الرباط، الحدیث: ۱۲۵- (۱۸۸۹)، ص ۱۰۴۸۔

⑥ ”سنن أبي داود“، کتاب الجہاد، باب کراهية ترك الغزو، الحدیث: ۲۵۰۴، ج ۳، ص ۱۶۔

حدیث ۴: ترمذی و ابو داؤد و فضالہ بن عبید سے اور دارمی عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جو مرتا ہے اوس کے عمل پر مہر لگا دی جاتی ہے یعنی عمل ختم ہو جاتے ہیں، مگر وہ جو سرحد پر گھوڑا باندھے ہوئے ہے اگر مر جائے تو اوس کا عمل قیامت تک بڑھایا جاتا ہے اور فتنہ قبر سے محفوظ رہتا ہے۔“ (1)

حدیث ۵: صحیح بخاری و مسلم میں سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”اللہ (عزوجل) کی راہ میں ایک دن سرحد پر گھوڑا باندھنا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔“ (2)

حدیث ۶، ۷: صحیح مسلم شریف میں سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”ایک دن اور رات اللہ (عزوجل) کی راہ میں سرحد پر گھوڑا باندھنا ایک مہینہ کے روزے اور قیام سے بہتر ہے اور مر جائے تو جو عمل کرتا تھا، جاری رہے گا اور اُس کا رزق برابر جاری رہے گا اور فتنہ قبر (3) سے محفوظ رہے گا۔“ (4)

ترمذی و نسائی کی روایت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”ایک دن سرحد پر گھوڑا باندھنا دوسری جگہ کے ہزار دنوں سے بہتر ہے۔“ (5)

مسائل فقہیہ

مسئلہ ۱: مسلمانوں پر ضرور ہے کہ کافروں کو دین اسلام کی طرف بلائیں اگر دین حق کو قبول کر لیں زہے نصیب حدیث میں فرمایا ”اگر تیری وجہ سے اللہ تعالیٰ ایک شخص کو ہدایت فرمادے تو یہ اوس سے بہتر ہے جس پر آفتاب نے طلوع کیا“، یعنی جہاں سے جہاں تک آفتاب طلوع کرتا ہے یہ سب تمحصیں مل جائے اس سے بہتر یہ ہے کہ تمھاری وجہ سے کسی کو ہدایت ہو جائے اور اگر کافروں نے دین حق کو قبول نہ کیا تو بادشاہ اسلام اون پر جزیہ مقرر کر دے کہ وہ ادا کرتے رہیں اور ایسے کافر کو ذمی کہتے ہیں اور جو اس سے بھی انکار کریں تو جہاد کا حکم ہے۔ (6) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۲: مجاہد صرف وہی نہیں جو قتال کرے (7) بلکہ وہ بھی ہے جو اس راہ میں اپنا مال صرف کرے (8) یا نیک مشورہ

①..... ”جامع الترمذی“، کتاب فضائل الجہاد، باب ماجاء فی فضل من مات مرابطاً، الحدیث: ۱۶۲۷، ج ۳، ص ۲۳۲.

②..... ”صحیح البخاری“، کتاب الجہاد، باب فضل رباط یوم... إلخ، الحدیث: ۲۸۹۲، ج ۲، ص ۲۷۹.

③..... یعنی عذاب قبر۔

④..... ”صحیح مسلم“، کتاب الامارۃ، باب فضل الرباط فی سبیل اللہ عزوجل، الحدیث: ۱۶۳- (۱۹۱۳)، ص ۱۰۵۹.

⑤..... ”جامع الترمذی“، کتاب فضائل الجہاد، باب ماجاء فی فضل المرابط، الحدیث: ۱۶۷۳، ج ۳، ص ۲۵۲.

⑥..... ”الدر المختار“، کتاب الجہاد، ج ۶، ص ۱۹۳، وغیرہ.

⑦..... جہاد کرے، کفار سے جنگ کرے۔

⑧..... خرچ کرے۔

سے شرکت دے یا خود شریک ہو کر مسلمانوں کی تعداد بڑھائے یا زنجیوں کا علاج کرے یا کھانے پینے کا انتظام کرے۔ اور اسی کے توابع (1) سے رباط ہے یعنی بلاد اسلامیہ (2) کی حفاظت کی غرض سے سرحد پر گھوڑا باندھنا یعنی وہاں مقیم رہنا اور اس کا بہت بڑا ثواب ہے کہ اس کی نماز پانسو نماز کی برابر ہے اور اس کا ایک درم خرچ کرنا سات سو درم سے بڑھ کر ہے اور مر جائے گا تو روزمرہ رباط کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں درج ہوگا اور رزق بدستور ملتا رہے گا اور فتنہ قبر سے محفوظ رہے گا اور قیامت کے دن شہید اٹھایا جائے گا اور فزع اکبر سے مامون (3) رہے گا۔ (4) (درمختار)

مسئلہ ۳: جہاد ابتداء فرض کفایہ ہے کہ ایک جماعت نے کر لیا تو سب بری الذمہ ہیں اور سب نے چھوڑ دیا تو سب گنہگار ہیں اور اگر کفار کسی شہر پر ہجوم کریں (5) تو وہاں والے مقابلہ کریں اور ان میں اتنی طاقت نہ ہو تو وہاں سے قریب والے مسلمان اعانت کریں (6) اور ان کی طاقت سے بھی باہر ہو تو جو ان سے قریب ہیں وہ بھی شریک ہو جائیں و علیٰ ہذا القیاس۔ (7) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴: بچوں اور عورتوں پر اور غلام پر فرض نہیں۔ یوں بالغ کے ماں باپ اجازت نہ دیں تو نہ جائے۔ یوں اندھے اور اچانک اور لنگڑے اور جس کے ہاتھ کٹے ہوں ان پر فرض نہیں اور مدیون کے پاس مال ہو تو دین ادا کرے اور جائے ورنہ بغیر قرض خواہ بلکہ بغیر کفیل کی اجازت کے نہیں جاسکتا۔ اور اگر دین میعاد (8) ہو اور جانتا ہے کہ میعاد پوری ہونے سے پہلے واپس آ جائے گا تو جانا جائز ہے۔ اور شہر میں جو سب سے بڑا عالم ہو وہ بھی نہ جائے۔ یوں اگر اس کے پاس لوگوں کی امانتیں ہیں اور وہ لوگ موجود نہیں ہیں تو کسی دوسرے شخص سے کہدے کہ جن کی جن کی امانت ہے دیدینا تو اب جاسکتا ہے۔ (9) (بحر، درمختار)

مسئلہ ۵: اگر کفار ہجوم کر آئیں تو اس وقت فرض عین ہے یہاں تک کہ عورت اور غلام پر بھی فرض ہے اور اس کی کچھ ضرورت نہیں کہ عورت اپنے شوہر سے اور غلام اپنے مولیٰ سے اجازت لے بلکہ اجازت نہ دینے کی صورت میں بھی جائیں اور

①..... متعلقات، اقسام۔ ②..... اسلامی ممالک، اسلامی شہر۔ ③..... محفوظ۔

④..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الجہاد، ج ۶، ص ۱۹۳-۱۹۵۔

⑤..... اچانک حملہ کر دیں۔ ⑥..... مدد کریں۔

⑦..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الجہاد، ج ۶، ص ۱۹۶-۱۹۸۔

⑧..... ایسا قرض جس کی ادائیگی کا وقت مقرر ہو۔

⑨..... "البحر الرائق"، کتاب السیر، ج ۵، ص ۱۲۱۔

و "الدرالمختار"، کتاب الجہاد، ج ۶، ص ۲۰۱۔

شوہر و مولیٰ پر منع کرنے کا گناہ ہوا۔ یوہیں ماں باپ سے بھی اجازت لینے کی اور مدیون کو دائسے (1) اجازت کی حاجت نہیں بلکہ مریض بھی جائے ہاں پورا نامریض کہ جانے پر قادر نہ ہو اس سے معافی ہے۔ (2) (بحر)

مسئلہ ۶: جہاد واجب ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ اسلحہ اور لڑنے پر قدرت ہو اور کھانے پینے کے سامان اور سواری کا مالک ہو نیز اس کا غالب گمان ہو کہ مسلمانوں کی شوکت بڑھے گی۔ اور اگر اس کی امید نہ ہو تو جائز نہیں کہ اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ (3) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۷: بیت المال (4) میں مال موجود ہو تو لوگوں پر سامان جہاد گھوڑے اور اسلحہ کے لیے مال مقرر کرنا مکروہ تحریمی ہے اور بیت المال میں مال نہ ہو تو حرج نہیں اور اگر کوئی شخص بطیب خاطر (5) کچھ دینا چاہتا ہے تو اصلاً مکروہ نہیں بلکہ بہتر ہے خواہ بیت المال میں ہو یا نہ ہو۔ اور جس کے پاس مال ہو مگر خود نہ جاسکتا ہو تو مال دے کر کسی اور کو بھیج دے مگر غازی سے یہ نہ کہے کہ مال لے اور میری طرف سے جہاد کر کہ یہ تو نوکری اور مزدوری ہوگی اور یوں کہا تو غازی کو لینا بھی جائز نہیں۔ (6) (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۸: جن لوگوں کو دعوت اسلام نہیں پہنچی ہے انہیں پہلے دعوت اسلام دی جائے بغیر دعوت اون سے لڑنا جائز نہیں اور اس زمانہ میں ہر جگہ دعوت پہنچ چکی ہے ایسی حالت میں دعوت ضروری نہیں مگر پھر بھی اگر ضرر کا اندیشہ نہ ہو تو دعوت حق کر دینا مستحب ہے۔ (7) (درمختار)

مسئلہ ۹: کفار سے جب مقابلہ کی نوبت آئے تو اون کے گھروں کو آگ لگا دینا اور اموال اور درختوں اور کھیتوں کو جلا دینا اور تباہ کر دینا سب کچھ جائز ہے یعنی جب یہ معلوم ہو کہ ایسا نہ کریں گے تو فتح کرنے میں بہت مشقت اٹھانی پڑے گی اور اگر فتح کا غالب گمان ہو تو اموال وغیرہ تلف (8) نہ کریں کہ عنقریب مسلمانوں کو ملیں گے۔ (9) (درمختار)

مسئلہ ۱۰: بندوق، توپ اور بم کے گولے مارنا سب کچھ جائز ہے۔

①..... یعنی مقروض کو قرض دینے والے سے۔

②..... "البحر الرائق" کتاب السیر، ج ۵، ص ۱۲۲۔

③..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب السیر، الباب الأول فی تفسیرہ... إلخ، ج ۲، ص ۱۸۸۔

و"الدر المختار"، کتاب الجہاد، ج ۶، ص ۲۰۳۔

④..... اسلامی حکومت کا خزانہ جس میں تمام مسلمانوں کا حق ہوتا ہے۔

⑤..... خوشدلی سے۔

⑥..... "الدر المختار" و"ردالمختار"، کتاب الجہاد، ج ۶، ص ۲۰۳۔

و"الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب السیر، الباب الأول فی تفسیرہ... إلخ، ج ۲، ص ۱۹۱۔

⑦..... "الدر المختار"، کتاب الجہاد، ج ۶، ص ۲۰۶، ۲۰۵۔

⑧..... ضائع۔

⑨..... "الدر المختار"، کتاب الجہاد، ج ۶، ص ۲۰۶۔

مسئلہ ۱۱: اگر کافروں نے چند مسلمانوں کو اپنے آگے کر لیا کہ گولی وغیرہ ان پر پڑے، ہم ان کے پیچھے محفوظ رہیں گے جب بھی ہمیں بازار ہنا جائز نہیں گولی چلائیں اور قصد کافروں کے مارنے کا کریں اگر کوئی مسلمان مسلمانوں کی گولی سے مر جائے جب بھی کفارہ وغیرہ لازم نہیں جبکہ گولی چلانے والے نے کافر پر گولی چلانے کا ارادہ کیا ہو۔^(۱) (درمختار)

مسئلہ ۱۲: کسی شہر کو بادشاہ اسلام نے فتح کیا اور اس شہر میں کوئی مسلمان یا ذمی ہے تو اہل شہر کو قتل کرنا جائز نہیں ہاں اگر اہل شہر میں سے کوئی نکل گیا تو اب باقیوں کو قتل کرنا جائز ہے کہ ہو سکتا ہے کہ وہ جانے والا مسلمان یا ذمی ہو۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۱۳: جو چیزیں واجب التعظیم^(۳) ہیں اون کو جہاد میں لے کر جانا جائز نہیں جیسے قرآن مجید، کتب فقہ و حدیث شریف کہ بے حرمتی کا اندیشہ ہے۔ یوہیں عورتوں کو بھی نہ لے جانا چاہیے اگرچہ علاج و خدمت کی غرض سے ہو۔ ہاں اگر لشکر بڑا ہو کہ خوف نہ ہو تو عورتوں کو لے جانے میں حرج نہیں اور اس صورت میں بوڑھیوں اور باندیوں کو لے جانا اولیٰ ہے اور اگر مسلمان کافروں کے ملک میں امان لے کر گیا ہے تو قرآن مجید لے جانے میں حرج نہیں۔^(۴) (درمختار، بحر)

مسئلہ ۱۴: عہد توڑنا مثلاً یہ معاہدہ کیا کہ اتنے دنوں تک جنگ نہ ہوگی پھر اسی زمانہ عہد^(۵) میں جنگ کی یہ ناجائز ہے اور اگر معاہدہ نہ ہو اور بغیر اطلاع کیے جنگ شروع کر دی تو حرج نہیں۔^(۶) (مجمع الانہر)

مسئلہ ۱۵: مثلہ یعنی ناک کان یا ہاتھ پاؤں کا ٹنبا یا منہ کالاکر دینا منع ہے یعنی فتح ہونے کے بعد مثلہ کی اجازت نہیں اور اثنائے جنگ میں اگر ایسا ہو مثلاً تلوار ماری اور ناک کٹ گئی یا کان کٹ گئے یا آنکھ پھوڑ دی یا ہاتھ پاؤں کاٹ دیے تو حرج نہیں۔^(۷) (فتح)

مسئلہ ۱۶: عورت اور بچہ اور پاگل اور بہت بوڑھے اور اندھے اور لٹھے^(۸) اور اپانچ^(۹) اور راہب^(۱۰) اور پوجاری^(۱۱) جو لوگوں سے ملتے جلتے نہ ہوں یا جس کا دہنا ہاتھ کٹا ہو یا خشک ہو گیا ہو ان سب کو قتل کرنا منع ہے یعنی جبکہ لڑائی میں کسی قسم کی مدد دیتے ہوں۔ اور اگر ان میں سے کوئی خود لڑتا ہو یا اپنے مال یا مشورہ سے مدد پہنچاتا ہو یا بادشاہ ہو تو اسے قتل

①..... "الدرالمختار"، کتاب الجہاد، ج ۶، ص ۲۰۶.

②..... المرجع السابق، ص ۲۰۷. ③..... جن کی تعظیم واجب ہے۔

④..... "الدرالمختار"، کتاب الجہاد، ج ۶، ص ۲۰۷.

و "البحر الرائق"، کتاب السیر، ج ۵، ص ۱۳۰.

⑤..... معاہدہ کی مدت۔

⑥..... "مجمع الانہر"، کتاب السیر والجہاد، ج ۲، ص ۴۱۴.

⑦..... "فتح القدیر"، کتاب السیر، باب کیفیت القتال، ج ۵، ص ۲۰۱.

⑧..... ہاتھ پاؤں سے معذور۔ ⑨..... چلنے پھرنے سے معذور۔ ⑩..... پادری، عیسائیوں کا پیشوا۔ ⑪..... مجاور، عبادت کرنے والا۔

کردیں گے۔ اور اگر مجنون کو کبھی جنون رہتا ہے اور کبھی ہوش تو اسے بھی قتل کر دیں۔ اور بچہ اور مجنون کو اثنائے جنگ میں (1) قتل کریں گے جبکہ لڑتے ہوں اور باقیوں کو قید کرنے کے بعد بھی قتل کر دیں گے۔ اور جنہیں قتل کرنا منع ہے انہیں یہاں نہ چھوڑیں گے بلکہ قید کر کے دارالاسلام میں لائیں گے۔ (2) (درمختار، مجمع الانہر)

مسئلہ ۱۷: کافروں کے سر کاٹ کر لائیں یا اون کی قبریں کھود ڈالیں اس میں حرج نہیں۔ (3) (درمختار)

مسئلہ ۱۸: اپنے باپ دادا کو اپنے ہاتھ سے قتل کرنا ناجائز ہے مگر اس سے چھوڑے بھی نہیں بلکہ اس سے لڑنے میں مشغول رہے کہ کوئی اور شخص آ کر اسے مار ڈالے۔ ہاں اگر باپ یا دادا خود اس کے قتل کا درپے ہو اور اسے بغیر قتل کیے چارہ نہ ہو تو مار ڈالے اور دیگر رشتہ داروں کے قتل میں کوئی حرج نہیں۔ (4) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹: اگر صلح مسلمانوں کے حق میں بہتر ہو تو صلح کرنا جائز ہے اگرچہ کچھ مال لے کر یادے کر صلح کی جائے اور صلح کے بعد اگر مصلحت صلح توڑنے میں ہو تو توڑ دیں مگر یہ ضرور ہے کہ پہلے انہیں اس کی اطلاع کر دیں اور اطلاع کے بعد فوراً جنگ شروع نہ کریں بلکہ اتنی مہلت دیں کہ کافر بادشاہ اپنے تمام ممالک میں اس خبر کو پہنچا سکے۔ یہ اس صورت میں ہے کہ صلح میں کوئی میعاد نہ ہو اور اگر میعاد ہو تو میعاد پوری ہونے پر اطلاع کی کچھ حاجت نہیں۔ (5) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: صلح کے بعد اگر کسی کافر نے لڑنا شروع کیا اور یہ اونکے بادشاہ کی اجازت سے ہے تو اب صلح نہ رہی اور اگر بادشاہ کی اجازت سے نہ ہو بلکہ شخص خاص یا کوئی جماعت بغیر اجازت بادشاہ برسر پیکار ہے (6) تو صرف انہیں قتل کیا جائے انکے حق میں صلح نہ رہی باقیوں کے حق میں باقی ہے۔ (7) (مجمع الانہر)

مسئلہ ۲۱: کافروں کے ہاتھ، ہتھیار اور گھوڑے اور غلام اور لوہا وغیرہ جس سے ہتھیار بنتے ہیں بیچنا حرام ہے اگرچہ صلح کے زمانہ میں ہو۔ یوہیں تاجروں پر حرام ہے کہ یہ چیزیں اون کے ملک میں تجارت کے لیے لے جائیں بلکہ اگر مسلمانوں کو

①..... جنگ کے دوران۔

②..... ”مجمع الانہر“، کتاب السیر والجهاد، ج ۲، ص ۴۱۴۔

و ”الدر المختار“، کتاب الجهاد، ج ۶، ص ۲۱۰، ۲۱۱۔

③..... ”الدر المختار“، کتاب الجهاد، ج ۶، ص ۲۱۱۔

④..... ”الدر المختار و رد المختار“، کتاب الجهاد، مطلب، فی بیان نسخ المثلثة، ج ۶، ص ۲۱۱، ۲۱۲۔

⑤..... المرجع السابق، ص ۲۱۲۔

⑥..... یعنی جنگ لڑ رہی ہے۔

⑦..... ”مجمع الانہر“، کتاب السیر والجهاد، ج ۲، ص ۴۱۸۔

حاجت ہو تو غلہ اور کپڑا بھی ان کے ہاتھ نہ بیچا جائے۔⁽¹⁾ (درمختار)

مسئلہ ۲۲: مسلمان آزاد مرد یا عورت نے کافروں میں کسی ایک کو یا جماعت یا ایک شہر کے رہنے والوں کو پناہ دیدی تو امان⁽²⁾ صحیح ہے اب قتل جائز نہیں اگرچہ امان دینے والا فاسق یا اندھا یا بہت بوڑھا ہو۔ اور بچہ یا غلام کی امان صحیح ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ انھیں قتال⁽³⁾ کی اجازت مل چکی ہو ورنہ صحیح نہیں۔ امان صحیح ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ کفار نے لفظ امان سنا ہو اگرچہ کسی زبان میں ہو اگرچہ اس لفظ کے معنی وہ نہ سمجھتے ہوں اور اگر اتنی دور پر ہوں کہ سن نہ سکیں تو امان صحیح نہیں۔⁽⁴⁾ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: امان میں ضرر کا اندیشہ ہو تو بادشاہ اسلام اس کو توڑ دے مگر توڑنے کی اطلاع کر دے اور امان دینے والا اگر جانتا تھا کہ اس حالت میں امان دینا منع تھا اور پھر دیدی تو اسے سزا دی جائے۔⁽⁵⁾ (مجمع الانہر)

مسئلہ ۲۴: ذمی اور تاجر اور قیدی اور مجنون اور جو شخص دار الحرب⁽⁶⁾ میں مسلمان ہو اور ابھی ہجرت نہ کی ہو اور وہ بچہ اور غلام جنھیں قتال کی اجازت نہ ہو یہ لوگ امان نہیں دے سکتے۔⁽⁷⁾ (درمختار)

غنیمت کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ
وَاطِيعُوا اللّٰهَ وَمَا سُوَلَةَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝﴾⁽⁸⁾

نفل کے بارے میں تم سے سوال کرتے ہیں تم فرما دو نفل اللہ (عزوجل) ورسول کے لیے ہیں، اللہ (عزوجل) سے ڈرو اور آپس میں صلح کرو اور اللہ (عزوجل) ورسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی اطاعت کرو، اگر تم ایمان رکھتے ہو۔ اور فرماتا ہے:

﴿وَاَعْلَمُوْا اَنَّ مَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالسَّكِيْنِ

①....."الدر المختار وورد المختار"، كتاب الجهاد، مطلب: في بيان نسخ المثلة، ج ٦، ص ٢١٣.

②..... یعنی حفاظت کی ضمانت دینا۔ ③..... جہاد، جنگ۔

④....."الدر المختار"، كتاب الجهاد، ج ٦، ص ٢١٤.

⑤....."الفتاوى الهندية"، كتاب السير، الباب الثالث في المواعدة والامان... إلخ، ج ٢، ص ١٩٨، ١٩٩.

⑥....."مجمع الانهر"، كتاب السير والجهاد، ج ٢، ص ٤١٩، ٤٢٠.

⑦..... یعنی جہاں کافروں کی حکومت ہے اور اسلامی احکام پر پابندی ہے، دیکھیے اصطلاح۔

⑧....."الدر المختار"، كتاب الجهاد، ج ٦، ص ٢١٧، ٢١٨.

⑨..... پ ٩، الانفال: ١.

وَابْنِ السَّبِيلِ^۱ (1)

اور جان لو کہ جو کچھ تم نے غنیمت حاصل کی ہے اوس میں سے پانچواں حصہ اللہ (عزوجل) ورسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے لیے ہے اور قرابت والے اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر کے لیے۔

احادیث

حدیث ۱: صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہم سے پہلے کسی کے لیے غنیمت حلال نہیں ہوئی، اللہ تعالیٰ نے ہمارا ضعف و عجز دیکھ کر اسے ہمارے لیے حلال کر دیا۔“ (2)

حدیث ۲: سنن ترمذی میں ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ (عزوجل) نے مجھے تمام انبیاء سے افضل کیا۔“ یا فرمایا: ”میری امت کو تمام امتوں سے افضل کیا اور ہمارے لیے غنیمت حلال کی۔“ (3)

حدیث ۳: صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”ایک نبی (یوشع بن نون علیہ السلام) غزوہ کے لیے تشریف لے گئے اور اپنی قوم سے فرمایا: کہ ایسا شخص میرے ساتھ نہ چلے، جس نے نکاح کیا ہے اور ابھی زفاف نہیں کیا ہے (4) اور کرنا چاہتا ہے اور نہ وہ شخص جس نے مکان بنایا ہے اور اس کی چھتیں ابھی تیار نہیں ہوئی ہیں اور نہ وہ شخص جس نے گا بھن جانور (5) خریدے ہیں اور بچہ جننے کا منتظر ہے (یعنی جن کے دل کسی کام میں مشغول ہوں وہ نہ چلیں صرف وہ لوگ چلیں جن کو ادھر کا خیال نہ ہو) جب اپنے لشکر کو لے کر قریہ (بیت المقدس) کے قریب پہنچے، وقت عصر آ گیا (وہ جمعہ کا دن تھا اور اب ہفتہ کی رات آنے والی ہے، جس میں قتال بنی اسرائیل پر حرام تھا) انھوں نے آفتاب کو مخاطب کر کے فرمایا: تو مامور ہے اور میں مامور ہوں۔ اے اللہ! (عزوجل) آفتاب کو روک دے، آفتاب رک گیا اور اللہ (عزوجل) نے فتح دی اب غنیمتیں جمع کی گئیں اوسے کھانے کے لیے آگ آئی، مگر اوس نے نہیں کھایا (یعنی پہلے زمانہ میں حکم یہ تھا کہ غنیمت جمع کی جائے پھر آسمان سے آگ اترتی اور سب کو جلادیتی اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ سمجھا جاتا کہ کسی نے کوئی خیانت کی ہے اور یہاں بھی یہی ہوا) نبی نے فرمایا:

① پ ۱۰، الانفال: ۴۱ .

② ”صحیح مسلم“، کتاب الجہاد، باب تحلیل الغنائم... إلخ، الحدیث: ۳۲-۱۷۴۷، ص ۹۵۹ .

③ ”جامع الترمذی“، کتاب السیر باب ماجاء فی الغنیمۃ، الحدیث: ۱۵۵۸، ج ۳، ص ۱۹۶ .

④ یعنی بیوی سے ہمبستری نہیں کی ہے۔

⑤ وہ جانور جن کے پیٹوں میں بچے ہوں۔

کہ تم نے خیانت کی ہے، لہذا ہر قبیلہ میں سے ایک شخص بیعت کرے بیعت ہوئی ایک شخص کا ہاتھ اون کے ہاتھ سے چپک گیا، فرمایا: تمہارے قبیلہ میں کسی نے خیانت کی ہے اس کے بعد وہ لوگ سونے کا ایک سر لائے جو گائے کے سر برابر تھا، اس کو اس غنیمت میں شامل کر دیا پھر حسب دستور آگ آئی اور کھا گئی۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: کہ ہم سے قبل کسی کے لیے غنیمت حلال نہیں تھی اللہ (عزوجل) نے ہمارے ضعف و عجز کی وجہ سے اسے حلال کر دیا۔“ (1)

حدیث ۴: ابو داؤد نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں ہم حبشہ سے واپس ہوئے اس وقت پہنچے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابھی خیبر کو فتح کیا تھا، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ہمارے لیے حصہ مقرر فرمایا اور ہمیں بھی عطا فرمایا، جو لوگ فتح خیبر میں موجود نہ تھے اون میں ہمارے سوا کسی کو حصہ نہ دیا، صرف ہماری کشتی والے جتنے تھے حضرت جعفر اور اون کے رفقا (2) انہیں کو حصہ دیا۔ (3)

حدیث ۵: صحیح مسلم میں یزید بن ہرمز سے مروی کہ نجدہ حروری نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس لکھ کر دریافت کیا کہ غلام و عورت غنیمت میں حاضر ہوں تو آیا ان کو حصہ ملے گا؟ یزید سے فرمایا ”کہ لکھ دو کہ ان کے لیے سہم (حصہ) نہیں ہے، مگر کچھ دیدیا جائے“۔ (4)

حدیث ۶: صحیحین میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر لشکر میں سے کچھ لوگوں کو لڑنے کے لیے کہیں بھیجتے تو انہیں علاوہ حصہ کے کچھ نفل (انعام) عطا فرماتے۔ (5)

حدیث ۷: نیز صحیحین میں انہیں سے مروی، کہتے ہیں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ہمیں حصہ کے علاوہ خمس (6) میں سے نفل دیا تھا، مجھے ایک بڑا اونٹ ملا تھا۔ (7)

①..... ”صحیح مسلم“، کتاب الجہاد، باب تحلیل الغنائم... إلخ، الحدیث: ۳۲- (۱۷۴۷)، ص ۹۵۹.

و ”صحیح البخاری“، کتاب فرض الخمس، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم احلت لکم... إلخ، الحدیث: ۳۱۲۴، ج ۲، ص ۳۴۹.

②..... یعنی جو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔

③..... ”سنن أبي داود“، کتاب الجہاد، باب فیمن جاء بعد الغنیمة... إلخ، الحدیث: ۲۷۲۵، ج ۳، ص ۹۸.

④..... ”صحیح مسلم“، کتاب الجہاد، باب النساء الغازیات... إلخ، الحدیث: ۱۳۹- (۱۸۱۲)، ص ۱۰۰۷.

⑤..... ”صحیح مسلم“، کتاب الجہاد، باب الانفال، الحدیث: ۴۰- (۱۷۵۰)، ص ۹۶۱.

⑥..... مال غنیمت کا پانچواں حصہ۔

⑦..... ”صحیح مسلم“، کتاب الجہاد، باب الانفال، الحدیث: ۳۸- (۱۷۵۰)، ص ۹۶۱.

حدیث ۸: ابن ماجہ و ترمذی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تلوار ذوالفقار بدر کے دن نفل میں ملی تھی۔^(۱)

حدیث ۹: امام بخاری خولہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: ”کچھ لوگ اللہ (عزوجل) کے مال میں ناحق گھس پڑتے ہیں، اون کے لیے قیامت کے دن آگ ہے۔“^(۲)

حدیث ۱۰: ابوداؤد بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک شتر^(۳) کے پاس تشریف لائے اوس کے کوہان سے ایک بال لیکر فرمایا: ”اے لوگو! اس غنیمت میں سے میرے لیے کچھ نہیں ہے (بال کی طرف اشارہ کر کے) اور یہ بھی نہیں سوانحس کے (کہ یہ میں لوٹگا) وہ بھی تمہارے ہی اوپر رد ہو جائیگا، لہذا سوئی اور تاگا جو کچھ تم نے لیا ہے حاضر کرو۔“ ایک شخص اپنے ہاتھ میں بالوں کا گچھالے کر کھڑا ہوا اور عرض کی، میں نے پالان درست کرنے کے لیے یہ بال لیے تھے۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”اسمیں میرا اور بنی عبدالمطلب کا جو کچھ حصہ ہے وہ تمہیں دیا۔“ اوس شخص نے کہا، جب اس کا معاملہ اتنا بڑا ہے تو مجھے ضرورت نہیں یہ کہہ کر واپس کر دیا۔^(۴)

حدیث ۱۱: ترمذی نے ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے قبل تقسیم غنیمت کو خریدنے سے منع فرمایا۔^(۵)

مسائل فقہیہ

غنیمت اوس کو کہتے ہیں جو لڑائی میں کافروں سے بطور قہر و غلبہ کے لیا جائے۔ اور لڑائی کے بعد جو اون سے لیا جائے جیسے خراج اور جزیہ اس کو فئے کہتے ہیں۔ غنیمت میں خمس (پانچواں حصہ) نکال کر باقی چار حصے مجاہدین پر تقسیم کر دیے جائیں اور فئے کل بیت المال میں رکھا جائے۔^(۶) (درمختار وغیرہ)

①..... ”جامع الترمذی“، کتاب السیر، باب فی النفل، الحدیث: ۱۵۶۷، ج ۳، ص ۲۰۲.

②..... ”صحیح البخاری“، کتاب فرض الخمس، باب قوله تعالیٰ ﴿فان لله خمسہ وللرسول﴾ یعنی... إلخ، الحدیث: ۳۱۱۸، ج ۲، ص ۳۴۸.

③..... اونٹ۔

④..... ”سنن أبی داؤد“، کتاب الجہاد، باب فی فداء الاسیر بالمال، الحدیث: ۲۶۹۴، ج ۳، ص ۸۴.

⑤..... ”جامع الترمذی“، کتاب السیر، باب فی کراهیۃ بیع المغانم... إلخ، الحدیث: ۱۵۶۹، ج ۳، ص ۲۰۳.

⑥..... ”الدر المختار“، کتاب الجہاد، باب المغنم وقسمتہ، ج ۶، ص ۲۱۸، وغیرہ.

مسئلہ ۱: دارالحرب میں کسی شہر کے لوگ خود بخود مسلمان ہو گئے وہاں مسلمانوں کا تسلط نہ ہوا تھا تو صرف اون پر عشر (۱) مقرر ہوگا یعنی جو زراعت پیدا ہوا اس کا دسواں حصہ بیت المال کو ادا کر دیں اور اگر خود بخود ذمہ میں داخل ہوئے تو اون کی زمینوں پر خراج (۲) مقرر ہوگا اور اون پر جزیہ اور اگر غالب آنے کے بعد مسلمان ہوئے تو بادشاہ کو اختیار ہے اون پر احسان کرے اور زمینوں کی پیداوار کا عشر لے یا خراج مقرر کرے یا اون کو اور اون کے اموال کو خمس لینے کے بعد مجاہدین پر تقسیم کر دے۔ فتح کرنے کے بعد اگر وہ مسلمان نہ ہوئے تو اختیار ہے اگر چاہے انھیں لونڈی غلام بنائے اور خمس کے بعد انھیں اور اون کے اموال مجاہدین پر تقسیم کر دے اور زمینوں پر عشر مقرر کر دے اور اگر چاہے تو مردوں کو قتل کر ڈالے اور عورتوں بچوں اور اموال کو بعد خمس تقسیم کر دے اور اگر چاہے تو سب کو چھوڑ دے اور ان پر جزیہ اور زمینوں پر خراج مقرر کر دے اور چاہے تو انھیں وہاں سے نکال دے اور دوسروں کو وہاں بسائے اور چاہے تو اون کو چھوڑ دے اور زمین انھیں واپس دے اور عورتوں، بچوں اور دیگر اموال کو تقسیم کر دے مگر اس صورت میں بقدر زراعت انھیں کچھ مال بھی دیدے ورنہ مکروہ ہے اور چاہے تو صرف اموال تقسیم کر دے اور انھیں اور عورتوں، بچوں اور زمینوں کو چھوڑ دے مگر تھوڑا مال بقدر زراعت دیدے (۳) ورنہ مکروہ ہے اور اگر تمام اموال اور زمینیں تقسیم کر دیں اور اون کو چھوڑ دیا تو یہ ناجائز ہے۔ (۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۲: اگر کسی شہر کو بطور صلح فتح کیا ہو تو جن شرائط پر صلح ہوئی ان پر باقی رکھیں اُس کے خلاف کرنے کی نہ انھیں اجازت ہے نہ بعد والوں کو اور وہاں کی زمین انھیں لوگوں کی ملک رہے گی۔ (۵) (درمختار)

مسئلہ ۳: دارالحرب کے جانور قبضہ میں کیے اور ان کو دارالاسلام تک نہیں لاسکتا تو ذبح کر کے جلا ڈالے۔ یوہیں اور سامان جن کو نہیں لاسکتا ہے جلا دے اور برتنوں کو توڑ ڈالے روغن وغیرہ بہا دے اور تھیا روغیرہ لوہے کی چیزیں جو جلنے کے قابل نہیں انھیں پوشیدہ جگہ دفن کر دے۔ (۶) (درمختار)

مسئلہ ۴: دارالحرب میں بغیر ضرورت غنیمت تقسیم نہ کریں اور اگر بار برداری کے جانور نہ ہوں تو تھوڑی تھوڑی مجاہدین کے حوالہ کر دی جائے کہ دارالاسلام میں آ کر واپس دیں اور یہاں تقسیم کی جائے۔ (۷) (درمختار)

مسئلہ ۵: مال غنیمت کو دارالحرب میں مجاہدین اپنی ضرورت میں قبل تقسیم صرف کر سکتے ہیں مثلاً جانوروں کا چارہ

①..... زمین پیداوار کا دسواں حصہ۔
②..... اسلامی حکومت غیر مسلموں سے عشر کے بدلے جو مال لیتی ہے خراج کہلاتا ہے۔

③..... یعنی اتنا مال جس سے کھیتی باڑی کر سکیں۔

④..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب السیر، الباب الرابع فی الغنائم، الفصل الاول، ج ۲، ص ۲۰۵۔

⑤..... ”الدرالمختار“، کتاب الجہاد، باب المغنم وقسمته، ج ۶، ص ۲۱۸۔

⑥..... المرجع السابق، ص ۲۲۳۔
⑦..... المرجع السابق، ص ۲۲۴۔

اپنے کھانے کی چیزیں کھانا پکانے کے لیے ایندھن، گھی، تیل، شکر، میوے خشک و تر اور تیل لگانے کی ضرورت ہو تو کھانے کا تیل لگا سکتا ہے اور خوشبودار تیل مثلاً روغن گل⁽¹⁾ وغیرہ اس وقت استعمال کر سکتا ہے جب کسی مرض میں اس کے استعمال کی حاجت ہو اور گوشت کھانے کے جانور ذبح کر سکتے ہیں مگر چڑا مال غنیمت میں واپس کریں۔ اور مجاہدین اپنی باندی، غلام اور عورتوں بچوں کو بھی مال غنیمت سے کھلا سکتے ہیں۔ اور جو شخص تجارت کے لیے گیا ہے لڑنے کے لیے نہیں گیا وہ اور مجاہدین کے نوکر مال غنیمت کو صرف⁽²⁾ نہیں کر سکتے ہاں پکا ہوا کھانا یہ بھی کھا سکتے ہیں۔ اور پہلے سے اشیاء اپنے پاس رکھ لینا کہ ضرورت کے وقت صرف کرینگے ناجائز ہے۔ یوہیں جو چیز کام کے لیے لی تھی اور بیچ گئی اسے بیچنا بھی ناجائز ہے اور بیچ ڈالی تو دام⁽³⁾ واپس کرے۔⁽⁴⁾ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶: مال غنیمت کو بیچنا جائز نہیں اور بیچا تو چیز واپس لی جائے اور وہ چیز نہ ہو تو قیمت مال غنیمت میں داخل کرے۔⁽⁵⁾ (درمختار)

مسئلہ ۷: دارالحرب سے نکلنے کے بعد اب تصرف جائز نہیں، ہاں اگر سب مجاہدین کی رضا سے ہو تو حرج نہیں اور جو چیزیں دارالحرب میں لی تھیں اون میں سے کچھ بچا ہے اور اب دارالاسلام میں آ گیا تو بقیہ واپس کر دے اور واپسی سے پہلے غنیمت تقسیم ہو چکی تو فقرا پر تصدق کر دے⁽⁶⁾ اور خود فقیر ہو تو اپنے کام میں لائے اور اگر دارالاسلام میں پہنچنے کے بعد بقیہ کو صرف کر ڈالا ہے تو قیمت واپس کرے اور غنیمت تقسیم ہو چکی ہے تو قیمت تصدق کر دے اور خود فقیر ہو تو کچھ حاجت نہیں۔⁽⁷⁾ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۸: مال غنیمت میں قبل تقسیم خیانت کرنا منع ہے۔⁽⁸⁾ (درمختار)

مسئلہ ۹: جو شخص دارالحرب میں مسلمان ہو گیا وہ خود اور اس کے چھوٹے بچے اور جو کچھ اس کے پاس مال و متاع⁽⁹⁾ ہے سب محفوظ ہیں یہ جبکہ اسلام لانا گرفتار کرنے سے پہلے ہو اور اسکے بعد کہ سپاہیوں نے اسے گرفتار کیا اگر مسلمان ہو تو وہ غلام

①..... پھولوں کا تیل - ②..... خرچ - ③..... قیمت -

④..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الجہاد، باب المغنم و قسمتہ، مطلب: فی ان معلوم المستحق... إلخ، ج ۶، ص ۲۲۹.

و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب السیر، الباب الرابع فی الغنائم، الفصل الاول، ج ۲، ص ۲۰۹.

⑤..... "الدرالمختار"، کتاب الجہاد، باب المغنم و قسمتہ، ج ۶، ص ۲۲۵-۲۲۶.

⑥..... فقیروں پر صدقہ کر دے۔

⑦..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب السیر، الباب الرابع فی الغنائم، الفصل الاول، ج ۲، ص ۲۱۲.

و "الدرالمختار"، کتاب الجہاد، باب المغنم و قسمتہ، ج ۶، ص ۲۳۰.

⑧..... "الدرالمختار"، کتاب الجہاد، ج ۶، ص ۲۰۸.

⑨..... ساز و سامان وغیرہ۔

ہے۔ اور اگر مسلمان ہونے سے پہلے اُس کے بچے اور اموال پر قبضہ ہو گیا اور وہ گرفتاری سے پہلے مسلمان ہو گیا تو صرف وہ آزاد ہے اور اگر حربی امن لیکر دارالاسلام میں آیا تھا اور یہاں مسلمان ہو گیا پھر مسلمان اُس کے شہر پر غالب آئے تو بال بچے اور اموال سب فتنے ہیں۔⁽¹⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: جو شخص دارالحرب میں مسلمان ہوا اور اُس نے پیشتر⁽²⁾ سے کچھ مال کسی مسلمان یا ذمی کے پاس امانت رکھ دیا تھا تو یہ مال بھی اُس کو ملے گا اور حربی کے پاس تھا تو فتنے ہے اور اگر دارالحرب میں مسلمان ہو کر دارالاسلام میں چلا آیا پھر مسلمانوں کا اُس شہر پر تسلط⁽³⁾ ہوا تو اُس کے چھوٹے بچے محفوظ رہیں گے اور جو اموال اُس نے مسلمان یا ذمی کے پاس امانت رکھے ہیں وہ بھی اُسی کے ہیں باقی سب فتنے ہے۔⁽⁴⁾ (درمختار، فتح القدر)

مسئلہ ۱۱: جو شخص دارالحرب میں مسلمان ہوا تو اوسکی بالغ اولاد اور زوجہ اور زوجہ کے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ اور جائداد غیر منقولہ⁽⁵⁾ اور اوس کے باندی غلام لڑنے والے اور اس باندی کے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ، یہ سب غنیمت ہیں۔⁽⁶⁾ (درمختار)

مسئلہ ۱۲: جو حربی دارالاسلام میں بغیر امان لیے آ گیا اور اسے کسی نے پکڑ لیا تو وہ اور اُس کے ساتھ جو کچھ مال ہے سب فتنے ہے۔⁽⁷⁾ (درمختار)

غنیمت کی تقسیم

مسئلہ ۱: غنیمت کے پانچ حصے کیے جائیں ایک حصہ نکال کر باقی چار حصے مجاہدین پر تقسیم کر دیے جائیں اور سوار بہ نسبت پیدل کے دونا⁽⁸⁾ پائے گا یعنی ایک اوس کا حصہ اور ایک گھوڑے کا اور گھوڑا عربی ہو یا اور قسم کا سب کا ایک حکم ہے۔ سردار لشکر اور سپاہی دونوں برابر ہیں یعنی جتنا سپاہی کو ملے گا اتنا ہی سردار کو بھی ملے گا۔ اونٹ اور گدھے اور خچر کسی کے پاس ہوں تو اون کی وجہ سے کچھ زیادہ نہ ملے گا یعنی اسے بھی پیدل والے کے برابر ملے گا اور اگر کسی کے پاس چند گھوڑے ہوں جب بھی اتنا ہی

①..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الجہاد، باب المغنم وقسمته، مطلب: فی ان معلوم المستحق... إلخ، ج ۶، ص ۲۳۱.

②..... پہلے

③..... قبضہ، غلبہ۔

④..... "الدرالمختار"، کتاب الجہاد، باب المغنم وقسمته، ج ۶، ص ۲۳۱.

و "فتح القدر"، کتاب السیر، باب الغنائم وقسمتها، ج ۵، ص ۲۳۰.

⑤..... یعنی وہ جائداد جو دوسری جگہ نہیں لے جا سکتا مثلاً مکان، زمین وغیرہ۔

⑥..... "الدرالمختار"، کتاب الجہاد، باب المغنم وقسمته، ج ۶، ص ۲۳۱.

⑦..... المرجع السابق، ص ۲۳۱.

⑧..... دو گنا۔

ملے گا جتنا ایک گھوڑے کے لیے ملتا تھا۔⁽¹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۲: سوار دو چند غنیمت کا اس وقت مستحق ہوگا جب دارالاسلام سے جدا ہونے کے وقت اس کے پاس گھوڑا ہو لہذا جو شخص دارالحرب میں بغیر گھوڑے کے آیا اور وہاں گھوڑا خرید لیا تو پیدل کا حصہ پائے گا اور اگر گھوڑا تھا مگر وہاں پہنچ کر مر گیا تو سوار کا حصہ پائے گا اور سوار کے دو چند⁽²⁾ حصہ پانے کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ اس کا گھوڑا امراض نہ ہو اور بڑا ہو یعنی لڑائی کے قابل ہو اور اگر گھوڑا بیمار تھا اور غنیمت سے قبل اچھا ہو گیا تو سوار کا حصہ پائے گا ورنہ نہیں اور اگر پچھیرا⁽³⁾ تھا اور غنیمت کے قبل جوان ہو گیا تو نہیں اور اگر گھوڑا لیکر چلا مگر سرحد پر پہنچنے سے پہلے کسی نے غصب کر لیا یا کوئی دوسرا شخص اس پر سواری لینے لگا یا گھوڑا بھاگ گیا اور یہ شخص دارالحرب میں پیدل داخل ہوا تو اگر ان صورتوں میں لڑائی سے پہلے اسے وہ گھوڑا مل گیا تو سوار کا حصہ پائے گا ورنہ پیدل کا اور اگر لڑائی سے پہلے یا جنگ کے وقت گھوڑا بیچ ڈالا تو پیدل کا حصہ پائے گا۔⁽⁴⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: سوار کے لیے یہ ضرور نہیں کہ گھوڑا اس کی ملک ہو بلکہ کرایہ یا عاریت سے لیا ہو⁽⁵⁾ بلکہ اگر غصب کر کے⁽⁶⁾ لے گیا جب بھی سوار کا حصہ پائیگا اور غصب کا گناہ اس پر ہے اور اگر دو شخصوں کی شرکت میں گھوڑا ہے تو ان میں کوئی سوار کا حصہ نہیں پائیگا مگر جبکہ داخل ہونے سے پہلے ایک نے دوسرے سے اس کا حصہ کرایہ پر لے لیا۔⁽⁷⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: غلام اور بچہ اور عورت اور مجنون کے لیے حصہ نہیں ہاں خمس نکالنے سے پہلے پوری غنیمت میں سے انہیں کچھ دیدیا جائے جو حصہ کے برابر نہ ہو مگر اس وقت کہ انہوں نے قتال کیا ہو یا عورت نے مجاہدین کا کام کیا ہو مثلاً کھانا پکانا یا بیاروں اور زخمیوں کی تیمارداری کرنا اور کو پانی پلانا وغیرہ۔⁽⁸⁾ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۵: غنیمت کا پانچواں حصہ جو نکالا گیا ہے اس کے تین حصے کیے جائیں ایک حصہ یتیموں کے لیے اور ایک مسکینوں اور ایک مسافروں کے لیے اور اگر یہ تینوں حصے ایک ہی قسم مثلاً یتامی⁽⁹⁾ یا مساکین پر صرف کر دیے⁽¹⁰⁾ جب بھی جائز ہے اور مجاہدین کو حاجت ہو تو ان پر صرف کرنا بھی جائز ہے۔⁽¹¹⁾ (درمختار)

①..... "الفتاویٰ الہندیہ" کتاب السیر، الباب الرابع، الفصل الثانی فی کیفیة القسمة، ج ۲، ص ۲۱۲.

②..... یعنی دگنا۔

③..... گھوڑے کا بچہ۔

④..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الجہاد، فصل فی کیفیة القسمة، ج ۶، ص ۲۳۲-۲۳۴.

⑤..... یعنی جنگ کے لیے مانگ کر لایا ہو۔

⑥..... "الدرالمختار"، کتاب الجہاد، فصل فی کیفیة القسمة، مطلب: مخالفة الامیر حرام، ج ۶، ص ۲۳۳.

⑦..... "الدرالمختار"، کتاب الجہاد، ج ۶، ص ۲۳۵.

⑧..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب السیر، الباب الرابع فی الغنائم و قسمتہا، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۲۱۴.

⑨..... یتیم بچے۔

⑩..... خرچ کر دیے۔

⑪..... "الدرالمختار"، کتاب الجہاد، فصل فی کیفیة القسمة، ج ۶، ص ۲۳۷.

مسئلہ ۶: بنی ہاشم و بنی مطلب کے یتامی اور مساکین اور مسافر اگر فقیر ہوں تو یہ لوگ بہ نسبت دوسروں کے خمس کے زیادہ حقدار ہیں کیونکہ اور فقرا تو زکاۃ بھی لے سکتے ہیں اور یہ نہیں لے سکتے اور یہ لوگ غنی ہوں تو خمس میں ان کا کچھ حق نہیں۔⁽¹⁾ (درمختار)

مسئلہ ۷: جو فوج یا جو شخص لڑنے کے ارادہ سے دارالحرب میں پہنچا اور جس وقت پہنچا لڑائی ختم ہو چکی ہے تو یہ بھی غنیمت میں حصہ دار ہے۔ یو ہیں جو شخص گیا مگر بیماری وغیرہ سے لڑائی میں شریک نہ ہو سکا تو غنیمت پائیگا اور اگر کوئی تجارت کے لیے گیا ہے تو جب تک لڑنے میں شریک نہ ہو غنیمت کا مستحق نہیں۔⁽²⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸: جو شخص دارالحرب میں مر گیا اور غنیمت نہ ابھی تقسیم ہوئی ہے نہ دارالاسلام میں لائی گئی ہے نہ بادشاہ نے غنیمت کو بیچا ہے تو اس کا حصہ نہیں یعنی اس کا حصہ اس کے وارثوں کو نہیں دیا جائیگا اور اگر تقسیم ہو چکی ہے یا دارالاسلام میں لائی جا چکی ہے یا بادشاہ نے بیچ ڈالی ہے تو اس کا حصہ وارثوں کو ملے گا۔⁽³⁾ (درمختار)

مسئلہ ۹: تقسیم کے بعد ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ میں بھی جنگ میں شریک تھا اور گواہوں سے اس امر⁽⁴⁾ کو ثابت بھی کر دیا تو تقسیم باطل نہ کی جائے بلکہ اس شخص کو اس کے حصہ کی قدر بیت المال سے دیا جائے۔⁽⁵⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: غنیمت میں کتابیں ملیں اور معلوم نہیں کہ اون میں کیا لکھا ہے تو نہ تقسیم کریں نہ کافروں کے ہاتھ بیچیں بلکہ موضع احتیاط میں دفن کر دیں کہ کافروں کو نہ مل سکیں اور اگر بادشاہ اسلام مسلمان کے ہاتھ بیچنا چاہے تو ایسے مسلمان کے ہاتھ نہ بیچے جو کافروں کے ہاتھ بیچ ڈالے اور قابل اعتماد شخص ہے کہ کافروں کے ہاتھ نہ بیچے گا تو اس کے ہاتھ بیچ سکتے ہیں۔ اگر سونے یا چاندی کے ہار ملے جن میں صلیب⁽⁶⁾ یا تصویریں بنی ہیں تو تقسیم سے پہلے انھیں توڑ ڈالے اور ایسے مسلمان کے ہاتھ نہ بیچے جو کافروں کے ہاتھ بیچ ڈالے گا اور اگر روپے اشرفیوں میں تصویریں ہیں تو بغیر توڑنے کے تقسیم و بیع کر سکتے ہیں۔⁽⁷⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: شکاری کتے اور باز اور شکرے⁽⁸⁾ غنیمت میں ملے تو یہ بھی تقسیم کیے جائیں اور تقسیم سے قبل ان سے شکار

①..... "الدرالمختار"، کتاب الجہاد، فصل فی کیفیة القسمة، ج ۶، ص ۲۳۷، ۲۳۸.

②..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الجہاد، باب المغنم و قسمتہ، مطلب: فی ان معلوم المستحق... إلخ، ج ۶، ص ۲۲۶.

③..... "الدرالمختار"، باب المغنم و قسمتہ، کتاب الجہاد، ج ۶، ص ۲۲۶.

④..... دعویٰ۔

⑤..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب السیر، الباب الرابع، الفصل الثانی فی کیفیة القسمة، ج ۲، ص ۲۱۴-۲۱۵.

⑥..... عیسائیوں کا ایک مقدس نشان۔

⑦..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب السیر، الباب الرابع، الفصل الثانی فی کیفیة القسمة، ج ۲، ص ۲۱۵.

⑧..... بازی قسم کا ایک چھوٹا سا شکاری پرندہ۔

مکروہ ہے۔⁽¹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: جو جماعت بادشاہ سے اجازت لیکر دارالحرب میں گئی یا باقوت جماعت بغیر اجازت گئی اور شب خون مار کر⁽²⁾ وہاں سے مال لائی تو یہ غنیمت ہے خمس لیکر باقی تقسیم ہوگا اور اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوں یعنی نہ اجازت لی نہ باقوت جماعت ہے تو جو کچھ حاصل کیا سب انھیں کا ہے خمس نہ لیا جائے۔⁽³⁾ (درمختار)

مسئلہ ۱۳: اگر کچھ لوگ اجازت سے گئے تھے اور کچھ بغیر اجازت اور یہ لوگ باقوت بھی نہ تھے تو اجازت والے جو کچھ مال پائیں گے اس میں سے خمس لیکر باقی ان پر تقسیم ہو جائیگا اور دوسرے فریق نے جو کچھ حاصل کیا ہے اس میں سے خمس ہے نہ تقسیم بلکہ جس نے جتنا پایا وہ اسی کا ہے اس کا ساتھ والا بھی اس میں شریک نہیں۔ اور اگر اجازت والے اور بے اجازت دونوں مل گئے اور ان کے اجتماع سے قوت پیدا ہوگئی تو اب خمس لیکر غنیمت کی مثل تقسیم ہوگی یعنی ایک نے بھی جو کچھ پایا ہے وہ سب پر تقسیم ہو جائیگا۔⁽⁴⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: غنیمت کی تقسیم ہوئی اور تھوڑی سی چیز باقی رہ گئی جو قابل تقسیم نہیں کہ لشکر بڑا ہے اور چیز تھوڑی تو بادشاہ کو اختیار ہے کہ فقرا پر تصدق کر دے یا بیت المال میں جمع کر دے کہ ضرورت کے وقت کام آئے۔⁽⁵⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: اجازت لیکر ایک جماعت دارالحرب کو گئی اور اس سے بادشاہ نے کہہ دیا کہ تم جو کچھ پاؤ گے وہ سب تمھارا ہے اس میں خمس نہیں لوں گا تو اگر وہ جماعت باقوت ہے تو اس کا یہ کہنا جائز نہیں یعنی خمس لیا جائیگا اور باقوت نہ ہو تو کہنا جائز ہے اور خمس نہیں۔⁽⁶⁾ (درمختار)

مسئلہ ۱۶: بادشاہ یا سپہ سالار⁽⁷⁾ اگر لڑائی کے پہلے یا جنگ کے وقت کچھ سپاہیوں سے یہ کہہ دے کہ تم جو کچھ پاؤ گے وہ تمھارا ہے یا یوں کہ تم میں جو جس کا فرک قتل کرے اس کا سامان اس کے لیے ہے تو یہ جائز بلکہ بہتر ہے کہ اس کی وجہ سے اون سپاہیوں کو ترغیب ہوگی۔ اور اس کو نفل کہتے ہیں اور اس میں سے خمس ہے نہ تقسیم بلکہ وہ سب اسی پانے والے کا ہے۔ اگر یہ لفظ کہے

①..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب السیر، الباب الرابع فی الغنائم وقسمتها، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۲۱۵.

②..... رات کے وقت بے خبری میں دشمن پر حملہ کرنا۔

③..... "الدرالمختار"، کتاب الجہاد، فصل فی کیفیۃ القسمة، ج ۶، ص ۲۴۱.

④..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب السیر، الباب الرابع فی الغنائم وقسمتها، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۲۱۶.

⑤..... المرجع السابق.

⑥..... "الدرالمختار"، کتاب الجہاد، فصل فی کیفیۃ القسمة، ج ۶، ص ۲۴۱.

⑦..... لشکر کا سربراہ۔

تھے کہ جو جس کا فر کو قتل کریگا اوس مقتول کا سامان وہ لے اور خود بادشاہ یا سپہ سالار نے کسی کا فر کو قتل کیا تو یہ سامان لے سکتا ہے اور یہ کہنا بھی جائز ہے کہ یہ سو روپے لو اور فلاں کا فر کو مار ڈالو یا یوں کہ اگر تم نے فلاں کا فر کو مار ڈالا تو تمہیں ہزار روپے دوںگا۔ لڑائی ختم ہونے اور غنیمت جمع کرنے کے بعد نفل دینا جائز نہیں ہاں اگر مناسب سمجھے تو خمس میں سے دے سکتا ہے۔⁽¹⁾
(عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷: جن لوگوں کو نفل (انعام) دینا کہا ہے انہوں نے نہیں سنا اور انہوں نے سن لیا جب بھی اوس انعام کے مستحق ہیں۔⁽²⁾ (درمختار)

مسئلہ ۱۸: دارالحرب میں لشکر ہے اس میں سے کچھ لوگ کہیں بھیجے گئے اور ان سے یہ کہہ دیا کہ جو کچھ تم پاؤ گے وہ سب تمہارا ہے تو جائز ہے اور اگر دارالاسلام سے یہ کہہ کر بھیجا تو ناجائز۔⁽³⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: ایسے قتل کیا جس کا قتل جائز نہ تھا مثلاً بچہ یا مجنون یا عورت کو تو مستحق انعام نہیں۔⁽⁴⁾ (درمختار)

مسئلہ ۲۰: نفل کا یہ مطلب ہے کہ دوسرے لوگ اوس میں شریک نہ ہوں گے نہ یہ کہ یہ شخص ابھی سے مالک ہو گیا بلکہ مالک اوس وقت ہوگا جب دارالاسلام میں لائے، لہذا اگر لوٹھی ملی تو جب تک دارالاسلام میں لانے کے بعد استبرا⁽⁵⁾ نہ کرے، وطی نہیں کر سکتا، نہ اوسے فروخت کر سکتا ہے۔⁽⁶⁾ (عامہ کتب)

استیلائے کفار کا بیان

مسئلہ ۱: دارالحرب میں ایک کافر نے دوسرے کافر کو قید کر لیا یعنی جنگ میں پکڑ لیا وہ اوس کا مالک ہو گیا لہذا اگر ہم اوس سے خرید لیں یا ان قید کر نیوالوں پر مسلمانوں نے چڑھائی کی اور اوس کافر کو اوس سے لے لیا تو مسلمان مالک ہو گئے یہی حکم اموال کا بھی ہے۔⁽⁷⁾ (درمختار وغیرہ)

①..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الجہاد، فصل فی کیفیة القسمة، مطلب: فی التنفیل، ج ۶، ص ۲۴۱-۲۴۵.

و "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب السیر، الباب الرابع فی الغنائم وقسمتها، الفصل الثالث، ج ۲، ص ۲۱۶.

②..... "الدرالمختار"، کتاب الجہاد، فصل فی کیفیة القسمة، ج ۶، ص ۲۴۵.

③..... "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب السیر، الباب الرابع فی الغنائم وقسمتها، الفصل الثالث، ج ۲، ص ۲۱۷.

④..... "الدرالمختار"، کتاب الجہاد، فصل فی کیفیة القسمة، ج ۶، ص ۲۴۵.

⑤..... رحم کا نطفہ سے خالی ہونا یعنی حیض آجائے تاکہ پتہ چل جائے کہ لونڈی حملہ نہیں۔

⑥..... "الدرالمختار"، کتاب الجہاد، فصل فی کیفیة القسمة، ج ۶، ص ۲۵۰.

⑦..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الجہاد، باب استیلاء الکفار... الخ، ج ۶، ص ۲۵۳، ۲۵۴، وغیرہ.

مسئلہ ۲: اگر حربی کافر (۱) ذمی (۲) کو دارالاسلام سے پکڑ لے گئے تو اس کے مالک نہ ہوں گے۔ (۳) (درمختار)

مسئلہ ۳: حربی کافر اگر مسلمان کے اموال پر قبضہ کر کے دارالحرب میں لے گئے تو مالک ہو جائیں گے مگر جب تک دارالحرب کو پہنچ نہ جائیں مسلمانوں پر فرض ہے کہ اون کا پیچھا کریں اور اون سے چھین لیں۔ پھر جب کہ دارالحرب میں لے جانے کے بعد اگر وہ حربی جن کے پاس وہ اموال ہیں مسلمان ہو گئے تو اب بالکل ان کی ملک ثابت ہوگئی کہ اب اون سے نہیں لیں گے اور اگر مسلمان ان حربیوں پر دارالحرب میں پہنچنے سے قبل غالب آ گئے تو جس کی چیز ہے او سے دیدیں گے اور کچھ معاوضہ نہ لیں گے اور دارالحرب میں پہنچنے کے بعد غلبہ ہوا اور غنیمت تقسیم ہونے سے پہلے مالک نے آ کر کہا کہ یہ چیز میری ہے تو او سے بلا معاوضہ دیدینگے اور غنیمت تقسیم ہونے کے بعد کہا تو اب بقیمت دیدینگے اور جس دن غنیمت میں وہ چیز ملی اوس دن جو قیمت تھی وہ لی جائیگی۔ (۴) (درمختار)

مسئلہ ۴: کافر مان لیکر دارالاسلام میں آیا اور کسی مسلمان کی چیز چورا کر دارالحرب میں لے گیا اور وہاں سے کوئی مسلمان وہ چیز خرید کر لایا تو وہ چیز مالک کو مفت دلادی جائے گی۔ (۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۵: اگر مسلمان غلام بھاگ کر دارالحرب کو چلا گیا اور حربیوں نے او سے پکڑ لیا تو مالک نہ ہونگے، لہذا اگر مسلمانوں کا غلبہ ہوا اور وہ غلام غنیمت میں ملا تو مالک کو بلا معاوضہ دیا جائے اگرچہ غنیمت تقسیم ہو چکی ہو وہاں تقسیم کے بعد اگر دلایا گیا تو جس کے حصہ میں غلام پڑا تھا او سے بیت المال سے قیمت دیں۔ (۶) (فتح)

مسئلہ ۶: مسلمان غلام بھاگ کر گیا اور اوس کے ساتھ گھوڑا اور مال و اسباب بھی تھا اور سب پر کافروں نے قبضہ کر لیا پھر اون سے سب چیزیں اور غلام کوئی شخص خرید لایا تو غلام بلا معاوضہ مالک کو دلایا جائے اور باقی چیزیں بقیمت اور اگر غلام مرتد ہو کر دارالحرب کو بھاگ گیا تو حربی پکڑنے کے بعد مالک ہو گئے۔ (۷) (درمختار)

مسئلہ ۷: جو کافر مان لیکر دارالاسلام میں آیا اوس کے ہاتھ مسلمان غلام نہ بیچا جائے اور بیچ دیا تو واپس لینا واجب ہے

①..... دارالحرب میں رہنے والے کافر۔

②..... وہ کافر جو ہزی دے کر مسلمانوں کی حفاظت میں رہتا ہو۔

③..... ”الدرالمختار“، کتاب الجہاد، باب استیلاء الکفار... إلخ، ج ۶، ص ۲۵۴.

④..... المرجع السابق، ص ۲۵۴، ۲۵۷.

⑤..... ”ردالمحتار“، کتاب الجہاد، باب استیلاء الکفار... إلخ، مطلب: فی ان الأصل فی الاشیاء الإباحة، ج ۶، ص ۲۵۷.

⑥..... ”فتح القدیر“، کتاب السیر، باب استیلاء الکفار، ج ۵، ص ۲۶۲.

⑦..... ”الدرالمختار“، کتاب الجہاد، باب استیلاء الکفار... إلخ، ج ۶، ص ۲۶۰.

اور اگر واپس بھی نہ لیا یہاں تک کہ غلام کو لے کر دارالہرب کو چلا گیا تو اب وہ آزاد ہے یعنی وہ غلام اگر وہاں سے بھاگ کر آیا یا مسلمانوں کا غلبہ ہو اور اُس غلام کو وہاں سے حاصل کیا تو نہ کسی کو دیا جائے نہ غنیمت کی طرح تقسیم ہو بلکہ وہ آزاد ہے۔
یوہیں اگر حربی غلام مسلمان ہو گیا اور وہاں سے بھاگ کر دارالاسلام میں آ گیا یا ہمارا لشکر دارالہرب میں تھا اُس لشکر میں آ گیا یا اُس کو کسی مسلمان یا ذمی یا حربی نے دارالہرب میں خرید لیا یا اُس کے مالک نے بیچنا چاہا یا مسلمانوں کا ان پر غلبہ ہوا بہر حال آزاد ہو گیا۔⁽¹⁾ (درمختار)

مستامن کا بیان

مستامن وہ شخص ہے جو دوسرے ملک میں امان لیکر گیا۔ دوسرے ملک سے مراد وہ ملک ہے جس میں غیر قوم کی سلطنت ہو یعنی حربی دارالاسلام میں یا مسلمان دارالکفر میں امان لیکر گیا تو مستامن ہے۔⁽²⁾

مسئلہ ۱: دارالہرب میں مسلمان امان لیکر گیا تو وہاں والوں کی جان و مال سے تعرض کرنا⁽³⁾ اس پر حرام ہے کہ جب امان لی تو اُس کا پورا کرنا واجب ہے۔ یوہیں اُن کافروں کی عورتیں بھی اس پر حرام ہیں اور اگر مسلمان قید ہو کر گیا ہے تو کافروں کی جان و مال اس پر حرام نہیں اگرچہ کافروں نے خود ہی اُسے چھوڑ دیا ہو یعنی یہ اگر وہاں سے کوئی چیز لے آیا یا کسی کو مار ڈالا تو گنہگار نہیں کہ اس نے اُن کے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں کیا ہے جس کا خلاف کرنا جائز نہ ہو۔⁽⁴⁾ (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ ۲: مسلمان امان لے کر گیا اور وہاں سے کوئی چیز لے کر دارالاسلام میں چلا آیا تو اس شے کا اب مالک ہو گیا مگر یہ ملک حرام و خبیث ہے کہ اس کو ایسا کرنا جائز نہ تھا لہذا حکم ہے کہ فقہ پر تصدق کر دے اور اگر تصدق نہ کیا اور اس شے کو بیچ ڈالا تو بیع صحیح ہے اور اگر اس نے وہاں نکاح کیا تھا اور عورت کو جبراً لایا تو دارالاسلام میں پہنچ کر نکاح جاتا رہا اور عورت کینز ہو گئی۔⁽⁵⁾ (جوہرہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: مسلمان امان لے کر دارالہرب کو گیا اور وہاں کے بادشاہ نے بدعہدی کی مثلاً اس کا مال لے لیا یا قید کر لیا یا دوسرے نے اس قسم کا کوئی معاملہ کیا اور بادشاہ کو اس کا علم ہوا اور تدارک⁽⁶⁾ نہ کیا تو اب ان کے جان و مال سے تعرض کرے تو گنہگار نہیں کہ بدعہدی اُن کی جانب سے ہے اسکی جانب سے نہیں اور اس صورت میں جو مال وغیرہ وہاں

①....."الدرالمختار"، کتاب الجہاد، باب استیلاء الکفار... إلخ، ج ۶، ص ۲۶۱.

②....."الدرالمختار" کتاب الجہاد، باب المستامن، ج ۶، ص ۲۶۲.

③..... بے جا مداخلت

④....."الدرالمختار" کتاب الجہاد، باب المستامن، ج ۶، ص ۲۶۲.

⑤....."ردالمحتار" کتاب الجہاد، باب المستامن، ج ۶، ص ۲۶۳.

⑥..... تلافی، پوچھ پگھ۔

سے لائے گا حلال ہے۔⁽¹⁾ (شرح ملتقى)

مسئلہ ۴: مسلمان نے دارالحرب میں کافر حربی کی رضامندی سے کوئی مال حاصل کیا تو اس میں کوئی حرج نہیں مثلاً ایک روپیہ دو روپے کے بدلے میں بیچا۔ یوہیں اگر اُس کو قرض دیا اور یہ ٹھہرا لیا کہ مہینہ بھر میں سو کے سوا سو⁽²⁾ لوں گا یہ جائز ہے کہ کافر حربی کا مال جس طرح ملے لے سکتا ہے مگر معاہدہ کے خلاف کرنا حرام ہے۔⁽³⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۵: مسلمان دارالحرب میں امان⁽⁴⁾ لیکر گیا ہے اس نے کسی حربی کو قرض دیا یا کوئی چیز اس کے ہاتھ اُدھار نیچی یا حربی نے اس مسلمان کو قرض دیا یا اس کے ہاتھ کوئی چیز اُدھار نیچی یا ایک نے دوسرے کی کوئی چیز غصب کی پھر یہ دونوں دارالاسلام میں آئے تو قاضی شرع⁽⁵⁾ ان میں باہم کوئی فیصلہ نہ کریگا ہاں اب یہاں آنے کے بعد اگر اس قسم کی بات ہوگی تو فیصلہ کیا جائیگا۔ یوہیں اگر دو حربی امان لیکر آئے اور دارالحرب میں ان کے درمیان اس قسم کا معاملہ ہوا تھا تو ان میں بھی فیصلہ نہ کیا جائے گا۔⁽⁶⁾ (ردمختار)

مسئلہ ۶: مسلمان تاجر کو یہ اجازت نہیں کہ لونڈی غلام بیچنے کے لیے دارالحرب جائے ہاں اگر خدمت کے لیے لے جانا چاہتا ہو تو اجازت ہے۔⁽⁷⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۷: حربی امان لیکر دارالاسلام میں آیا تو پورے سال بھر یہاں رہنے نہ دینگے اور اُس سے کہہ دیا جائیگا کہ اگر تو یہاں سال بھر ہیگا تو جزیہ مقرر ہوگا اب اگر سال بھر رہ گیا تو جزیہ لیا جائیگا اور وہ ذمی ہو جائیگا اور اب دارالحرب جانے نہ دینگے، اگرچہ تجارت یا کسی اور کام کے لیے جانا چاہتا ہو اور چلا گیا تو بدستور حربی ہو گیا اس کا خون مباح ہے۔⁽⁸⁾ (جوہرہ)

مسئلہ ۸: سال سے کم جتنی چاہے بادشاہ اسلام اس کے لیے مدت مقرر کر دے اور یہ کہہ دے کہ اگر تو اس مدت سے زیادہ ٹھہرا تو تجھ سے جزیہ لیا جائے گا اور اُس وقت وہ ذمی ہو جائیگا۔⁽⁹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۹: حربی امان لے کر آیا اور یہاں خراجی یا عشری زمین خریدی اور خراج اُس پر مقرر ہو گیا تو اب ذمی ہو گیا اور

①....."الدر المنتقى فى شرح الملتنقى" كتاب السير والجهاد، باب المستامن، ج ۲، ص ۴۹. (ہامش مجمع الانهر)

②.....سوا سو یعنی ۱۲۵۔

③....."ردالمحتار" كتاب الجهاد، باب المستامن، ج ۶، ص ۲۶۲. بتصرف

④.....یعنی جان و مال وغیرہ کی حفاظت کا معاہدہ۔ ⑤.....اسلامی قانون کے مطابق فیصلے کرنے والا قاضی۔

⑥....."الدر المختار" كتاب الجهاد، باب المستامن، ج ۶، ص ۲۶۴.

⑦....."الفتاوى الهندية" كتاب السير، الباب السادس فى المستامن، الفصل الاول، ج ۲، ص ۲۳۳.

⑧....."الجوهرة النيرة" كتاب السير، الجزء الثانى، ص ۳۴۶.

⑨....."الفتاوى الهندية" كتاب السير، الباب السادس فى المستامن، الفصل الثانى، ج ۲، ص ۲۳۴.

جس وقت خراج مقرر ہوا اُس وقت سال آئندہ کا جزیہ بھی وصول کیا جائے گا۔⁽¹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: کتابیہ عورت امان لیکر دارالاسلام میں آئی اور اس سے کسی مسلمان یا ذمی نے نکاح کر لیا تو اب ذمیہ ہوگئی اب دارالحرب کو نہیں جاسکتی۔ یوہیں اگر میاں بی بی دونوں آئے اور شوہر یہاں مسلمان ہو گیا تو عورت اب نہیں جاسکتی اور اگر مرد حربی نے کسی ذمی عورت سے نکاح کیا تو اس کی وجہ سے ذمی نہ ہوا ہو سکتا ہے کہ طلاق دیکر چلا جائے۔⁽²⁾ (درمختار)

مسئلہ ۱۱: حربی نے اپنے غلام کو تجارت کے لیے دارالاسلام میں بھیجا غلام یہاں آ کر مسلمان ہو گیا تو غلام بیچ ڈالا جائے گا اور اس کا ثمن⁽³⁾ حربی کے لیے محفوظ رکھا جائے گا یہ نہیں ہو سکتا کہ غلام واپس دیا جائے۔⁽⁴⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: مستامن جب دارالحرب کو چلا گیا تو اب پھر حربی ہو گیا اور اگر اس نے کسی مسلمان یا ذمی کے پاس کچھ مال رکھا تھا یا اُن پر اُس کا دین تھا اور اُس کا فر کو کسی نے قید کر لیا یا اُس ملک کو مسلمانوں نے فتح کر لیا اور اُس کو مار ڈالا تو دین ساقط ہو گیا اور وہ امانت فہ ہے اور اگر بغیر غلبہ وہ مارا گیا یا مر گیا تو دین اور امانت اُس کے وارثوں کے لیے ہے۔⁽⁵⁾ (ملتی)

مسئلہ ۱۳: حربی یا مرتد یا وہ شخص جس پر قصاص لازم آیا بھاگ کر حرم شریف میں چلا جائے تو وہاں قتل نہ کریں گے بلکہ اُسے وہاں کھانا پانی کچھ نہ دیں کہ نکلنے پر مجبور ہو اور وہاں سے نکلنے کے بعد قتل کر ڈالیں اور اگر حرم میں کسی نے خون کیا تو اُسے وہیں قتل کر سکتے ہیں اس کی ضرورت نہیں کہ نکلے تو قتل کریں۔⁽⁶⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴: جو جگہ دارالحرب ہے اب وہ دارالاسلام اُس وقت ہوگی کہ مسلمانوں کے قبضہ میں آجائے اور وہاں احکام اسلام جاری ہو جائیں اور دارالاسلام اُس وقت دارالحرب ہوگا، جبکہ یہ تین باتیں پائی جائیں۔ (۱) کفر کے احکام جاری ہو جائیں اور اسلامی احکام بالکل روک دیے جائیں اور اگر اسلام کے احکام بھی جاری ہیں اور کفر کے بھی تو دارالحرب نہ ہوا۔ (۲) دارالحرب سے متصل ہو کہ اس کے اور دارالحرب کے درمیان میں کوئی اسلامی شہر نہ ہو۔ (۳) اس میں کوئی مسلمان یا ذمی امان اول پر باقی نہ ہو۔⁽⁷⁾ (درمختار، ردالمحتار) اس سے معلوم ہوا کہ ہندوستان مجہدہ تعالیٰ اب تک دارالاسلام ہے بعضوں نے

①..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب السیر، الباب السادس فی المستامن، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۲۳۵.

②..... "الدرالمختار"، کتاب الجہاد، فصل فی استئمان الکافر، ج ۶، ص ۲۷۱.

③..... وہ قیمت جو خریدار اور بیچنے والا آپس میں مقرر کر دیں ثمن کہلاتا ہے۔

④..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب السیر، الباب السادس فی المستامن، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۲۳۵.

⑤..... "ملتی الابحرم مع مجمع الانہر"، کتاب السیر والجہاد، باب المستامن، فصل لایمکن مستامن... إلخ، ج ۲، ص ۴۵۳.

⑥..... "الدرالمختار" و "ردالمختار" کتاب الجہاد، فصل فی استئمان الکافر، مطلب: مهم الصبی... إلخ، ج ۶، ص ۲۷۶.

⑦..... "الدرالمختار" و "ردالمختار" کتاب الجہاد، فصل فی استئمان الکافر، مطلب: فی ما تصیرہ دارالسلام... إلخ، ج ۶، ص ۲۷۶، ۲۷۷.

خواہ مخواہ اسے دار الحرب خیال کر رکھا ہے یہاں کے مسلمانوں پر لازم ہے کہ باہم رضامندی سے کوئی قاضی مقرر کریں کہ کم از کم اسلامی معاملات جن کے لیے مسلمان حاکم ہونا شرط ہے اُس سے فیصلہ کرائیں اور یہ مسلمانوں کی بد نصیبی ہے کہ باوجود اس کے کہ انگریز انھیں اُس سے نہیں روکتے پھر بھی انھیں احکام شرعیہ کے اجرا⁽¹⁾ کی بالکل پروا نہیں۔

عشر و خراج کا بیان

زمین عرب اور بصرہ اور وہ زمین جہاں کے لوگ خود بخود مسلمان ہو گئے اور جو شہر قہراً فتح کیا گیا اور وہاں کی زمین مجاہدین پر تقسیم کر دی گئی یہ سب عشری⁽²⁾ ہیں اور بھی عشری ہونے کی بعض صورتیں ہیں، جن کو ہم کتاب الزکاۃ⁽³⁾ میں بیان کر آئے اور جو شہر بطور صلح ہو یا جو لڑ کر فتح کیا گیا مگر مجاہدین پر تقسیم نہ ہوا بلکہ وہاں کے لوگ برقرار رکھے گئے یا دوسری جگہ کے کافر وہاں بسا دیے گئے، یہ سب خراجی⁽⁴⁾ ہیں۔ بنجر زمین کو مسلمان نے کھیت کیا، اگر اُس کے آس پاس کی زمین عشری ہے تو یہ بھی عشری اور خراجی ہے تو خراجی۔

مسئلہ: زمین وقف کر دی تو اگر پہلے عشری تھی تو اب بھی عشری ہے اور خراجی تھی تو اب بھی خراجی اور اگر بیت المال سے خرید کر وقف کی تو اب خراج نہیں اور عشری تھی تو عشر ہے۔⁽⁵⁾ (رد المحتار)

عشر و خراج کے مسائل بقدر ضرورت کتاب الزکاۃ میں بیان کر دیے گئے وہاں سے معلوم کریں اُن سے زائد جزئیات⁽⁶⁾ کی حاجت نہیں معلوم ہوتی لہذا انھیں پراکتفا کریں۔

تنبیہ: اس زمانہ کے مسلمانوں نے عشر و خراج کو عموماً چھوڑ رکھا ہے بلکہ جہاں تک میرا خیال ہے بہتیرے⁽⁷⁾ وہ مسلمان ہیں جن کے کان بھی ان لفظوں سے آشنا نہیں، جانتے ہی نہیں کہ کھیت کی پیداوار میں بھی شرع⁽⁸⁾ نے کچھ دوسروں کا حق رکھا ہے حالانکہ قرآن مجید میں مولیٰ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ أَنْفِقُوا مِنْ طَيْبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ ۖ ﴾⁽⁹⁾

①..... اسلامی قانون کے لاگو یا جاری کرنے۔ ②..... وہ زمین جس کی پیداوار سے عشر ادا کیا جاتا ہے۔

③..... یعنی بہار شریعت جلد 1 حصہ 5 ملاحظہ فرمائیں۔ ④..... وہ زمین جس کی پیداوار سے خراج لیا جاتا ہو۔

⑤..... ”رد المحتار“، کتاب الجہاد، باب العشر والنخرا، مطلب: اراضی المملکة... الخ، ج 6، ص 281۔

⑥..... یعنی مسائل۔ ⑦..... بہت سے۔ ⑧..... شریعت اسلامیہ۔

⑨..... پ 3، البقرہ: 267۔

خرچ کرو اپنی پاک کمائیوں سے اور اُس سے کہ ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالا۔
اگر مسلمان ان باتوں سے واقف ہو جائیں تو اب بھی بہتیرے خدا (عزوجل) کے بندے وہ ہیں جو اتباع شریعت (1) کی
کوشش کرتے ہیں جس طرح زکاۃ دیتے ہیں انہیں بھی ادا کریں گے، واللہ هو الموفق۔

جزیہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَمَا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا آوَجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِجَالٍ وَلَا لَكِنَّ اللَّهَ يَسْلُطُ رُسُلَهُ
عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ مَا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي
الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۚ لِكَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ ۗ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ
فَخُذُوهُ ۗ وَمَا نَهَكُمُ عَنْهُ فَانْتَهُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۗ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝﴾ (2)

اللہ (عزوجل) نے کافروں سے جو کچھ اپنے رسول کو دلایا، اُس پر نہ تم نے گھوڑے دوڑائے نہ اونٹ، لیکن اللہ (عزوجل) نے اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے مسلط فرمادیتا ہے اور اللہ (عزوجل) ہر شے پر قادر ہے جو کچھ اللہ (عزوجل) نے اپنے رسول کو بستیوں والوں سے دلایا وہ اللہ (عزوجل) ورسول کے لیے ہے اور قرابت والے اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے (یہ اس لیے بیان کیا گیا کہ تم میں سے مالدار لوگ لینے دینے نہ لگیں اور جو کچھ رسول تم کو دیں، اسے لو اور جس چیز سے منع کریں، اُس سے باز رہو اور اللہ (عزوجل) سے ڈرو، بیشک اللہ (عزوجل) سخت عذاب والا ہے۔

احادیث

حدیث ۱: ابو داؤد معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب ان کو یمن (کا حاکم بنا کر) بھیجا تو یہ فرمادیا کہ ”ہر بالغ سے ایک دینار وصول کریں یا اس قیمت کا معافری۔“ یہ ایک کپڑا ہے جو یمن میں ہوتا ہے۔ (3)

حدیث ۲: امام احمد و ترمذی و ابو داؤد نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

①..... اسلامی احکام پر عمل کرنے۔

②..... پ ۲۸، الحشر: ۷۰۶۔

③..... ”سنن أبي داود“، كتاب الخراج... إلخ، باب في اخذ الجزية، الحديث: ۳۰۳۸، ج ۳، ص ۲۲۵۔

فرمایا: ”ایک زمین میں دو قبلے درست نہیں اور مسلمان پر جزیہ نہیں۔“ (1)

حدیث ۳: ترمذی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہم کافروں کے ملک میں جاتے ہیں، وہ نہ ہماری مہمانی کرتے ہیں، نہ ہمارے حقوق ادا کرتے ہیں اور ہم خود جبراً (2) لینا اچھا نہیں سمجھتے (اور اس کی وجہ سے ہم کو بہت ضرر ہوتا ہے۔) ارشاد فرمایا کہ ”اگر تمہارے حقوق خوشی سے نہ دیں، تو جبراً وصول کرو۔“ (3)

حدیث ۴: امام مالک اسلم سے راوی، کہ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ جزیہ مقرر کیا، سونے والوں پر چار دینار اور چاندی والوں پر چالیس درہم اور اس کے علاوہ مسلمانوں کی خوراک اور تین دن کی مہمانی اُن کے ذمہ تھی۔ (4)

مسائل فقہیہ

سلطنت اسلامیہ کی جانب سے ذمی کفار پر جو مقرر کیا جاتا ہے اسے جزیہ کہتے ہیں۔ جزیہ کی دو قسمیں ہیں ایک وہ کہ ان سے کسی مقدار معین پر صلح ہوئی کہ سالانہ وہ ہمیں اتنا دیں گے اس میں کمی بیشی کچھ نہیں ہو سکتی نہ شرع نے اس کی کوئی خاص مقدار مقرر کی بلکہ جتنے صلح ہو جائے وہ ہے۔ دوسری یہ کہ ملک کو فتح کیا اور کافروں کے املاک (5) بدستور چھوڑ دیے گئے ان پر سلطنت (6) کی جانب سے حسب حال کچھ مقرر کیا جائیگا اس میں اُن کی خوشی یا ناخوشی کا اعتبار نہیں اس کی مقدار یہ ہے کہ مالداروں پر اڑتالیس (۲۸) درہم سالانہ ہر مہینے میں چار درہم۔ متوسط شخص پر چوبیس درہم سالانہ ہر مہینے میں دو درہم۔ فقیر کمانے والے پر بارہ درہم سالانہ ہر ماہ میں ایک درہم۔ اب اختیار ہے کہ شروع سال میں سال بھر کالے لیس یا ماہ بجاہ وصول کریں دوسری صورت میں آسانی ہے۔ مالدار اور فقیر اور متوسط کس کو کہتے ہیں یہ وہاں کے عرف اور بادشاہ کی رائے پر ہے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ جو شخص نادار ہو یا دو سو درہم سے کم کا مالک ہو فقیر ہے اور دو سو سے دس (۱۰) ہزار سے کم تک کا مالک ہو تو متوسط ہے اور دس ہزار یا زیادہ کا مالک ہو تو مالدار ہے۔ (7) (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

①..... ”المسند“ للإمام أحمد، مسند عبد اللہ بن العباس، الحدیث: ۱۹۴۹، ج ۱، ص ۴۷۹.

②..... زبردستی۔

③..... ”جامع الترمذی“، کتاب السیر، باب ماجاء ما یحل من اموال اهل الذمة، الحدیث: ۱۵۹۵، ج ۳، ص ۲۱۶.

④..... ”الموطأ“، لإمام مالک، کتاب الزکاة، باب جزیة اهل الكتاب و المجوس، الحدیث: ۶۲۹-۳/۴۳، ج ۱، ص ۲۵۷.

⑤..... جائیداد، مکانات وغیرہ۔

⑥..... یعنی اسلامی حکومت۔

⑦..... الفتاویٰ الہندیة، کتاب السیر، الباب الثامن فی الجزیة، ج ۲، ص ۲۴۴ و ”الدر المختار و ردالمحتار“ کتاب الجہاد، فصل فی الجزیة، ج ۶، ص ۳۰۶، ۳۰۵.

مسئلہ ۱: فقیر کمانے والے سے مراد وہ ہے کہ کمانے پر قادر ہو یعنی اعضا سالم ہوں^(۱) نصف سال یا اکثر میں بیمار نہ رہتا ہو ایسا بھی نہ ہو کہ اُسے کوئی کام کرنا آتا نہ ہونہ اتنا بیوقوف ہو کہ کچھ کام نہ کر سکے۔^(۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲: سال کے اکثر حصہ میں مالدار ہے تو مالداروں کا جزیہ لیا جائے گا اور فقیر ہے تو فقیروں کا اور چھ مہینے میں مالدار رہا اور چھ مہینے میں فقیر تو متوسط۔ ابتدائے سال میں جب مقرر کیا جائیگا اُس وقت کی حالت دیکھ کر مقرر کریں گے اور اگر اُس وقت کوئی عذر ہو تو اس کا لحاظ کیا جائے گا پھر اگر وہ عذر اثنائے سال^(۳) میں جاتا رہا اور سال کا اکثر حصہ باقی ہے تو مقرر کر دیں گے۔^(۴) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: مرتد سے جزیہ نہ لیا جائے اسلام لائے فیہا^(۵) ورنہ قتل کر دیا جائے۔^(۶) (درمختار)

مسئلہ ۴: بچہ اور عورت اور غلام و مکاتب و مدبر، پاگل، بوہرے، لٹھے^(۷)، بیدست و پا^(۸)، اپانچ^(۹)، فالج کی بیماری والے، بوڑھے عاجز، اندھے، فقیر نا کارہ، پوجاری^(۱۰) جو لوگوں سے ملتا جلتا نہیں اور کام پر قادر نہ ہو ان سب سے جزیہ نہیں لیا جائے گا اگرچہ اپانچ وغیرہ مالدار ہوں۔^(۱۱) (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۵: جو کچھ کماتا ہے سب صرف ہو جاتا ہے پتتا نہیں تو اس سے جزیہ نہ لیں گے۔^(۱۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۶: شروع سال میں جزیہ مقرر کرنے سے پہلے بالغ ہو گیا تو اس پر بھی جزیہ مقرر کیا جائے گا اور اگر اس وقت نابالغ تھا، مقرر ہو جانے کے بعد بالغ ہوا تو نہیں۔^(۱۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۷: اثنائے سال میں یا سال تمام کے بعد مسلمان ہو گیا تو جزیہ نہیں لیا جائے گا اگرچہ کئی برس کا اس کے ذمہ باقی ہو اور اگر دو برس کا پیشگی لے لیا ہو تو سال آئندہ کا جو لیا ہے واپس کریں اور اگر جزیہ نہ لیا اور دوسرا سال شروع ہو گیا تو سال

①..... یعنی درست ہو۔

②..... ”ردالمحتار“، کتاب الجہاد، فصل فی الجزیة، ج ۶، ص ۳۰۶۔

③..... سال کے دوران۔

④..... ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب السیر، الباب الثامن فی الجزیة، ج ۲، ص ۲۴۶۔

و ”ردالمحتار“، کتاب الجہاد، فصل فی الجزیة، ج ۶، ص ۳۰۷، ۳۰۸۔

⑤..... توجیح۔ ⑥..... ”الدرالمختار“ کتاب الجہاد، فصل فی الجزیة، ج ۶، ص ۳۰۹۔

⑦..... ہاتھ پاؤں سے معذور۔ ⑧..... جس کے ہاتھ پاؤں نہ ہو۔

⑨..... چلنے پھرنے سے معذور۔ ⑩..... مندر وغیرہ کا مجاور۔

⑪..... ”الدرالمختار“، کتاب الجہاد، فصل فی الجزیة، ج ۶، ص ۳۱۰۔

و ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب السیر، الباب الثامن فی الجزیة، ج ۲، ص ۲۴۵۔

⑫..... ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب السیر، الباب الثامن فی الجزیة، ج ۲، ص ۲۴۵۔

⑬..... ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب السیر، الباب الثامن فی الجزیة، ج ۲، ص ۲۴۶، ۲۴۵۔

گذشتہ کا ساقط ہو گیا۔ یوہیں مرجانے، اندھے ہونے، اپانج ہو جانے، فقیر ہو جانے، لٹھے ہو جانے سے کہ کام پر قادر نہ ہوں جزیہ ساقط ہو جاتا ہے۔⁽¹⁾ (درمختار)

مسئلہ ۸: نوکریا غلام یا کسی اور کے ہاتھ جزیہ بھیج نہیں سکتا بلکہ خود لے کر حاضر ہو اور کھڑا ہو کر ادب کے ساتھ پیش کرے یعنی دونوں ہاتھ میں رکھ کر جیسے نذریں دیا کرتے ہیں اور لینے والا اس کے ہاتھ سے وہ رقم اٹھالے یہ نہیں ہوگا کہ یہ خود اس کے ہاتھ میں دیدے جیسے فقیر کو دیا کرتے ہیں۔⁽²⁾ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۹: جزیہ و خراج مصالح عامہ مسلمین میں صرف کیے جائیں⁽³⁾ مثلاً سرحد پر جو فوج رہتی ہے اس پر خرچ ہوں اور پل اور مسجد و حوض و سرا⁽⁴⁾ بنانے میں خرچ ہوں اور مساجد کے امام و مؤذن پر خرچ کریں اور علما و طلبہ اور قاضیوں اور اون کے ماتحت کام کرنے والوں کو دیں اور مجاہدین اور ان سب کے بال بچوں کے کھانے کے لیے دیں۔⁽⁵⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: دارالاسلام ہونے کے بعد ذمی اب نئے گرجے⁽⁶⁾ اور بت خانے اور آتش کدہ⁽⁷⁾ نہیں بنا سکتے اور پہلے کے جو ہیں وہ باقی رکھے جائیں گے۔ اگر لڑکر شہر کو فتح کیا ہے تو وہ رہنے کے مکان ہوں گے اور صلح کے ساتھ فتح ہوا تو بدستور عبادت خانے رہیں گے۔ اگر ان کے عبادت خانے منہدم⁽⁸⁾ ہو گئے اور پھر بنانا چاہیں تو جیسے تھے ویسے ہی اسی جگہ بنا سکتے ہیں نہ بڑھا سکتے ہیں نہ دوسری جگہ اون کے بدلے میں بنا سکتے نہ پہلے سے زیادہ مستحکم بنا سکتے مثلاً پہلے کچا تھا تو اب بھی کچا ہی بنا سکیں گے اینٹ کا تھا تو پتھر کا نہیں بنا سکتے اور بادشاہ اسلام یا مسلمانوں نے منہدم کر دیا ہے تو اسے دوبارہ نہیں بنا سکتے اور خود منہدم کیا ہو تو بنا سکتے ہیں اور پیشتر سے اب کچھ زیادہ کر دیا ہو تو ڈھا دیں گے۔⁽⁹⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: ذمی کافر مسلمانوں سے وضع قطع⁽¹⁰⁾ لباس وغیرہ بات میں ممتاز⁽¹¹⁾ رکھا جائیگا جس قسم کالباس مسلمانوں کا ہو گا وہ ذمی نہ پہنے۔ اس کی زین بھی اور طرح کی ہوگی۔ ہتھیار بنانے کی اس سے اجازت نہیں بلکہ اسے ہتھیار رکھنے بھی نہ دیں گے۔ زنار⁽¹²⁾

①..... "الدرالمختار"، کتاب الجہاد، فصل فی الجزیة، ج ۶، ص ۳۱۲۔

②..... "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب السیر، الباب الثامن فی الجزیة، ج ۲، ص ۳۴۶ وغیرہ

③..... تمام مسلمانوں کے فلاح و بہبود کے لئے خرچ کئے جائیں۔ ④..... مسافر خانہ۔

⑤..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الجہاد، فصل فی الجزیة، مطلب: فی مصارف بیت المال، ج ۶، ص ۳۳۶، ۳۳۷۔

⑥..... عیسائیوں کا عبادت خانہ۔ ⑦..... مجوسیوں کا عبادت خانہ جہاں ہر وقت آگ جلتی رہتی ہے اور مجموعی لوگ اس کو پوجتے رہتے ہیں۔

⑧..... گر گئے۔

⑨..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الجہاد، فصل فی الجزیة، مطلب فی أحكام الکنائس... إلخ، ص ۳۱۴-۳۲۰۔

⑩..... شکل و صورت - ⑪..... جداگانہ، منفرد۔

⑫..... وہ دھاگہ جو ہندو گلے اور بغل کے درمیان ڈال کر رکھتے ہیں۔

وغیرہ جو اوس کی خاص علامت کی چیزیں ہیں انھیں ظاہر رکھے کہ مسلمان کو دھوکا نہ ہو۔ عمامہ نہ باندھے۔ ریشم کی زنا نہ باندھے۔ لباس فاخرہ⁽¹⁾ جو علما وغیرہ اہل شرف کے ساتھ مخصوص ہے نہ پہنے۔ مسلمان کھڑا ہو تو وہ اُس وقت نہ بیٹھے۔ اُن کی عورتیں بھی مسلمان عورتوں کی طرح کپڑے وغیرہ نہ پہنیں۔ ذمیوں کے مکانون پر بھی کوئی علامت ایسی ہو جس سے پہچانے جائیں کہ کہیں سائل دروازوں پر کھڑا ہو کر مغفرت کی دعا نہ دے غرض اُس کی ہر بات مسلمانوں سے جدا ہو۔⁽²⁾ (در مختار، عالمگیری وغیرہما)

اب چونکہ ہندوستان میں اسلامی سلطنت نہیں لہذا مسلمانوں کو یہ اختیار نہ رہا کہ کفار کو کسی وضع وغیرہ کا پابند کریں البتہ مسلمانوں کے اختیار میں یہ ضرور ہے کہ خود اوان کی وضع اختیار نہ کریں مگر بہت افسوس ہوتا ہے جبکہ کسی مسلمان کو کافروں کی صورت میں دیکھا جاتا ہے لباس وضع قطع میں کفار سے امتیاز نہیں رکھتے بلکہ بعض مرتبہ ایسا اتفاق ہوا ہے کہ نام دریافت کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ یہ مسلمان ہے۔ مسلمانوں کا ایک خاص امتیاز ڈاڑھی رکھنا تھا اس کو آج کل لوگوں نے بالکل فضول سمجھ رکھا ہے نصاریٰ کی تقلید⁽³⁾ میں ڈاڑھی کا صفایا اور سر پر بالوں کا گچھا⁽⁴⁾ موچھیں بڑی بڑی یا بیچ میں ذرا سی جو دیکھنے سے مصنوعی معلوم ہوتی ہیں۔ اگر رکھیں تو نصاریٰ کی سی کم کریں تو نصاریٰ کی طرح۔ اسلامی بات سب ناپسند، کپڑے جوتے ہوں تو نصرا نیوں کے سے، کھانا کھائیں تو اوان کی طرح اور اب کچھ دنوں سے جو نصاریٰ کی طرف سے منحرف⁽⁵⁾ ہوئے تو گھر لوٹ کر نہ آئے بلکہ مشرکوں ہندوؤں کی تقلید اختیار کی ٹوپی ہندو کے نام کی، ہندو جو کہیں اوس پردل و جان سے حاضر اگر چہ اسلام کے احکام پس پشت ہوں⁽⁶⁾ اگر وہ کہے اور جب وہ کہے روزہ رکھنے کو طیار مگر رمضان میں پان کھا کر نکلنا نہ شرم نہ عار، وہ کہے تو دن بھر بازار بند خرید و فروخت حرام اور خدا فرماتا ہے کہ جب جمعہ کی اذان ہو تو خرید و فروخت چھوڑو⁽⁷⁾ اس کی طرف اصلاً التفات نہیں⁽⁸⁾ غرض مسلمانوں کی جو اہتر حالت⁽⁹⁾ ہے، اس کا کہاں تک رونا رو یا جائے یہ حالت نہ ہوتی تو یہ دن کیوں دیکھنے پڑتے اور جب ان کی قوت منفعلہ⁽¹⁰⁾ اتنی قوی ہے اور قوت فاعلہ⁽¹¹⁾ زائل ہو چکی تو اب کیا امید ہو سکتی ہے کہ یہ مسلمان کبھی ترقی کا زینہ طے کریں گے غلام بن کر اب بھی ہیں اور جب بھی رہیں گے، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

①..... عمدہ لباس، قیمتی کپڑے۔

②..... ”الدر المختار“، کتاب الجہاد، فصل فی الجزیة، ج ۶، ص ۳۲۰-۳۲۴

و ”الفتاویٰ الہندیة“، کتاب السیر، الباب الثامن فی الجزیة، فصل، ج ۲، ص ۳۵۰.

③..... عیسائیوں کے پیچھے چلنے یعنی اُن کے طریقوں کو اپنانے ④..... گچھا۔ ⑤..... پھرتے۔ ⑥..... چھوڑ دیے ہوں یعنی عمل نہ ہو۔

⑦..... اذان جمعہ کے شروع سے ختم نماز تک بیچ مکروہ تحریمی ہے اور اذان سے مراد پہلی اذان ہے کہ اسی وقت سعی واجب ہو جاتی ہے مگر وہ لوگ جن پر جمعہ واجب نہیں مثلاً عورتیں یا مریض اُن کی بیچ میں کراہت نہیں۔ (بہار شریعت حصہ ۱۱، ص ۱۰۳)

⑧..... توجہ نہیں۔ ⑨..... بہت بری حالت۔

⑩..... کسی بات سے متاثر ہونے کی صلاحیت۔ ⑪..... کسی بات میں اثر ڈالنے کی قوت۔

مسئلہ ۱۲: نصرانی نے مسلمان سے گرجے کا راستہ پوچھا یا ہندو نے مندر کا تو نہ بتائے کہ گناہ پر اعانت کرنا ہے۔ اگر کسی مسلمان کا باپ یا ماں کافر ہے اور کہے کہ تو مجھے بت خانہ پہنچادے تو نہ بچائے اور اگر وہاں سے آنا چاہتے ہیں تو لاسکتا ہے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: کافر کو سلام نہ کرے مگر بضرورت اور وہ آتا ہو تو اُس کے لیے راستہ وسیع نہ کرے بلکہ اُس کے لیے تنگ راستہ چھوڑے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: کافر سٹکھ^(۳) یا ناتوس^(۴) بجانا چاہیں تو مسلمان نہ بجانے دیں اگر چہ اپنے گھروں میں بجائیں۔ یوہیں اگر اپنے معبودوں کے جلوس وغیرہ نکالیں تو روک دیں اور کفر و شرک کی بات علانیہ بکنے سے بھی روکے جائیں یہاں تک کہ یہود و نصاریٰ اگر یہ گڑھی ہوئی تورات و انجیل بلند آواز سے پڑھیں اور اس میں کوئی کفر کی بات ہو تو روک دیے جائیں اور بازاروں میں پڑھنا چاہیں تو مطلقاً روکے جائیں اگر چہ کفر نہ بکیں۔^(۵) (عالمگیری) جب تورات و انجیل کے لیے یہ احکام ہیں تو رامائن^(۶)، وید^(۷) وغیرہا خرافاتِ ہنود^(۸) کہ مجموعہ شرک ہیں ان کے لیے اشد حکم ہوگا مگر یہ احکام تو اسلامی تھے جو سلطنت کے ساتھ متعلق تھے اور جب سلطنت نہ رہی تو ظاہر ہے کہ روکنے کی بھی طاقت نہ رہی مگر اب مسلمان اتنا تو کر سکتے ہیں کہ ایسی جگہوں سے دور بھاگیں نہ یہ کہ عیسائیوں اور آریوں^(۹) کے لکچروں اور جلسوں میں شریک ہوں اور وہاں اپنی آنکھوں سے احکام اسلام کی بیخبر متی دیکھیں اور کانوں سے خدا و رسول کی شان میں گستاخیاں سنیں اور جاننا نہ چھوڑیں مگر نہ علم رکھتے ہیں کہ جواب دیں نہ حیا رکھتے ہیں کہ باز آئیں۔

مسئلہ ۱۵: شہر میں شراب لانے سے منع کیا جائیگا اگر کوئی مسلمان شراب لایا اور گرفتار ہوا اور عذر یہ کرتا ہے کہ میری نہیں کسی اور کی ہے اور نام بھی نہیں بتاتا کہ کس کی ہے یا کہتا ہے سر کہ بنانے کے لیے لایا ہوں تو اگر وہ شخص دیندار ہے چھوڑ دینگے ورنہ شراب بہا دینگے اور اُسے سزا دینگے اور قید کرینگے تا وقتیکہ توبہ نہ کرے اور اگر کافر لایا ہو اور گرفتار ہوا اور یہ نہ جانتا ہو کہ لانا نہیں چاہیے تو اسے شہر سے نکال دیں اور کہہ دیا جائے کہ اگر پھر لایا تو سزا دی جائے گی۔^(۱۰) (عالمگیری)

①..... الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب السیر، الباب الثامن فی الجزیۃ، فصل، ج ۲، ص ۳۵۰. ②..... المرجع السابق.

③..... ایک قسم کا باجا جو قدیم زمانے سے مندروں میں پوجا پاٹ کے وقت یا اس کے اعلان کے لئے بجا یا جاتا ہے۔

④..... سکھ جو ہندو پوجا کے وقت بجاتے ہیں۔

⑤..... ”الفتاویٰ الہندیۃ“ کتاب السیر، الباب الثامن فی الجزیۃ، فصل، ج ۲، ص ۳۵۰.

⑥..... ایک رزمیہ نظم جس میں رام چندر کے حالاتِ زندگی بیان کئے گئے ہیں۔ ⑦..... ہندوؤں کی مقدس کتاب کا نام۔

⑧..... ہندوؤں کے فضول بکواس۔ ⑨..... آریا مذہب کے اعتقاد و طریق پر چلنے والی ہندو جماعت۔

⑩..... ”الفتاویٰ الہندیۃ“ کتاب السیر، الباب الثامن فی الجزیۃ، فصل، ج ۲، ص ۲۵۱.

مرد کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَمَنْ يَزِدْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَسْتَوْفُوا وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١٧١﴾﴾ (1)

تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مرد ہو جائے اور کفر کی حالت میں مرے اسکے تمام اعمال دنیا اور آخرت میں رائیگاں ہیں اور وہ لوگ جہنمی ہیں، اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔
اور فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَزِدْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهَ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى
الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ كَوْمَةً كَوَامَةً لَا يَمُوتُ ذَلِكُمْ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ
مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٥٦﴾﴾ (2)

”اے ایمان والو! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مرد ہو جائے تو عنقریب اللہ (عزوجل) ایک ایسی قوم لائے گا جو اللہ (عزوجل) کو محبوب ہوگی اور وہ اللہ (عزوجل) کو محبوب رکھے گی مسلمانوں کے سامنے ذلیل اور کافروں پر سخت ہوگی وہ لوگ اللہ (عزوجل) کی راہ میں جہاد کریں گے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے یہ اللہ (عزوجل) کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ (عزوجل) وسعت والا، علم والا ہے۔“
اور فرماتا ہے:

﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا قَدْحَكُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ﴾ (3)

”تم فرمادو! کیا اللہ (عزوجل) اور اس کی آیتوں اور اُس کے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے ساتھ تم مسخرہ پن کرتے تھے، بہانے نہ بناؤ، تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے۔“

1..... پ ۲، البقرہ: ۲۱۷.

2..... پ ۶، المائدہ: ۵۴.

3..... پ ۱۰، التوبة: ۶۵، ۶۶.

احادیث

حدیث ۱: امام بخاری نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بندہ کبھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی بات کہتا ہے اور اس کی طرف توجہ بھی نہیں کرتا (یعنی اپنے نزدیک ایک معمولی بات کہتا ہے) اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسکے بہت درجے بلند کرتا ہے اور کبھی اللہ (عزوجل) کی ناراضی کی بات کرتا ہے اور اس کا خیال بھی نہیں کرتا اس کی وجہ سے جہنم میں گرتا ہے۔“ اور ایک روایت میں ہے، کہ ”مشرق و مغرب کے درمیان میں جو فاصلہ ہے، اس سے بھی فاصلہ پر جہنم میں گرتا ہے۔“ (1)

حدیث ۲ و ۳: صحیح بخاری و مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو مسلمان اللہ (عزوجل) کی وحدانیت اور میری رسالت کی شہادت دیتا ہے اس کا خون حلال نہیں، مگر تین وجہ سے وہ کسی کو قتل کرے اور شیب زانی اور دین سے نکل جانے والا جو جماعت مسلمین کو چھوڑ دیتا ہے۔“ اور ترمذی و نسائی و ابن ماجہ نے اسی کی مثل حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ (2)

حدیث ۴: صحیح بخاری شریف میں عکرمہ سے مروی، کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں زندیق (3) پیش کیے گئے انھوں نے ان کو جلادیا۔ جب یہ خبر عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو پہنچی تو یہ فرمایا کہ میں ہوتا تو نہیں جلاتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا، فرمایا کہ ”اللہ (عزوجل) کے عذاب کے ساتھ تم عذاب مت دو۔“ اور میں انھیں قتل کرتا، اس لیے کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا ہے: ”جو شخص اپنے دین کو بدل دے، اُسے قتل کر ڈالو۔“ (4)

مسئلہ ۱: کفر و شرک سے بدتر کوئی گناہ نہیں اور وہ بھی ارتداد کہ یہ کفر اصلی سے بھی باعتبار احکام سخت تر ہے جیسا کہ اس کے احکام سے معلوم ہوگا۔ مسلمان کو چاہیے کہ اس سے پناہ مانگتا رہے کہ شیطان ہر وقت ایمان کی گھات (5) میں ہے اور حدیث میں فرمایا کہ شیطان انسان کے بدن میں خون کی طرح تیرتا ہے (6)۔ آدمی کو کبھی اپنے اوپر یا اپنی طاعت و اعمال پر بھروسہ نہ

① ”الصحيح البخاري“، كتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، الحديث ۶۴۷۷، ۶۴۷۸، ج ۴، ص ۲۴۱.

و ”صحيح مسلم“، كتاب الزهد... إلخ، باب التكلم بالكلمة يهوى... إلخ، الحديث: ۴۹، ۵۰ - ۲۹۸۸، ص ۱۵۹۵.

② ”صحيح البخاري“، كتاب الديات، باب قول الله تعالى ﴿أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ﴾ .. إلخ، الحديث: ۶۸۷۸، ج ۴، ص ۳۶۱.

③ وہ شخص جو اللہ عزوجل کی وحدانیت کا قائل نہ ہو۔

④ ”صحيح البخاري“، كتاب استتابة المرتدين... إلخ، الحديث: ۶۹۲۲، ج ۴، ص ۳۷۸.

⑤ تاک، داؤل۔

⑥ ”سنن الترمذی“، كتاب الرضاع، باب ماجاء كراهية.. إلخ، الحديث ۱۱۷۵، ج ۲، ص ۳۹۱.

چاہیے ہر وقت خدا پر اعتماد کرے اور اسی سے بقائے ایمان کی دعا چاہے کہ اسی کے ہاتھ میں قلب ہے اور قلب کو قلب اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ لوٹ پوٹ ہوتا⁽¹⁾ رہتا ہے ایمان پر ثابت رہنا اسی کی توفیق سے ہے جس کے دست قدرت میں قلب ہے اور حدیث میں فرمایا کہ شرک سے بچو کہ وہ چیونٹی کی چال سے زیادہ مخفی ہے⁽²⁾ اور اس سے بچنے کی حدیث میں ایک دعا ارشاد فرمائی اسے ہر روز تین مرتبہ پڑھ لیا کرو، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ شرک سے محفوظ رہو گے، وہ دعا یہ ہے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَأَنَا أَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ⁽³⁾

مرتد وہ شخص ہے کہ اسلام کے بعد کسی ایسے امر کا انکار کرے جو ضروریات دین سے ہو یعنی زبان سے کلمہ کفر بکے جس میں تاویل صحیح کی گنجائش نہ ہو۔ یوں بعض افعال بھی ایسے ہیں جن سے کافر ہو جاتا ہے مثلاً بت کو سجدہ کرنا۔ مصحف شریف کو نجاست کی جگہ پھینک دینا۔⁽⁴⁾ مسئلہ ۲: جو بطور تمسخر اور ٹھٹھے⁽⁵⁾ کے کفر کریگا وہ بھی مرتد ہے اگرچہ کہتا ہے کہ ایسا اعتقاد نہیں رکھتا۔⁽⁶⁾ (درمختار)

مسئلہ ۳: کسی کلام میں چند معنی بنتے ہیں بعض کفر کی طرف جاتے ہیں بعض اسلام کی طرف تو اس شخص کی تکفیر نہیں کی جائے گی⁽⁷⁾۔ ہاں اگر معلوم ہو کہ قائل نے معنی کفر کا ارادہ کیا مثلاً وہ خود کہتا ہے کہ میری مراد یہی ہے تو کلام کا محتمل ہونا نفع نہ دیگا۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ کلمہ کے کفر ہونے سے قائل کا کافر ہونا ضرور نہیں۔⁽⁸⁾ (ردالمحتار وغیرہ) آج کل بعض لوگوں نے یہ خیال کر لیا ہے کہ کسی شخص میں ایک بات بھی اسلام کی ہو تو اسے کافر نہ کہیں گے یہ بالکل غلط ہے کیا یہود و نصاریٰ میں اسلام کی کوئی بات نہیں پائی جاتی حالانکہ قرآن عظیم میں انھیں کافر فرمایا گیا بلکہ بات یہ ہے کہ علمائے فرمایا یہ تھا کہ اگر کسی مسلمان نے ایسی بات کہی جس کے بعض معنی اسلام کے مطابق ہیں تو کافر نہ کہیں گے اس کو ان لوگوں نے یہ بنا لیا۔ ایک یہ وہ بھی پھیلی ہوئی ہے کہتے ہیں کہ ”ہم تو کافر کو بھی کافر نہ کہیں گے کہ ہمیں کیا معلوم کہ اس کا خاتمہ کفر پر ہوگا“ یہ بھی غلط ہے قرآن عظیم نے کافر کو کافر کہا اور کافر کہنے کا حکم دیا۔ ”قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُونَ“ اور اگر ایسا ہے تو مسلمان کو بھی مسلمان نہ کہو تمہیں کیا معلوم کہ اسلام پر مرے گا..... بدلتا۔

①..... ”المسند“ للامام احمد بن حنبل، مسند الکوفیین، حدیث ابی موسیٰ الأشعری، الحدیث ۱۹۶۲۵، ج ۷، ص ۱۴۶

②..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمختار“، کتاب الجہاد، باب المرتد، مطلب فی حکم من شتم... الخ، ج ۶، ص ۳۵۴۔
ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ جان بوجھ کر تیرے ساتھ کسی کو شریک بناؤں اور تجھ سے بخشش مانگتا ہوں (اس شرک سے) جسے میں نہیں جانتا بے شک تو دانائے غیوب ہے۔

③..... ”الدرالمختار“، کتاب الجہاد، باب المرتد، ج ۶، ص ۳۴۴۔

④..... ”الدرالمختار“، کتاب الجہاد، باب المرتد، ج ۶، ص ۳۴۳۔

⑤..... ”ردالمختار“، کتاب الجہاد، باب المرتد، مطلب: فی حکم من شتم دین مسلم، ج ۶، ص ۳۵۴ وغیرہ۔

⑤..... ہنسی اور مذاق۔

⑦..... یعنی اس پر کفر کا حکم نہیں لگائیں گے۔

خاتمہ کا حال تو خدا جانے مگر شریعت نے کافر و مسلم میں امتیاز رکھا ہے اگر کافر کو کافر نہ جانا جائے تو کیا اس کے ساتھ وہی معاملات کرو گے جو مسلم کے ساتھ ہوتے ہیں حالانکہ بہت سے امور ایسے ہیں جن میں کفار کے احکام مسلمانوں سے بالکل جدا ہیں مثلاً ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھنا، ان کے لیے استغفار نہ کرنا، ان کو مسلمانوں کی طرح دفن نہ کرنا، ان کو اپنی لڑکیاں نہ دینا، ان پر جہاد کرنا، ان سے جزیہ لینا اس سے انکار کریں تو قتل کرنا وغیرہ وغیرہ۔ بعض جاہل یہ کہتے ہیں کہ ”ہم کسی کو کافر نہیں کہتے، عالم لوگ جانیں وہ کافر کہیں“ مگر کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ عوام کے تو وہی عقائد ہونگے جو قرآن و حدیث وغیرہما سے علما نے انھیں بتائے یا عوام کے لیے کوئی شریعت جدا گانہ ہے جب ایسا نہیں تو پھر عالم دین کے بتائے پر کیوں نہیں چلتے نیز یہ کہ ضروریات کا انکار کوئی ایسا امر نہیں جو علما ہی جانیں عوام جو علما کی صحبت سے مشرف ہوتے رہتے ہیں وہ بھی ان سے بے خبر نہیں ہوتے پھر ایسے معاملہ میں پہلو تہی (1) اور اعراض (2) کے کیا معنی۔

مسئلہ ۴: کہنا کچھ چاہتا تھا اور زبان سے کفر کی بات نکل گئی تو کافر نہ ہوا یعنی جبکہ اس امر سے اظہار نفرت کرے کہ سننے والوں کو بھی معلوم ہو جائے کہ غلطی سے یہ لفظ نکلا ہے اور اگر بات کی پیچ کی (3) تو اب کافر ہو گیا کہ کفر کی تائید کرتا ہے۔ (4)

مسئلہ ۵: کفری بات کا دل میں خیال پیدا ہوا اور زبان سے بولنا برا جانتا ہے تو یہ کفر نہیں بلکہ خاص ایمان کی علامت ہے کہ دل میں ایمان نہ ہوتا تو اسے برا کیوں جانتا۔ (5)

مسئلہ ۶: مرتد ہونے کی چند شرطیں ہیں: عقل (1)۔ نا سمجھ بچہ اور پاگل سے ایسی بات نکلی تو حکم کفر نہیں۔ ہوش (۲)۔ اگر نشہ میں بکا تو کافر نہ ہوا۔ اختیار مجبوری (۳) اور اکراہ (6) کی صورت میں حکم کفر نہیں (۴) مجبوری کے یہ معنی ہیں کہ جان جانے یا عضو کٹنے یا ضرب شدید (7) کا صحیح اندیشہ ہو اس صورت میں صرف زبان سے اس کلمہ کے کہنے کی اجازت ہے بشرطیکہ دل میں وہی اطمینان ایمانی ہو ”أَلَا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ“۔ (8)

مسئلہ ۷: جو شخص معاذ اللہ مرتد ہو گیا تو مستحب ہے کہ حاکم اسلام اس پر اسلام پیش کرے اور اگر وہ کچھ شبہ بیان

①.....کنارہ کشی۔ ②.....روگردانی۔ ③.....کی ہوئی بات پر اڑا رہا۔

④.....”ردالمحتار“ کتاب الجہاد، باب المرتد، مطلب: الإسلام یكون بالفصل... إلخ، ج ۶، ص ۳۵۳۔

⑤.....”الفتاویٰ الہندیہ“ کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۸۳۔

⑥.....اس سے مراد اکراہ شرعی ہے دیکھئے اصطلاح۔

⑦.....بہت سخت مارنا۔

⑧.....”الفتاویٰ الہندیہ“ کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۵۳-۲۷۶۔

کرے تو اس کا جواب دے اور اگر مہلت مانگے تو تین دن قید میں رکھے اور ہر روز اسلام کی تلقین کرے۔⁽¹⁾ یو ہیں اگر اس نے مہلت نہ مانگی مگر امید ہے کہ اسلام قبول کر لے گا جب بھی تین دن قید میں رکھا جائے پھر اگر مسلمان ہو جائے فہما ورنہ قتل کر دیا جائے بغیر اسلام پیش کیے اسے قتل کر ڈالنا مکروہ ہے۔⁽²⁾ (درمختار) مرد کو قید کرنا اور اسلام نہ قبول کرنے پر قتل کر ڈالنا بادشاہ اسلام کا کام ہے اور اس سے مقصود یہ ہے کہ ایسا شخص اگر زندہ رہا اور اس سے تعرض نہ کیا گیا⁽³⁾ تو ملک میں طرح طرح کے فساد پیدا ہونگے اور فتنہ کا سلسلہ روز بروز ترقی پذیر ہوگا جس کی وجہ سے امن عامہ میں خلل پڑیگا لہذا ایسے شخص کو ختم کر دینا ہی مقتضائے حکمت⁽⁴⁾ تھا۔ اب چونکہ حکومت اسلام ہندوستان میں باقی نہیں کوئی روک تھام کرنے والا باقی نہ رہا ہر شخص جو چاہتا ہے بلکتا ہے اور آئے دن مسلمانوں میں فساد پیدا ہوتا ہے نئے نئے مذہب پیدا ہوتے رہتے ہیں ایک خاندان بلکہ بعض جگہ ایک گھر میں کئی مذہب ہیں اور بات بات پر جھگڑے لڑائی ہیں ان تمام خرابیوں کا باعث یہی نیا مذہب ہے ایسی صورت میں سب سے بہتر ترکیب وہ ہے جو ایسے وقت کے لیے قرآن وحدیث میں ارشاد ہوئی اگر مسلمان اس پر عمل کریں تمام قصوں سے نجات پائیں دنیا وآخرت کی بھلائی ہاتھ آئے۔ وہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں سے بالکل میل جول چھوڑ دیں، سلام کلام ترک کر دیں، ان کے پاس اٹھنا بیٹھنا، ان کے ساتھ کھانا پینا، ان کے یہاں شادی بیاہ کرنا، غرض ہر قسم کے تعلقات ان سے قطع⁽⁵⁾ کر دیں گویا سمجھیں کہ وہ اب رہا ہی نہیں، واللہ الموفق۔

مسئلہ ۸: کسی دین باطل کو اختیار کیا مثلاً یہودی یا نصرانی ہو گیا ایسا شخص مسلمان اس وقت ہوگا کہ اس دین باطل سے بیزاری و نفرت ظاہر کرے اور دین اسلام قبول کرے۔ اور اگر ضروریات دین میں سے کسی بات کا انکار کیا ہو تو جب تک اس کا اقرار نہ کرے جس سے انکار کیا ہے محض کلمہ شہادت پڑھنے پر اس کے اسلام کا حکم نہ دیا جائے گا کہ کلمہ شہادت کا اس نے بظاہر انکار نہ کیا تھا مثلاً نماز یا روزہ کی فرضیت سے انکار کرے یا شراب اور سواری کی حرمت نہ مانے تو اس کے اسلام کے لیے یہ شرط ہے کہ جب تک خاص اس امر کا اقرار نہ کرے اس کا اسلام قبول نہیں یا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں گستاخی کرنے سے کافر ہوا تو جب تک اس سے توبہ نہ کرے مسلمان نہیں ہو سکتا۔⁽⁶⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹: عورت یا نابالغ سمجھ وال بچہ مرد ہو جائے تو قتل نہ کریں گے بلکہ قید کریں گے یہاں تک کہ توبہ کرے اور مسلمان

① وعظ و نصیحت کرے۔

② ”الدر المختار“، کتاب الجہاد، باب المرتد، ج ۶، ص ۳۴۶، ۳۴۸، ۳۴۹۔

③ مزاحمت نہ کی گئی۔

④ دانشمندی کا تقاضا۔

⑤ ختم۔

⑥ ”الدر المختار و ردالمحتار“، کتاب الجہاد، باب المرتد، مطلب: فی ان الکفار خمسة اصناف... إلخ، ج ۶، ص ۳۴۹۔

ہو جائے۔⁽¹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: مرتد اگر ارتداد⁽²⁾ سے توبہ کرے تو اس کی توبہ مقبول ہے مگر بعض مرتدین مثلاً کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا کہ اُس کی توبہ مقبول نہیں۔ توبہ قبول کرنے سے مراد یہ ہے کہ توبہ کرنے کے بعد بادشاہ اسلام اسے قتل نہ کرے گا۔⁽³⁾

مسئلہ ۱۱: مرتد اگر اپنے ارتداد سے انکار کرے تو یہ انکار بمنزلہ توبہ ہے اگرچہ گواہان عادل سے اس کا ارتداد ثابت ہو یعنی اس صورت میں یہ قرار دیا جائے گا کہ ارتداد تو کیا مگر اب توبہ کر لی لہذا قتل نہ کیا جائیگا اور ارتداد کے باقی احکام جاری ہونگے مثلاً اُس کی عورت نکاح سے نکل جائے گی، جو کچھ اعمال کیے تھے سب اکارت⁽⁴⁾ ہو جائیں گے، حج کی استطاعت رکھتا ہے تو اب پھر حج فرض ہے کہ پہلا حج جو کر چکا تھا بیکار ہو گیا۔⁽⁵⁾ (درمختار، بحر الرائق) اگر اس قول سے انکار نہیں کرتا مگر لایعنی تقریروں⁽⁶⁾ سے اس امر کو صحیح بتاتا ہے جیسا زمانہ حال کے مرتدین کا شیوہ ہے تو یہ نہ انکار ہے نہ توبہ مثلاً قادیانی کہ نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اور خاتم النبیین کے غلط معنی بیان کر کے اپنی نبوت کو برقرار رکھنا چاہتا ہے یا حضرت سیدنا مسیح عیسیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی شان پاک میں سخت سخت حملے کرتا ہے پھر حیلے کڑھتا ہے یا بعض عمائد و ہابیہ⁽⁷⁾ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان رفیع میں کلمات دشنام⁽⁸⁾ استعمال کرتے اور تاویل غیر مقبول⁽⁹⁾ کر کے اپنے اوپر سے کفر اٹھانا چاہتے ہیں ایسی باتوں سے کفر نہیں ہٹ سکتا کفر اٹھانے کا جو نہایت آسان طریقہ ہے کاش! اسے برتنے تو ان زحمتوں میں نہ پڑتے اور عذاب آخرت سے بھی انشاء اللہ رہائی کی صورت نکلتی وہ صرف توبہ ہے کہ کفر و شرک سب کو مٹا دیتی ہے، مگر اس میں وہ اپنی ذلت سمجھتے ہیں حالانکہ یہ خدا کو محبوب، اُس کے محبوبوں کو پسند، تمام عقلا کے نزدیک اس میں عزت۔

مسئلہ ۱۲: زمانہ اسلام میں کچھ عبادات قضا ہو گئیں اور ادا کرنے سے پہلے مرتد ہو گیا پھر مسلمان ہو تو ان عبادات کی قضا کرے اور جو ادا کر چکا تھا اگرچہ ارتداد سے باطل ہو گئی مگر اس کی قضا نہیں البتہ اگر صاحب استطاعت ہو تو حج دوبارہ فرض ہوگا۔⁽¹⁰⁾ (درمختار)

①..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۰۴۔

②..... "الدرالمختار"، کتاب الجہاد، باب المرتد، ج ۶، ص ۳۵۶۔ بتصرف۔

③..... "الدرالمختار"، کتاب الجہاد، باب المرتد، ج ۶، ص ۳۷۶۔

④..... "بحر الرائق"، کتاب السیر، باب احکام المرتدین، ج ۶، ص ۲۱۳۔

⑤..... فضول جس کا کوئی مقصد نہ ہو۔

⑥..... و ہابیوں کے پیشوا یان۔

⑦..... نازیبا کلمات۔

⑧..... ایسی تاویل جو قبول نہ کی جاسکتی ہو۔

⑨..... "الدرالمختار"، کتاب الجہاد، باب المرتد، ج ۶، ص ۳۸۳-۳۸۵۔

مسئلہ ۱۳: اگر کفر قطعی^(۱) ہو تو عورت نکاح سے نکل جائے گی پھر اسلام لانے کے بعد اگر عورت راضی ہو تو دوبارہ اس سے نکاح ہو سکتا ہے ورنہ جہاں پسند کرے نکاح کر سکتی ہے اس کا کوئی حق نہیں کہ عورت کو دوسرے کے ساتھ نکاح کرنے سے روک دے اور اگر اسلام لانے کے بعد عورت کو بدستور رکھ لیا دوبارہ نکاح نہ کیا تو قربت^(۲) زنا ہوگی اور بچے ولد الزنا اور اگر کفر قطعی نہ ہو یعنی بعض علما کا فر بتاتے ہوں اور بعض نہیں یعنی فقہاء کے نزدیک کافر ہو اور منکلمین^(۳) کے نزدیک نہیں تو اس صورت میں بھی تجدید اسلام و تجدید نکاح کا حکم دیا جائیگا۔^(۴) (درمختار)

مسئلہ ۱۴: عورت کو خبر ملی کہ اس کا شوہر مرتد ہو گیا تو عدت گزار کر نکاح کر سکتی ہے خبر دینے والے دو مرد ہوں یا ایک مرد اور دو عورتیں بلکہ ایک عادل کی خبر کافی ہے۔^(۵) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۵: عورت مرتد ہو گئی پھر اسلام لائی تو شوہر اول سے نکاح کرنے پر مجبور کی جائے گی یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ دوسرے سے نکاح کرے اسی پر فتویٰ ہے۔^(۶) (درمختار)

مسئلہ ۱۶: مرتد کا نکاح بالاتفاق باطل ہے وہ کسی عورت سے نکاح نہیں کر سکتا نہ مسلمہ سے نہ کافرہ سے نہ مرتدہ سے نہ حرہ^(۷) سے نہ کنیز^(۸) سے۔^(۹) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: مرتد کا ذبیحہ مردار ہے اگر چہ بسم اللہ کر کے ذبح کرے۔ یوہیں کتے یا بازا تیر سے جو شکار کیا ہے وہ بھی مردار ہے، اگر چہ چھوڑنے کے وقت بسم اللہ کہہ لی ہو۔^(۱۰) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: مرتد کسی معاملہ میں گواہی نہیں دے سکتا اور کسی کا وارث نہیں ہو سکتا اور زمانہ ارتداد میں جو کچھ کمایا ہے اس میں مرتد کا کوئی وارث نہیں۔^(۱۱) (درمختار، ردالمحتار)

① یقینی۔ ② یعنی ہمبستری۔ ③ علم کلام کے ماہرین۔

④ "الدرالمختار"، کتاب الجہاد، باب المرتد، ج ۶، ص ۳۷۷۔

⑤ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الجہاد، باب المرتد، مطلب لوتاب المرتد... إلخ، ج ۶، ص ۳۸۶۔

⑥ "الدرالمختار" المرجع السابق، ص ۳۸۷۔

⑦ آزاد عورت جو لونڈی نہ ہو ⑧ لونڈی

⑨ "الفتاویٰ الہندیہ" کتاب السیر، الباب التاسع فی أحكام المرتدین، ج ۲، ص ۲۵۵۔

⑩ المرجع السابق، ص ۲۵۵۔

⑪ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الجہاد، باب المرتد، مطلب جملة من لا یقتل... إلخ، ج ۶، ص ۳۸۱۔

مسئلہ ۱۹: ارتداد سے ملک جاتی رہتی ہے یعنی جو کچھ اس کے املاک و اموال (۱) تھے سب اس کی ملک سے خارج ہو گئے مگر جبکہ پھر اسلام لائے اور کفر سے توبہ کرے تو بدستور مالک ہو جائیگا اور اگر کفر ہی پر مر گیا یا دارالحرب کو چلا گیا تو زمانہ اسلام کے جو کچھ اموال ہیں ان سے اولاً ان دیون (۲) کو ادا کرینگے جو زمانہ اسلام میں اس کے ذمہ تھے اس سے جو بچے وہ مسلمان ورثہ کو ملے گا اور زمانہ ارتداد میں جو کچھ کمایا ہے اس سے زمانہ ارتداد کے دیون ادا کرینگے اس کے بعد جو بچے وہ فئے ہے۔ (۳) (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ ۲۰: عورت کو طلاق دی تھی وہ ابھی عدت ہی میں تھی کہ شوہر مرتد ہو کر دارالحرب کو چلا گیا یا حالت ارتداد میں قتل کیا گیا تو وہ عورت وارث ہوگی۔ (۴) (تبیین)

مسئلہ ۲۱: مرتد دارالحرب کو چلا گیا یا قاضی نے لحاق یعنی دارالحرب میں چلے جانے کا حکم دیدیا تو اس کے مدبر اور ام ولد آزاد ہو گئے اور جتنے دیون میعاد (۵) تھے ان کی میعاد پوری ہوگئی یعنی اگرچہ ابھی میعاد پوری ہونے میں کچھ زمانہ باقی ہو مگر اسی وقت وہ دین واجب الادا ہو گئے اور زمانہ اسلام میں جو کچھ وصیت کی تھی وہ سب باطل ہے۔ (۶) (فتح القدیر)

مسئلہ ۲۲: مرتد بہ قبول کر سکتا ہے۔ کنیز کو ام ولد کر سکتا ہے، یعنی اس کی لونڈی کو حمل تھا اور زمانہ ارتداد میں بچہ پیدا ہوا تو اس بچہ کے نسب کا دعویٰ کر سکتا ہے، کہہ سکتا ہے کہ یہ میرا بچہ ہے، لہذا یہ بچہ اس کا وارث ہوگا اور اس کی ماں ام ولد ہو جائیگی۔ (۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: مرتد دارالحرب کو چلا گیا پھر مسلمان ہو کر واپس آیا تو اگر قاضی نے ابھی تک دارالحرب جانے کا حکم نہیں دیا تھا تو تمام اموال اس کو ملیں گے اور اگر قاضی حکم دے چکا تھا تو جو کچھ ورثہ کے پاس موجود ہے وہ ملے گا اور ورثہ (۸) جو کچھ خرچ کر چکے یا بیع وغیرہ کر کے انتقال ملک کر چکے (۹) اس میں سے کچھ نہیں ملے گا۔ (۱۰) (عالمگیری)

①..... مال و جائداد۔

②..... قرضے۔

③..... ”الهدایة“، کتاب السیر، باب احکام المرتدین، الجزء الثانی، ص ۴۰۷۔

④..... ”تبیین الحقائق“ کتاب السیر، باب المرتدین، ج ۴، ص ۱۷۷۔

⑤..... وہ قرض جس کی ادائیگی کا وقت مقرر ہو۔

⑥..... ”فتح القدیر“ کتاب السیر، باب احکام المرتدین، ج ۵، ص ۳۱۶۔

⑦..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۵۵۔

⑧..... میت کے ورثاء۔

⑨..... یعنی کچھ چیزیں بیچ دیں اور ان پر دوسروں کا قبضہ ہو چکا۔

⑩..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۵۵۔

تنبیہ: زمانہ حال میں جو لوگ باوجود اذعانے اسلام⁽¹⁾ کلمات کفر بکتے ہیں یا کفری عقائد رکھتے ہیں ان کے اقوال و افعال کا بیان حصہ اول میں گزرا۔ یہاں چند دیگر کلمات کفر جو لوگوں سے صادر ہوتے ہیں⁽²⁾ بیان کیے جاتے ہیں تاکہ ان کا بھی علم حاصل ہو اور ایسی باتوں سے توبہ کی جائے اور اسلامی حدود کی محافظت کی جائے۔

مسئلہ ۲۴: جس شخص کو اپنے ایمان میں شک ہو یعنی کہتا ہے کہ مجھے اپنے مومن ہونے کا یقین نہیں یا کہتا ہے معلوم نہیں میں مومن ہوں یا کافر وہ کافر ہے۔ ہاں اگر اس کا مطلب یہ ہو کہ معلوم نہیں میرا خاتمہ ایمان پر ہوگا یا نہیں تو کافر نہیں۔ جو شخص ایمان و کفر کو ایک سمجھے یعنی کہتا ہے کہ سب ٹھیک ہے خدا کو سب پسند ہے وہ کافر ہے۔ یوہیں جو شخص ایمان پر راضی نہیں یا کفر پر راضی ہے وہ بھی کافر ہے۔⁽³⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: ایک شخص گناہ کرتا ہے لوگوں نے اسے منع کیا تو کہنے لگا اسلام کا کام اسی طرح کرنا چاہیے یعنی جو گناہ و معصیت⁽⁴⁾ کو اسلام کہتا ہے وہ کافر ہے۔ یوہیں کسی نے دوسرے سے کہا میں مسلمان ہوں اس نے جواب میں کہا تجھ پر بھی لعنت اور تیرے اسلام پر بھی لعنت، ایسا کہنے والا کافر ہے۔⁽⁵⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: اگر یہ کہا خدا مجھے اس کام کے لیے حکم دیتا جب بھی نہ کرتا تو کافر ہے۔ یوہیں ایک نے دوسرے سے کہا میں اور تم خدا کے حکم کے موافق کام کریں دوسرے نے کہا میں خدا کا حکم نہیں جانتا یا کہا یہاں کسی کا حکم نہیں چلتا۔⁽⁶⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: کوئی شخص بیمار نہیں ہوتا یا بہت بوڑھا ہے مرتا نہیں اس کے لیے یہ کہنا کہ اسے اللہ میاں بھول گئے ہیں یا کسی زبان دراز آدمی⁽⁷⁾ سے یہ کہنا کہ خدا تمھاری زبان کا مقابلہ کر ہی نہیں سکتا میں کس طرح کروں یہ کفر ہے۔⁽⁸⁾ (خلاصۃ الفتاویٰ)۔ یوہیں ایک نے دوسرے سے کہا اپنی عورت کو قابو میں نہیں رکھتا، اس نے کہا عورتوں پر خدا کو تو قدرت ہے نہیں، مجھ کو کہاں سے ہوگی۔

①..... اسلام کا دعویٰ کرنے والے - ②..... یعنی بولتے ہیں۔

③..... ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۵۷۔

④..... نافرمانی۔

⑤..... ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۵۷۔

⑥..... المرجع السابق، ص ۲۵۸۔

⑦..... گستاخ، بہت زیادہ بکواس کرنے والا۔

⑧..... ”خلاصۃ الفتاویٰ“، کتاب الفاظ الکفر، ج ۴، ص ۳۸۴۔

مسئلہ ۲۷: خدا کے لیے مکان ثابت کرنا کفر ہے کہ وہ مکان سے پاک ہے یہ کہنا کہ اوپر خدا ہے نیچے تم یہ کلمہ کفر ہے۔ (1) (خانہ)

مسئلہ ۲۸: کسی سے کہا گناہ نہ کر، ورنہ خدا تجھے جہنم میں ڈالے گا اس نے کہا میں جہنم سے نہیں ڈرتا یا کہا خدا کے عذاب کی کچھ پروا نہیں۔ یا ایک نے دوسرے سے کہا تو خدا سے نہیں ڈرتا اُس نے غصہ میں کہا نہیں یا کہا خدا کیا کر سکتا ہے اس کے سوا کیا کر سکتا ہے کہ دوزخ میں ڈال دے۔ یا کہا خدا سے ڈرا اس نے کہا خدا کہاں ہے یہ سب کفر کے کلمات ہیں۔ (2) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: کسی سے کہا انشاء اللہ تم اس کام کو کرو گے اس نے کہا میں بغیر انشاء اللہ کرونگا یا ایک نے دوسرے پر ظلم کیا مظلوم نے کہا خدا نے یہی مقدر کیا تھا ظالم نے کہا میں بغیر اللہ (عزوجل) کے مقدر کیے کرتا ہوں، یہ کفر ہے۔ (3) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: کسی مسکین نے اپنی محتاجی کو دیکھ کر یہ کہا اے خدا! فلاں بھی تیرا بندہ ہے اس کو تو نے کتنی نعمتیں دے رکھی ہیں اور میں بھی تیرا بندہ ہوں مجھے کس قدر رنج و تکلیف دیتا ہے آخر یہ کیا انصاف ہے ایسا کہنا کفر ہے۔ (4) (عالمگیری)

حدیث میں ایسے ہی کے لیے فرمایا: ”كَأَذَ الْفَقْرَانِ يَكُونُ كُفْرًا“ (5) محتاجی کفر کے قریب ہے کہ جب محتاجی کے سبب ایسے ناملائم کلمات (6) صادر ہوں جو کفر ہیں تو گویا خود محتاجی قریب بکفر ہے۔

مسئلہ ۳۱: اللہ عزوجل کے نام کی تصغیر کرنا (7) کفر ہے، جیسے کسی کا نام عبد اللہ یا عبد الخالق یا عبد الرحمن ہو اسے پکارنے میں آخر میں الف وغیرہ ایسے حروف ملا دیں جس سے تصغیر سمجھی جاتی ہے۔ (8) (بحر الرائق)

مسئلہ ۳۲: ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اس کا لڑکا باپ کو تلاش کر رہا تھا اور روتا تھا کسی نے کہا چپ رہ تیرا باپ اللہ اللہ کرتا ہے یہ کہنا کفر نہیں کیونکہ اسکے معنی یہ ہیں کہ خدا کی یاد کرتا ہے۔ (9) (عالمگیری) اور بعض جاہل یہ کہتے ہیں، کہ لا الہ پڑھتا

1..... ”الفتاویٰ القاضی خان“ کتاب السیر، باب ما یكون کفر... إلخ، ج ۲، ص ۴۷۰.

2..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ۲۶۰، ۲۶۲.

3..... ”الفتاویٰ الہندیہ“ المرجع السابق، ص ۲۶۱. 4..... المرجع السابق، ص ۲۶۲.

5..... شعب الایمان، باب فی الحث علی ترک الغل والحسد، الحدیث ۶۶۱۲، ج ۵، ص ۲۶۷.

6..... ایسی باتیں جو اللہ عزوجل کی شان کے خلاف ہو۔ 7..... یعنی بگاڑنا۔

8..... ”البحر الرائق“ کتاب السیر، باب احکام المرتدین، ج ۵، ص ۲۰۳.

9..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۶۳.

ہے یہ بہت قبیح⁽¹⁾ ہے کہ یہ نفی محض ہے، جس کا مطلب یہ ہوا کہ کوئی خدا نہیں اور یہ معنی کفر ہیں۔

مسئلہ ۳۳: انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین کرنا، ان کی جناب میں گستاخی کرنا یا ان کو فواحش⁽²⁾ و بے حیائی کی طرف منسوب کرنا کفر ہے، مثلاً معاذ اللہ یوسف علیہ السلام کو زنا کی طرف نسبت کرنا۔⁽³⁾

مسئلہ ۳۴: جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام انبیا میں آخر نبی نہ جانے یا حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی کسی چیز کی توہین کرے یا عیب لگائے، آپ کے موئے مبارک⁽⁴⁾ کو تحقیر⁽⁵⁾ سے یاد کرے، آپ کے لباس مبارک کو گندہ اور میلا بتائے، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے ناخن بڑے بڑے کہے یہ سب کفر ہے، بلکہ اگر کسی کے اس کہنے پر کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو کدو پسند تھا کوئی یہ کہے مجھے پسند نہیں تو بعض علما کے نزدیک کافر ہے اور حقیقت یہ کہ اگر اس حیثیت سے اُسے ناپسند ہے کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو پسند تھا تو کافر ہے۔ یوہیں کسی نے یہ کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھانا تناول فرمانے کے بعد تین بار انگشت ہائے مبارک چاٹ لیا کرتے تھے، اس پر کسی نے کہا یہ ادب کے خلاف ہے یا کسی سنت کی تحقیر کرے، مثلاً داڑھی بڑھانا، موچھیں کم کرنا، عمامہ باندھنا یا شملہ لٹکانا، ان کی اہانت⁽⁶⁾ کفر ہے جبکہ سنت کی توہین مقصود ہو۔⁽⁷⁾

مسئلہ ۳۵: اب جو اپنے کو کہے میں پیغمبر ہوں اور اس کا مطلب یہ بتائے کہ میں پیغام پہنچاتا ہوں وہ کافر ہے یعنی یہ تاویل مسموع نہیں کہ عرف⁽⁸⁾ میں یہ لفظ رسول و نبی کے معنی میں ہے۔⁽⁹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما⁽¹⁰⁾ کی شان پاک میں سب و شتم کرنا⁽¹¹⁾، تبراکہنا⁽¹²⁾ یا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت یا امامت و خلافت سے انکار کرنا کفر ہے۔⁽¹³⁾ (عالمگیری وغیرہ) حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان پاک میں قذف جیسی ناپاک تہمت لگانا یقیناً قطعاً کفر ہے۔

①..... بُرا۔

③..... ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۶۳۔

④..... مقدّس بال۔

⑦..... ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۶۳۔

⑧..... یعنی عام بول چال۔

⑨..... ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۶۳۔

⑩..... یعنی حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

⑪..... لعن طعن کرنا۔

⑫..... یعنی اظہار بیزاری کرنا۔

⑬..... ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۶۴، وغیرہ۔

مسئلہ ۳۷: دشمن و مغضوب^(۱) کو دیکھ کر یہ کہنا ملک الموت^(۲) آگے یا کہا اسے ویسا ہی دشمن جانتا ہوں جیسا ملک الموت کو، اس میں اگر ملک الموت کو برا کہنا ہے تو کفر ہے اور موت کی ناپسندیدگی کی بنا پر ہے تو کفر نہیں۔ یوں جبرئیل یا میکائیل یا کسی فرشتہ کو جو شخص عیب لگائے یا توہین کرے کافر ہے۔^(۳)

مسئلہ ۳۸: قرآن کی کسی آیت کو عیب لگانا یا اس کی توہین کرنا یا اس کے ساتھ مسخرہ پن^(۴) کرنا کفر ہے مثلاً داڑھی موٹانے سے منع کرنے پر اکثر داڑھی منڈے کہہ دیتے ہیں ﴿كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ﴾ جس کا یہ مطلب بیان کرتے ہیں کہ کلاً صاف کرو یہ قرآن مجید کی تحریف و تبدیل^(۵) بھی ہے اور اس کے ساتھ مذاق اور دل لگی بھی اور یہ دونوں باتیں کفر، اسی طرح اکثر باتوں میں قرآن مجید کی آیتیں بے موقع پڑھ دیا کرتے ہیں اور مقصود^(۶) ہنسی کرنا ہوتا ہے جیسے کسی کو نماز جماعت کے لیے بلایا، وہ کہنے لگا میں جماعت سے نہیں بلکہ تنہا پڑھوں گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿إِنَّ الصَّلَاةَ تَنَهَىٰ﴾^(۷)

مسئلہ ۳۹: مزامیر^(۸) کے ساتھ قرآن پڑھنا کفر ہے۔ گراموفون میں قرآن سننا منع ہے اگرچہ یہ باجا نہیں بلکہ رکاوٹ^(۹) میں جس قسم کی آواز بھری ہوتی ہے وہی اس سے نکلتی ہے اگر باجے کی آواز بھری جائے تو باجے کی آواز سننے میں آئیگی اور نہیں تو نہیں مگر گراموفون عموماً لہو و لعب^(۱۰) کی مجالس میں بجایا جاتا ہے اور ایسی جگہ قرآن مجید پڑھنا سخت ممنوع ہے۔^(۱۱)

مسئلہ ۴۰: کسی سے نماز پڑھنے کو کہا اس نے جواب دیا نماز پڑھتا تو ہوں مگر اس کا کچھ نتیجہ نہیں یا کہا تم نے نماز پڑھی کیا فائدہ ہوا یا کہا نماز پڑھ کے کیا کروں کس کے لیے پڑھوں ماں باپ تو مر گئے یا کہا بہت پڑھ لی اب دل گھبرا گیا یا کہا پڑھنا نہ پڑھنا دونوں برابر ہے غرض اسی قسم کی بات کرنا جس سے فرضیت کا انکار سمجھا جاتا ہو یا نماز کی تحقیر ہوتی ہو یہ سب کفر ہے۔^(۱۲)

①..... ناپسندیدہ شخص - ②..... یعنی عزرائیل علیہ السلام جو انسانوں کی روح کو قبض کرنے پر مقرر ہیں۔

③..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۶۶۔

④..... ہنسی مذاق۔ ⑤..... اصل لفظ یا معنی میں جان بوجھ کر تبدیل کرنا۔

⑥..... یعنی قصد و ارادہ۔

⑦..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۶۶۔

⑧..... گانے باجے کا ہر ساز، باجا، بانسری وغیرہ۔

⑨..... ریکارڈ یعنی محفوظ کی ہوئی آواز یا بات

⑩..... عیش و نشاط، کھیل کود وغیرہ

⑪..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۶۷۔

⑫..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۶۸۔ بتصرف

مسئلہ ۴۱: کوئی شخص صرف رمضان میں نماز پڑھتا ہے بعد میں نہیں پڑھتا اور کہتا یہ ہے کہ یہی بہت ہے یا جتنی پڑھی یہی زیادہ ہے کیونکہ رمضان میں ایک نماز ستر نماز کے برابر ہے ایسا کہنا کفر ہے اس لیے کہ اس سے نماز کی فرضیت کا انکار معلوم ہوتا ہے۔⁽¹⁾

مسئلہ ۴۲: اذان کی آواز سن کر یہ کہنا کیا شور مچا رکھا ہے اگر یہ قول بروجہ انکار ہو کفر ہے۔⁽²⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۴۳: روزہ رمضان نہیں رکھتا اور کہتا یہ ہے کہ روزہ وہ رکھے جسے کھانا نہ ملے یا کہتا ہے جب خدا نے کھانے کو دیا ہے تو بھوکے کیوں مرے یا اسی کی قسم اور باتیں جن سے روزہ کی ہتک و تحقیر⁽³⁾ ہو کہنا کفر ہے۔

مسئلہ ۴۴: علم دین اور علما کی توہین بے سبب یعنی محض اس وجہ سے کہ عالم علم دین ہے کفر ہے۔ یوہیں عالم دین کی نقل کرنا مثلاً کسی کو نمبر وغیرہ کسی اونچی جگہ پر بٹھائیں اور اس سے مسائل بطور استہزاء دریافت کریں⁽⁴⁾ پھر اسے تکیہ وغیرہ سے ماریں اور مذاق بنائیں یہ کفر ہے۔⁽⁵⁾ (عالمگیری) یوہیں شرع کی توہین کرنا مثلاً کہے میں شرع درع نہیں جانتا یا عالم دین محتاط کا فتویٰ پیش کیا گیا اس نے کہا میں فتویٰ نہیں مانتا یا فتویٰ کو زمین پر پٹک دیا۔

مسئلہ ۴۵: کسی شخص کو شریعت کا حکم بتایا کہ اس معاملہ میں یہ حکم ہے اس نے کہا ہم شریعت پر عمل نہیں کریں گے ہم تو رسم کی پابندی کریں گے ایسا کہنا بعض مشائخ کے نزدیک کفر ہے۔⁽⁶⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۴۶: شراب پیتے وقت یا زنا کرتے وقت یا جوا کھیتے وقت یا چوری کرتے وقت ”بسم اللہ“ کہنا کفر ہے۔
دو شخص جھگڑ رہے تھے ایک نے کہا ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ“ دوسرے نے کہا لا حول کا کیا کام ہے یا لا حول کو میں کیا کروں یا لا حول روٹی کی جگہ کام نہ دیگا۔ یوہیں سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ کے متعلق اسی قسم کے الفاظ کہنا کفر ہے۔⁽⁷⁾ (عالمگیری)
مسئلہ ۴۷: بیماری میں گھبرا کر کہنے لگا تجھے اختیار ہے چاہے کافر مارا یا مسلمان مارا یہ کفر ہے۔ یوہیں مصائب⁽⁸⁾ میں مبتلا ہو کر کہنے لگا تو نے میرا مال لیا اور اولاد لے لی اور یہ لیا وہ لیا اب کیا کریگا اور کیا باقی ہے جو تو نے نہ کیا اس طرح کہنا کفر ہے۔⁽⁹⁾

①..... ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۶۸۔

②..... ”الفتاویٰ الہندیۃ“ المرجع السابق، ص ۲۶۹۔

③..... بے حرمتی۔
④..... ہنسی مذاق کے طور پر پوچھے۔

⑤..... ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۷۰۔

⑥..... ”الفتاویٰ الہندیۃ“ المرجع السابق، ص ۲۷۲۔
⑦..... ”الفتاویٰ الہندیۃ“ المرجع السابق، ص ۲۷۳۔

⑧..... مصیبتیں، پریشانیاں۔

⑨..... ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۷۵۔

مسئلہ ۲۸: مسلمان کو کلمات کفر کی تعلیم و تلقین کرنا کفر ہے اگرچہ کھیل اور مذاق میں ایسا کرے۔ یوہیں کسی کی عورت کو کفر کی تعلیم کی اور یہ کہا تو کافر ہو جا، تا کہ شوہر سے پیچھا چھوٹے تو عورت کفر کرے یا نہ کرے، یہ کہنے والا کافر ہو گیا۔^(۱) (خانہ)

مسئلہ ۲۹: ہولی اور دیوالی^(۲) پوجنا کفر ہے کہ یہ عبادت غیر اللہ ہے۔ کفار کے میلوں تہواروں میں شریک ہو کر ان کے میلے اور جلوس مذہبی کی شان و شوکت بڑھانا کفر ہے جیسے رام لیلا^(۳) اور جنم اسٹی^(۴) اور رام نومی^(۵) وغیرہ کے میلوں میں شریک ہونا۔ یوہیں ان کے تہواروں کے دن محض اس وجہ سے چیزیں خریدنا کہ کفار کا تہوار ہے یہ بھی کفر ہے جیسے دیوالی میں کھلونے اور مٹھائیاں خریدی جاتی ہیں کہ آج خریدنا دیوالی منانے کے سوا کچھ نہیں۔ یوہیں کوئی چیز خرید کر اس روز مشرکین کے پاس ہدیہ کرنا جبکہ مقصود اُس دن کی تعظیم ہو تو کفر ہے۔^(۶) (بحر الرائق)

مسلمانوں پر اپنے دین و مذہب کا تحفظ لازم ہے، دینی حمیت^(۷) اور دینی غیرت سے کام لینا چاہیے، کافروں کے کفری کاموں سے الگ رہیں، مگر افسوس کہ مشرکین تو مسلمانوں سے اجتناب کریں اور مسلمان ہیں کہ ان سے اختلاط^(۸) رکھتے ہیں، اس میں سراسر مسلمانوں کا نقصان ہے۔ اسلام خدا کی بڑی نعمت ہے اس کی قدر^(۹) کرو اور جس بات میں ایمان کا نقصان ہے، اس سے دور بھاگو! ورنہ شیطان گمراہ کر دے اور یہ دولت تمہارے ہاتھ سے جاتی رہے گی پھر کف افسوس ملنے^(۱۰) کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ اے اللہ! (عزوجل) تو ہمیں صراط مستقیم پر قائم رکھ اور اپنی ناراضی کے کاموں سے بچا اور جس بات میں تو راضی ہے، اس کی توفیق دے، تو ہر دشواری کو دور کرنے والا ہے اور ہر سختی کو آسان کرنے والا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین۔

فقیر ابو العلامہ محمد اعظمی عفی عنہ

۱۲۔ ماہ مبارک رمضان الخیر ۱۳۲۸ھ

- ①..... "الفتاویٰ القاضی خان" کتاب السیر، باب مایکون کفراً... إلخ، ج ۲، ص ۴۶۶۔
- ②..... ہندوؤں کی تہواریں ہیں جس میں وہ اپنے بتوں کو پوجتے ہیں۔
- ③..... ہندوؤں کا ایک میلہ جو رام چندر کے راون (بت کا نام) پر فتح پانے کی یاد میں منایا جاتا ہے
- ④..... ہندوؤں کا ایک تہوار جس میں کرشن کے جنم کی خوش منائی جاتی ہے۔ کرشن ہندوؤں کے تین سب سے بڑے دیوتاؤں میں سے تیسرا دیوتا ہے جسے مہادیو بھی کہتے ہیں۔ ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق اس کا کام مخلوق کو موت کے گھاٹ اتارنا ہے۔
- ⑤..... ہندوؤں کا وہ تہوار جو رام چندر کے جنم کے دن کی خوشی میں مناتے ہیں۔
- ⑥..... "البحر الرائق" کتاب السیر، باب أحكام المرتدین، ج ۵، ص ۲۰۸۔
- ⑦..... دینی جوش و جذبہ۔
- ⑧..... میل جول۔
- ⑨..... عزت۔
- ⑩..... یعنی افسوس کرنے۔

مآخذ و مراجع کتب احادیث

مطبوعات	مصنف / مؤلف	نام کتاب	نمبر شمار
دارالفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ	امام ابو بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ، متوفی ۲۳۵ھ	المصنف	1
دارالفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	المسند	2
دارالکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۹ھ	امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	صحیح البخاری	3
دار ابن حزم بیروت، ۱۴۱۹ھ	امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	صحیح مسلم	4
دارالمعرفہ بیروت، ۱۴۲۰ھ	امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۴۳ھ	سنن ابن ماجہ	5
دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۱ھ	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۴۵ھ	سنن ابی داؤد	6
دارالفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	سنن الترمذی	7
دارالکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۶ھ	امام ابو عبدالرحمن بن احمد شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	سنن النسائی	8
دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۲ھ	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	المعجم الكبير	9
دارالکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۰ھ	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	المعجم الأوسط	10
دارالمعرفہ بیروت، ۱۴۱۸ھ	امام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	المستدرک	11
دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۸ھ	امام ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصہبانی، متوفی ۴۳۰ھ	حلیۃ الاولیاء	12
دارالکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۲ھ	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	السنن الكبرى	13
دارالکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۱ھ	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	شعب الإيمان	14
دارالفکر بیروت، ۱۴۲۱ھ	علامہ ولی الدین تبریزی، متوفی ۷۲۲ھ	مشکاة المصابیح	15
دارالفکر بیروت، ۱۴۲۰ھ	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر، متوفی ۸۰۷ھ	مجمع الزوائد	16
دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۹ھ	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	کنز العمال	17
دارالفکر، بیروت، ۱۴۱۴ھ	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	مرقاۃ المفاتیح	18

کتاب فقہ حنفی

نمبر شمار	نام کتاب	مؤلف / مصنف	مطبوعات
1	الفتاوی الخانیة	علامہ حسن بن منصور قاضی خان، متوفی ۵۹۲ھ	پشاور
2	الجوهرة النيرة	علامہ ابوبکر بن علی حداد، متوفی ۸۰۰ھ	باب المدینہ، کراچی
3	الفتاوی البزازیة	علامہ محمد شہاب الدین بن بزاز کردی، متوفی ۸۲۷ھ	کوئٹہ، ۱۴۰۳ھ
4	فتح القدير	علامہ کمال الدین بن ہام، متوفی ۸۶۱ھ	کوئٹہ
5	تنوير الأبصار	علامہ شمس الدین محمد بن عبداللہ بن احمد ترمذی، متوفی ۱۰۰۴ھ	دار المعرفہ، بیروت، ۱۴۲۰ھ
6	الدر المختار	علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفہ، بیروت، ۱۴۲۰ھ
7	الفتاوی الهندية	ملائقہ نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، و علمائے ہند	کوئٹہ، ۱۴۰۳ھ
8	ردالمحتار	علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفہ، بیروت، ۱۴۲۰ھ
9	الفتاوی الرضویة	مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضافاؤنڈیشن، لاہور

مجلس سے اٹھنے وقت کی دعاء کی فضیلت

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سیدہ، باعثِ نزولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی مجلس میں بیٹھا پس اس نے کثیر گفتگو کی تو اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے کہے۔

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ ۝ تو بخش دیا جائے گا جو اس مجلس میں ہوا۔ (سنن الترمذی، کتاب الدعوات، الحدیث ۳۴۳۳، ج ۵، ص ۲۷۳) حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، جو یہ دعاء کسی مجلس سے اٹھتے وقت تین مرتبہ پڑھے تو اس کی خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اور جو مجلس خیر و مجلس ذکر میں پڑھے تو اس کے لیے خیر (یعنی بھلائی) پر مہر لگا دی جائے گی۔ وہ دُعایہ ہے۔ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ ۝ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی كفاة المجلس، الحدیث ۴۸۵۷، ج ۴، ص ۳۴۷) ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ عزوجل تیرے ہی لیے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔